روشنی

علامہ سید محمود احمد رضوی

۱۲ × جل شانہٗ = اللہ

هُوَ اللّٰهُ	وہ اللہ	اَلرَّزَّاقُ	رزق دینے والا	بِسْمِ اللّٰهِ
اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ	کہ نہیں کوئی معبود	اَلْفَتَّاحُ	کھولنے والا	اَلْخَبِیْرُ خبردار
اِلَّا هُوَ	مگر وہ	اَلْعَلِیْمُ	جاننے والا	اَلْحَلِیْمُ بُردبار
اَلرَّحْمٰنُ	بڑا مہربان	اَلْقَابِضُ	بند کرنے والا	اَلْعَظِیْمُ بزرگ
اَلرَّحِیْمُ	نہایت رحم والا	اَلْبَاسِطُ	کھولنے والا	اَلْغَفُوْرُ بخشنے والا
اَلْمَلِكُ	بادشاہ	اَلْخَافِضُ	پست کرنیوالا	اَلشَّكُوْرُ شکرپسند
اَلْقُدُّوْسُ	پاک	اَلرَّافِعُ	بلند کرنے والا	اَلْعَلِیُّ بلند
اَلسَّلَامُ	سلامت رکھنے والا	اَلْمُعِزُّ	عزت دینے والا	اَلْكَبِیْرُ بڑا
اَلْمُؤْمِنُ	امن دینے والا	اَلْمُذِلُّ	خوار کرنے والا	اَلْحَفِیْظُ نگہبان
اَلْمُهَیْمِنُ	نگہبان	اَلسَّمِیْعُ	سننے والا	اَلْمُقِیْتُ قوت دینے والا
اَلْعَزِیْزُ	غالب	اَلْبَصِیْرُ	دیکھنے والا	اَلْحَسِیْبُ کافی
اَلْجَبَّارُ	زبردست	اَلْحَكَمُ	حاکم	اَلْجَلِیْلُ بزرگ
اَلْمُتَكَبِّرُ	بڑائی والا	اَلْعَدْلُ	عدل کرنیوالا	اَلْكَرِیْمُ سخی
اَلْخَالِقُ	پیدا کرنے والا	اَللَّطِیْفُ	باریک بیں	اَلرَّقِیْبُ نگہبان
اَلْبَارِئُ	عالم کا بنانیوالا	اَلْخَبِیْرُ	خبردار	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنیوالا
اَلْمُصَوِّرُ	صورت بنانیوالا	اَلْحَلِیْمُ	بردبار	اَلْوَاسِعُ فراخی والا
اَلْغَفَّارُ	بخشنے والا	اَلْعَظِیْمُ	بزرگ	اَلْحَكِیْمُ حکمت والا
اَلْقَهَّارُ	زبردست	اَلْغَفُوْرُ	بخشنے والا	اَلْوَدُوْدُ دوست بڑا
اَلْوَهَّابُ	بہت دینے والا	اَلشَّكُوْرُ	شکرپسند	اَلْمَجِیْدُ بزرگ

marfat.com

اللّٰہ جل شانہٗ

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ
بہت مہربان	رحم کرنیوالا	اکیلا	بے نیاز	قدرت والا	صاحب قدرت کا	پہلا	پچھلا
اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالِیْ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
اوّل	آخر	آشکارا	پوشیدہ	کارساز	برتر	احسان کرنیوالا	توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ
بدلہ لینے والا	معاف کرنیوالا	بہت مہربان	مالک مُلک کا	صاحب بزرگی اور بخشش کا	عدل کرنیوالا	جمع کرنے والا	بے پرواہ
اَلْمُغْنِیُ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُ	اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیْ
دولتمند کرنے والا	منع کرنے والا	ضرر دینے والا	نفع دینے والا	روشنی والا	راہ دکھانے والا	نیا پیدا کرنیوالا	ہمیشہ رہنے والا
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ					
مالک	راہنما	بڑا تحمل والا					

اَلْحَقُّ	اَلْوَكِیْلُ	اَلْقَوِیُّ	اَلْمَتِیْنُ	اَلْوَلِیُّ	اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیُ	اَلْمُبْدِئُ
سچا	کارساز	طاقت والا	مضبوط	دوست	قابل تعریف	گھیرنے والا	پہلے پیدا کرنیوالا
اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیُ	اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ
دوبارہ پیدا کرنیوالا	زندہ کرنیوالا	مارنے والا	زندہ	ہمیشہ رہنے والا	پانے والا	بزرگی والا	ایک

روشنی

حضور ہادیِ عالم نورِ مجسم حبیبِ کبریا

سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

کے

ارشادات کا ایمان افروز مجموعہ

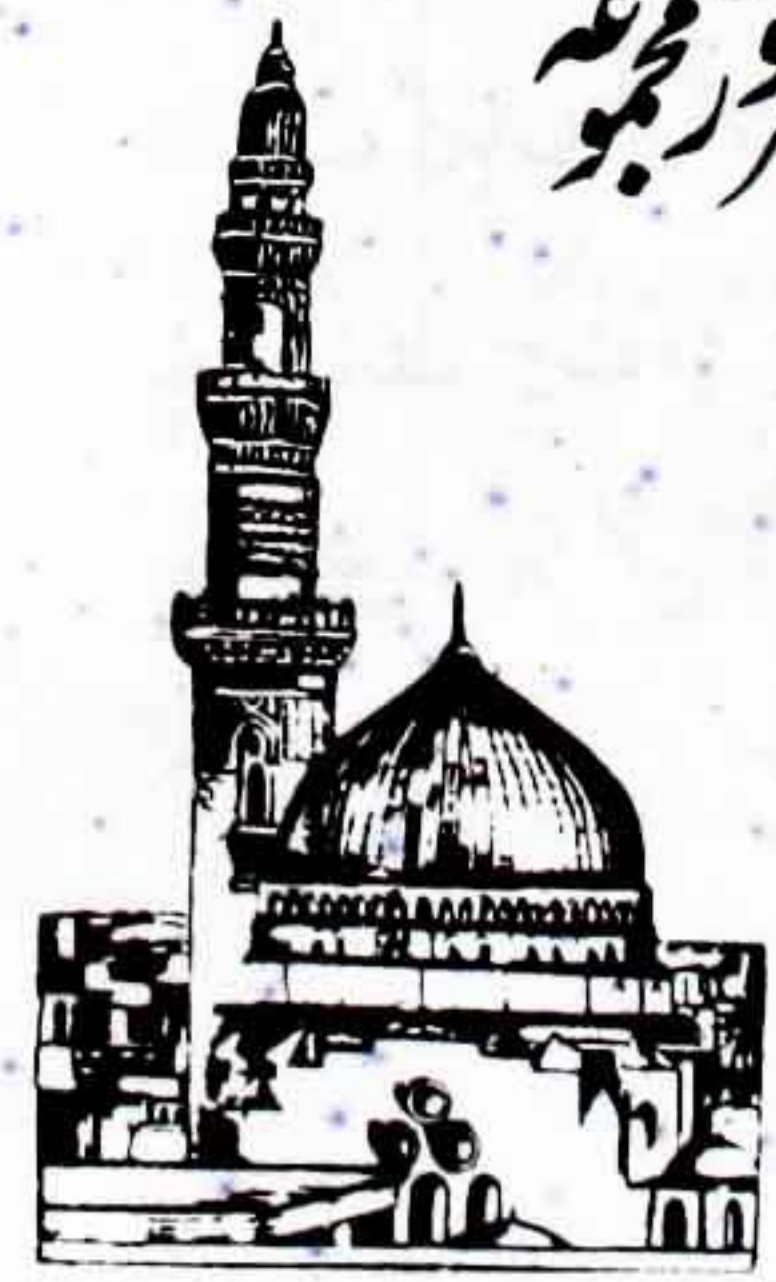

(علامہ) سید محمود احمد رضوی

Rs. : /=

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ
۴۲۲ مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دھلی ۱۱۰۰۰۶
فون آفس : ۳۲۷۹۹۹۸ ۳۲۶۵۴۰۶ رہائش : ۳۲۶۲۴۸۶

marfat.com

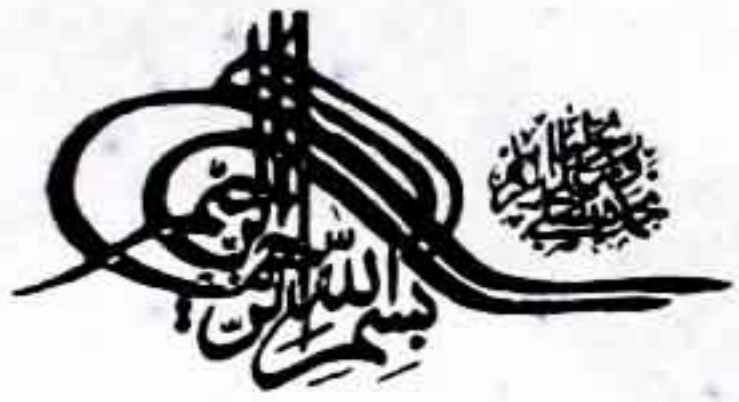

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : روشنی

مؤلف : سید محمود احمد رضوی

صفحات : 304

قیمت : -/

ناشر : فرید بک ڈپو پرائیوٹ لمٹیڈ دہلی

پرنٹرس : فرید انٹر پرائزز

ہمارے یہاں قرآن مجید معرّٰی، مترجم، نیز ہر قسم کے پارہ جات سیٹ، دینی اسلامی کتب معیاری کتابت، عمدہ طباعت و بہترین کاغذ اور مضبوط جلدبندی کے ساتھ نہایت مناسب نرخ پر دستیاب ہیں۔

marfat.com

روشنی

مرکزی عنوانات	صفحہ
○ خُطبہ روشنی ۔ ظہور قدسی ۔ حمد و نعت	۱ تا ۲۰
حضور علیہ السلام کا منصب و مقام	
(۱) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر دُرود و سلام عرض کرنے کی اہمیت و فضیلت	۲۱ تا ۲۷
(۲) حضور سید عالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، آپ کے مرتبہ و مقام کی عظمت اور آپ کے خصائص و معجزات	۲۸ تا ۱۰۶
(۳) اسلام کے ارکانِ خمسہ و توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اس سلسلہ کی چند اہم اور ضروری ہدایات	۱۰۷ تا ۱۳۴
(۴) اعمال کے ثواب کا دارومدار خلوصِ نیت پر ہے ۔ مومنِ کامل کی علامات، ایمان کے تقاضے، مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آئینگے ۔	۱۳۵ تا ۱۸۹

○

marfat.com

عنوانات	صفحہ
⑤ اللہ تعالےٰ کے ذکر کی فضیلت و اہمیت، تلاوت و حفظِ قرآن کا اجر و ثواب، علمِ دین اور علماءِ دین کا مرتبہ و مقام	۱۹۰ تا ۲۰۶
⑥ والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں، ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اسلامی معاشرت اور تمدن و تہذیب اور حقوق العباد سے متعلق چند اہم ہدایات	۲۰۷ تا ۲۴۹
⑦ بُرائی سے روکنے کے درجات، بعض ایسے بڑے بڑے گناہ جن کی سنگینیت آج کے معاشرہ میں دُھندلی پڑ گئی ہے۔	۲۵۰ تا ۲۸۳
⑧ اللہ تعالےٰ کی شانِ رحمت و مغفرت، دُعا عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب سے مانگتا رہے، توبہ اور دعا کے آداب	۲۸۴ تا ۲۹۸
خاتمہ:۔ سُنّتِ مصطفیٰ علیہ السلام، صلوٰۃ و سلام	۲۹۹ تا ۳۰۲

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

○

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَآئِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ
مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّنَفْسِ كُلِّ نَفْسٍ

◎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا عَزِيْزُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيْزِ الْمُعِزِّ الْاَعَزِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهِ الْمُعَزِّزِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَزِّزْنِيْ بِالْاِيْمَانِ وَ
حُسْنِ الْعَمَلِ وَالْعَافِيَةِ الدَّآئِمَةِ وَحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فِيْ
الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَهَبْ لَنَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً
دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

marfat.com

روشنی

اِن اوراق میں :-

عقائد و عبادات ، سیرت و کردار اور معاملات سے متعلق حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین رحمۃٌ للعلمین سرورِ انبیاء حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃُ والثناء کے بعض ارشادات و ہدایات کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو ساری کائنات کے انسانوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں۔

اس روشنی کو اگر ہم اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیں اور انہیں عملی طور پر قبول کرلیں تو ہماری دینی اور دنیوی دونوں زندگیاں سنور سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیقِ عمل عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا،
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ

marfat.com

حمد و نعت

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیسِ خلوتِ شبہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحساں شہِ بندہ نواز
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم
ہر دو عالم بندہ اکرام تو،
صد چو جانِ من فدائے نامِ تو
ما خطا آریم و تو بخشش کنی،
نعرۂ اِنِّیْ غَفُوْرٌ میزنی
اللہ اللہ ایں طرف جرم و خطا
اللہ اللہ آں طرف رحم و عطا
اے خدا بہرِ جنابِ مصطفیٰ
چار یارِ پاک و آلِ باصفا
پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما،
از تو پذرفتن ز ما کردن دُعا

○ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

marfat.com

مُصطفیٰ نُورِ جنابِ اَمرِ کُن
آفتابِ بُرجِ علمِ مِنْ لَدُن
معدنِ اسرارِ عَلّامُ الغیوب
بَرزخِ بحرین امکان و وُجوب
بادشاہِ عرشیان و فرشیاں
جلوہ گاہِ آفتابِ کُن فکاں
بندگانش حُور و غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشانِ فلک
راحتِ دل قامتِ زیبائے او
ہر دو عالم والہ و شیدائے او
جانِ اسمٰعیل بر رُویش فدا
از دُعا گویاں خلیل و مجتبیٰ
وصفِ او از قدرتِ انساں دراست
خاش لِلّٰہ ایں ہمہ تفہیم راست
در دو عالم نیست مثلِ آں شاہ را
در فضیلت ہا و در قربِ خُدا

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا

(ترمذی وابوداؤد)

حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو سرسبز و شاداب رکھے گا جو میری (حدیث) سُنے پھر اسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور پھر دوسروں تک (من وعن) پہنچا دے۔

آپ بھی اس روشنی کو دوسروں تک پہنچائیے۔ خود عمل کیجئے اور اپنے عزیز و اقارب، دوست و احباب کو ان ہدایاتِ نبوی پر عمل کرنے کی تلقین کیجئے اور ثوابِ دارین حاصل کیجئے۔

---

marfat.com

ظہورِ قُدسی

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا:۔

وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ (جمعہ-۲)

یہ رسول ان کو پاک وصاف کرتے اور ان کو کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّما بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ (احمد وبیہقی)

میں تو اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

نجاشی بادشاہِ حبشہ کے دربار میں حضرتِ جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا:۔

"اے بادشاہ ہم ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پُوجتے، مردار کھاتے، بدکاریاں کرتے، ہمسایوں کو ستاتے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا، طاقت والے کمزوروں کو دَباتے تھے ——— اسی اثنار میں ایک شخصِ کریم پیدا ہوئے۔

انہوں نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم پتھروں کو پُوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں، ناحق خونریزی سے باز آئیں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کریں۔ پارسا عورتوں پر جھوٹے الزام نہ لگائیں"۔ (احمد)

marfat.com

انتساب

اپنے جدِّ امجد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین راس المحدثین
امام المفسّرین شیخ المشائخ حضرت علامہ ابو محمد سیّد محمد
دیدار علی شاہ صاحب رضوی قادری فضلِ رحمانی
قدس سرہ السبحانی ——— اور اپنے والدِ محترم استاذ العلماً
امام اہلسنّت سیّد المحدثین حضرت علامہ ابو البرکات
سیّد احمد صاحب رضوی قادری اشرفی علیہ الرحمۃ
بانیانِ مرکزی دار العلوم حزب الاحناف کے نام ———
جنہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی تبلیغ
واشاعتِ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن وسُنّت کی
تدریس اور پاکستان میں نظامِ مُصطفیٰ کے قیام اور
مقامِ مصطفیٰ کے تحفّظ کے لیے صرف فرمائی۔ محمود رضوی

marfat.com

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام

۱۔ نبوّت و رسالت انسانیت کی معراجِ کمال ہے یہ ایک ایسا عظیم و جلیل منصب ہے جس سے بالاتر منصب اور کمال عالمِ امکان میں نہیں ہے اور انبیاء و مرسلین میں حضور کی ذاتِ اقدس تو وجہِ تکوینِ کائنات اور سرچشمۂ حسنات و برکات ہے اور آپ کے مرتبہ کی عظمت و رفعت اور آپ کے جمال و جلال کا ادراک انسان کی سرحدِ عقل سے باہر ہے۔ آپ کی نبوت عالمگیر اور آپ کی رسالت جہانگیر ہے۔ آپ ہادیٔ عالم اور مزکّیِ کائنات ہیں اور تمام بنی نوع انسان کے لیے مبشّر و نذیر اور داعیِ الی اللہ اور رسولِ کُل اور ہادیٔ جہان ہیں یعنی جس کا خدا رب ہے حضور اس کے رسول ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت کی آفاقیت کے متعلق ربِ کائنات کا اعلان ہے :۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے عبدِ خاص پر قرآن اتارا جو سارے جہانوں کے لیے نذیر ہے۔

جیسے مسلمان اور کافر مطیع و نافرمان سب اللہ کے بندے ہیں۔ ایسے ہی تمام کائنات کے انسان اور جنّ حتّٰی کہ انبیائے سابقین اور ان کی امتیں حضور کی امّت ہیں جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا وہ امتِ اجابت ہے اور جنھوں نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ امتِ دعوت ہے۔ اسی بناء پر حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس ہستیِ مقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو :

مَا وَسِعَهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ

تو میری پیروی کے سوا ان کو چارۂ کار نہ ہوتا۔

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کے منصبِ جلیل کے متعلق علامہ ابنِ تیمیہ اپنی تالیف الصارم المسلول میں لکھتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ

marfat.com

نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت، حضور کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی۔ حضور کی بیعت کو اپنی بیعت، حضور کے فعل کو اپنا فعل اور حضور کی نطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے۔ جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حق ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں اور رسول کی عزّت اور وقار اور خدا کی عزت اور وقار کی جہت ایک ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امر و نہی۔ اخبار و بیان کے معاملہ میں

فَاَقَامَهُ اللّٰهُ مَقَامَ نَفْسِهٖ فِیْ نَهْیِهٖ وَاَمْرِهٖ وَ اَخْبَارِهٖ وَ بَیَانِهٖ فَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ

حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نائب اور قائم مقام بنایا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا امور کی کسی بات میں یہ جائز نہیں ہے کہ خدا اور اس کے رسول میں فرق کیا جائے۔

اس لیے ایک مسلمان کا یہ دینی و مذہبی فریضہ ہے کہ وہ جب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے کسی پہلو کو بیان کرنا چاہے تو آپ کے رسول اللہ ہونے کے منصب جلیل کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

۳۔ دنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے حکم اور حکام کی جو کیفیت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ان کے احکام کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اگر ان کا کوئی حکم اور فیصلہ کوئی نہ مانے یا اس پر تنقید کرے یا اپنے دل میں ہی اسے غلط سمجھے تو اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت اور آپ کی تشریعی حیثیت کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر ماحول میں تمام دینی اور دنیوی معاملات میں آپ کی حاکمیت کو جی جان سے قبول کرنے کو مومن ہونے کی لازمی شرط قرار دیا ہے اور آپ کے کسی حکم اور فیصلہ سے انکار یا اس پر تنقید یا دل ہی میں اسے غلط سمجھنے کو گمراہی و بے دینی بتایا ہے۔ سورۂ نساء میں ارشادِ باری ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ

اے رسولِ محترم یہ تمام لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں

marfat.com

بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

تمہارا حکم نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ فرمائیں اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دِل سے آپ کے فیصلے کو تسلیم کریں۔

یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔ جب کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا تھا۔ جس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب مقتول کے ورثاء نے حضرت عمرؓ کے خلاف دربارِ نبوّت میں استغاثہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر یہ عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمام معاملات میں آپ کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرما کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی توثیق فرما دی اور دربارِ نبوّت سے حضرت عمرؓ نے فاروق کا خطاب پایا۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارث سے کرنا چاہا تو حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی نے اپنی عالی نسبی اور خاندانی وجاہت کی بنا پر پیغام نکاح کو رَد کر دیا۔ اس موقع پر سورۃ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

کسی مرد مومن اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس نکاح کے رَدّ کر دینے کا اختیار حاصل تھا۔ ایک عاقل بالغ کا نکاح اس کی مرضی و اجازت کے بغیر کر دیا جائے تو وہ باطلِ محض ہے اور کسی سربراہِ مملکت اور حاکمِ وقت کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ایک عاقل بالغ فرد کے اس اختیار کو ختم کر دے لیکن حضور نبی کریم علیہ السلام

marfat.com

کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کا اعزاز واکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کے اختیار کو رسول کریم کے حکم اور فیصلے کے مقابل بے اختیار قرار دیدیا اور اس آیت کے نزول کے بعد حضرت زینب برضاء و رغبت حضرت زید سے نکاح کرنے پر راضی ہو گئیں اور انھوں نے حکمِ رسول کے سامنے صمیم قلب کے ساتھ اپنے سر کو جھکا دیا۔

۴ - رسول اللہ ہونے کی بنا پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت و سربراہی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت و ریاضت میں بھی مصروف ہو تو عین حالتِ نماز میں بھی اللہ کے رسول کی آواز پر لبیک کہنا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا لازم و واجب ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ	اللہ اور رسول جب تمہیں آواز دیں تو فوراً لبیک کہو۔

اذا دعاکم کا جملہ مطلق ہے اس میں نہ وقت کی قید ہے اور نہ ماحول و زمانہ کی اسی بنا پر مفسرین نے فرمایا کہ نمازی کو بحالت نماز بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا لازم و واجب ہے اور اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کل جہان کے لیے مستقل طور پر مطاع و حاکم، امام و پیشوا بنایا ہے اور مستقل طور پر ہی آپ کی اطاعت کو لازم و واجب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○	جس نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی اس نے بڑی مراد کو پالیا۔
وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ○	جس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں گیا۔

قرآنِ مجید میں جہاں جہاں حضور کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسے عام رکھا گیا ہے کسی قید کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ قرآن نے یہ تصریح اور حصر کیا ہے کہ رسول کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے اور اطاعتِ رسول کے بغیر اطاعتِ خدا ناممکن ہے سورۂ نساء میں ارشاد باری ہے۔

marfat.com

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ج — جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس لیے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول کی آواز پر لبّیک کہنا اللہ کی آواز پر لبّیک کہنا ہے — دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نطقِ رسول کو اپنی وحی قرار دیا ہے :۔

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ — وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وحی سے کہتے ہیں جو ان پر کی جاتی ہے

اِنْ ھُوَ اِلَّا میں ھو ضمیر کا مرجع نطقِ رسول ہے یعنی ہر اس بات کو وحی قرار دیا ہے۔ جس پر نطقِ رسول کا اطلاق ہو کیونکہ اگر کسی ایک بات میں یہ شبہ ہو جائے کہ رسول خواہش نفس سے بولتا ہے اور اس کا نطق وحیِ الٰہی نہیں ہے تو پھر تو رسالت پر سے اعتماد اٹھ جائیگا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ رسولِ کریم کا نطق وحیِ الٰہی ہے اسی بنا پر حدیثِ بخاری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :۔

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا خَرَجَ مِنِّیْ اِلَّا الْحَقُّ — مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میری زبان پر حق ہی جاری ہوتا ہے۔

(احمد ابو داؤد)

قرآنِ مجید کی ان تصریحات پر غور کیجئے کہ اس شان کا حاکم اور اس عظمت کا سربراہ جس کی زبان مرضی الٰہی کی ترجمان ہو۔ جس کا نطق وحی رحمان ہو۔ جس کا فعل فعل سبحان ہو۔ جس کی بیعت بیعتِ یزدان ہو جس کی سیرت و صورت تفسیرِ قرآن ہو اور جس سے محبت و عقیدت روح ایمان ہو ایسی طیب و طاہر اور معصوم شخصیت عالم امکان میں صرف اور صرف حضور سید المرسلین خاتم النبیین سیّد کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ ستودہ

marfat.com

صفات ہے۔

۵۔قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور آپ کی سیرتِ طیبہ و اخلاقِ کریمہ کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ارشاد باری ہے :۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اے مسلمانو! تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذاتِ گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔

اُسوۂ رسول کی عظمت و اہمیت کو جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں یہ معلوم کیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام اور آپ کے اقوال و اعمال کی دینِ اسلام میں کیا حیثیت ہے ؛ دوم یہ کہ کیا آپ کی زندگی اقدس کے حالات واقعات محفوظ شکل میں موجود ہیں اور قیامت تک محفوظ شکل میں موجود رہیں گے۔

۶۔سوال اوّل کے جواب کے لیے یہ بنیادی بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ نبی علیہ السلام صرف ایک قاصد، پیامبر، ایلچی یا دنیادی حاکموں کی طرح ایک حاکم اور بادشاہ ہرگز نہ تھے۔ آپ کے منصب کی یہ کیفیت بھی نہ تھی کہ کسی مجلسِ مشاورت نے آپ کو اسلامی ریاست کا سربراہ منتخب کر لیا تھا یا آپ از خود ذاتی حیثیت میں اس منصب پر فائز ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائبِ اکبر اور اس کی ذات و صفات کے مظہرِ اتم کی ہے۔ آپ مامور من اللہ اور اللہ کے رسول ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت وہبی ہے ایسے ہی آپ کا علم و فضل بھی عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں آپ کے منصبِ جلیل کی نشاندہی کی گئی ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کو مستقل طور پر آمر، ناہی، مطاع اور شارع ہونے کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور آپ کی اطاعت کو کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ مطلق رکھا گیا ہے اور یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ اطاعت رسول ہی اطاعتِ خدا ہے :۔

marfat.com

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (النساء۔ ۸۰)

جس نے رسولِ کریم کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

سورۂ حشر میں فرمایا :۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ج وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ج حشر آیت ۷

یہ رسول جو کچھ حکم دیں اسے لے لو جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔

سورۃ اعراف میں ارشادِ ربانی ہے :۔

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (اعراف، ۱۵۷)

وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

اسی طرح سورۃ نحل میں آپ کے شارح کتاب اللہ ہونے کے منصب کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

(نحل : ۴۴)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں پر واضح کر دو اس تعلیم کو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے۔

ان آیات میں قرآن کے امر و نہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل قرار دیا گیا ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دین صرف قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل اور سیرت کردار اور آپ کا اسوۂ حسنہ بھی اللہ کا دین اور اس کی شریعت ہے جیسے قرآنِ مجید کے احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل اور دین سے متعلق آپ کی ہدایات کو تسلیم کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

marfat.com

۷۔ رہا یہ سوال کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ محفوظ شکل میں موجود ہے تو قرآن کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی سیرتِ طیبہ اور آپ کے اقوال و اعمال کا قیامت تک محفوظ و مصئون رہنا ضروری ہے۔ آیت لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سے بھی اس سوال کا جواب ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں حضور کے اسوۂ حسنہ کو زندگی کا لائحہ عمل بنانے کی جو ہدایت دی گئی تو اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ آپ کی سیرتِ طیبہ قیامت تک محفوظ شکل میں محفوظ رہے۔ اسی طرح آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

۸۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام شمشیر بکف حضور کی حفاظت کے لیے پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرام حسب دستور پہرے پر تھے کہ سورۂ مائدہ کی آیت "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" نازل ہوئی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

اِنْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ (ترمذی)

لوگو! واپس ہو جاؤ میری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔

اگرچہ آیت کا شانِ نزول خاص ہے مگر اس کا عموم و اطلاق یہ بتاتا ہے کہ جب جسمِ نبوی حفاظتِ خداوندی میں آگیا تو ذات کے ساتھ صفاتِ نبوی بھی اللہ کی حفاظت میں آگئیں۔ پس جیسے قرآن حفاظتِ خداوندی میں آکر تحریف و تبدیل اور باطل کی آمیزش سے محفوظ و مصئون ہے تو ایسے ہی اس آیت کی روشنی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، قول و عمل اور آپ کی سیرتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ کا اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور حفاظت میں آکر باطل کی آمیزش سے پاک و صاف رہ کر قیامت تک محفوظ رہنا بھی ضروری و لازمی ہے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ صفحاتِ تاریخ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کے بانیوں کی تصویریں دھندلی ہیں۔ "زرتشت کے متعلق آج تک قطعی اور یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس زمانہ میں اس ملک میں پیدا ہوا۔

marfat.com

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے صرف آخری تین سالوں کے کچھ حالات ملتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کے مکمل حالات و واقعات کے بیان سے تاریخ خاموش ہے۔ یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سچے اور برحق انبیاء سابقین کی ہے کہ قرآنِ مجید اور انجیل کے توسط سے ان نفوسِ قدسیہ کے کچھ حالاتِ زندگی مجمل طور پر سامنے آجاتے ہیں مگر ان کی مکمل سوانحِ حیات ایک رازِ سربستہ ہی ہے —— اس کے برعکس حضور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صرف ایک ایسی ذاتِ گرامی ہے کہ آپ کی سیرت وصورت، اخلاق وکردار، اعمال وافعال آپ کی زبانِ مبارک کا ایک ایک لفظ اور آپ کی حیاتِ مقدسہ کا ایک ایک لمحہ غرضیکہ آپ کی زندگیِ اقدس کے حالات اپنی تمام جزئیات کے ساتھ محفوظ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے طفیل جن قدسی صفات افراد صحابہ کرام نے آپ کے حالاتِ زندگی محفوظ و مرتب کیے ان میں سے تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کے زندگی کے تمام کوائف ان کا نام و نسب اخلاق و سیرت بھی محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ ان بے زبان جانوروں اور بے جان چیزوں سے بھی دنیا متعارف ہوگئی۔ جنہیں کسی نہ کسی موقع پر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے نسبت ہوگئی۔

ایمان و دیانت سے غور کیجئے کہ عالمِ امکان میں صرف ایک ہی ایسی ہستی ہے جس کی سیرت وصورت، اخلاق وکردار اور جس کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ ہے۔ محفوظ رہنے کی اس کے سوا اور کچھ وجہ نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کا محافظ و نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے ملتِ اسلامیہ کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ کے منصبِ جلیل کو پیشِ نظر رکھے اور آپ کے اقوال و اعمال اور سیرت و کردار کو اپنا رہنما بنائے اور اپنے تمام دینی و دنیوی، داخلی و خارجی، سیاسی و تمدنی، معاشرتی و سماجی مسائل اور انھیں حل کرنے میں قرآن اور صاحبِ قرآن کی حاکمیت و سربراہی کو دل و جان سے قبول کرے۔

---

marfat.com

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

۱

صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر

دُرود وسلام عرض کرنے کی

اہمیت و فضیلت ،

marfat.com

(۱)

مُسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور صلوٰۃ علی النّبی سے خالی نہیں ہونی چاہیئے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَّمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لیے نقصان و حسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔

(۲)

درود شریف کے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا:- دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رُکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جا سکتی جب

marfat.com

تک کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

(۳)

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(۴)

درود شریف، بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئٰتٍ وَّ رُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔

marfat.com

(۵)

بخیل وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجے

عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۶)

حلِ مشکلات کے لیے صرف دُرود شریف کافی ہے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ ، فَقَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ (ترمذی)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود

marfat.com

زیادہ بھیجا کروں ۔ آپ فرمائیے میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ پر دُرود کے لیے مخصوص کروں ۔ فرمایا جتنا چاہو ۔ میں نے عرض کی چوتھائی حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو ۔ اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا ۔ میں نے عرض کی آدھا وقت؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کروگے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا ۔ میں نے عرض کی دو تہائی ؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا ۔ میں نے عرض کی پھر تو میں اپنی دعا کا سارا وقت ہی آپ پر درود کے لیے مخصوص کرتا ہوں ۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کروگے تو (تمہارا یہ عمل) تمہاری تمام فکروں اور ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ ختم کر دیئے جائیں گے۔

(۷)

حضور علیہ السّلام پر درود وسلام بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَهٗ وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا وَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوٰۃ یعنی درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے لیے رمضان (مغفرت ورحمت والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گذرنے سے پہلے اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہوجائے (یعنی رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت وخدا فراموشی میں گزار دے)

marfat.com

اور ذلیل ہو وہ آدمی جس کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک اس کے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ (ان کی خدمت کرکے) جنّت کا استحقاق حاصل نہ کرے۔

(۸)

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَآئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا

حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے (اس کا سبب بیان کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ آج جبرئیل امین آئے اور انھوں نے بتایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا تمہیں یہ بات راضی اور خوش نہ کرے گی کہ تمہارا جو اُمتی تم پر صلوٰۃ بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔

(۹)

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُّخْلِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَّکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ

(نسائی)

marfat.com

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا جو اُمتی خلوصِ دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے۔ اللہ تعالےٰ اس پر دس صلوٰتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھاتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۱۰)

حضور علیہ السّلام نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْہُوْدٌ تَشْہَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَلٰوتُہٗ حَیْثُ کَانَ (طبرانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں میرا جو اُمتی مجھ پر درود بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲

حضور سرورِ عالم

نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم کا

منصب و مقام اور آپ کے مرتبہ و

رُتبہ کی عظمت و رفعت

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

marfat.com

(۱۱)

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دُعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ قَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ (مسند احمد، بیہقی، حاکم، ابن عساکر، صحیح ابن حبان اور شرح السنۃ وغیرہ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں تمہیں بتاؤں کہ میری نبوّت کے بارے میں پہلی خبر ابراہیم کی دعا تھی اور عیسیٰ کی بشارت تھی اور اس کے علاوہ میری والدہ کا وہ خواب تھا جو انھوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انھوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نُور نکلا جس کے سبب شام کے محل روشن و منوّر ہو گئے۔

(۱۲)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا نُورِ مبارک تخلیقِ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے بارگاہِ الٰہی میں موجود تھا

marfat.com

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تخلیقِ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نُور تھا۔ (قسطلانی جلد ۱ صـ۱)

(۱۳)

حضور علیہ السلام کی ذاتِ اقدس نُورِ اوّل ہے۔ حضُور کی اوّلیت حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے حضور کے نُورِ پاک کو پیدا فرمایا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَآءِ قَالَ یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ فَجَعَلَ ذَالِکَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَۃِ حَیْثُ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذَالِکَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّۃٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَکٌ وَّلَا سَمَآءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ —

الحدیث (قسطلانی جلد ۱ صـ۹ و بیہقی وغیرہ) ونشر الطیب صـ۱۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے سوال کیا۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر

marfat.com

دیکھئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے جابر، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نُور اپنے نُور سے (نہ بایں معنی کہ نورِ الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نُور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نُور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جنّ تھا اور نہ انسان تھا۔

(۱۴)

قلم کی اوّلیت اضافی ہے یعنی قلم کی پیدائش حضُور کے نُور کے بعد اور ساری کائنات سے پہلے ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدْرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ (ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر اس سے فرمایا کہ لکھ۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ اللہ تعالےٰ نے فرمایا قدر تحریر کر۔ پس اس نے جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ اَبد تک ہونے والا تھا سب لکھ دیا۔

marfat.com

(۱۵)

حضور علیہ السلام اس وقت وصفِ نبوت سے موصوف ہو چکے تھے جب کہ آدم رُوح و جسم کے مرحلے میں تھے

عَنْ مَیْسَرَۃَ بْنِ الْفَجْرِ قَالَ
قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا
قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

(احمد بن حنبلؒ، حاکمؒ، بخاریؒ، ابونعیمؒ، طبرانیؒ، ابن سعدؒ)

حضرت میسرہ، ابن ابی الجدعا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے: میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے مرحلے میں تھے

(۱۶)

حضور علیہ السلام اس وقت نبی تھے جب کہ آدم روح و بدن کے درمیان تھے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (ترمذی، حدیثِ حسن)

حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:- یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نبوت کے شرف سے کب بہرہ مند کیا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت سے جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ان کی تخلیق بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔

marfat.com

(۱۷)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نبوّت ختم ہوگئی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ صہ ۴۶۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۸)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صہ ۵۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا

(۱۹)

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ (شرح السنۃ، مشکوٰۃ صہ ۵۱۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالےٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبیّین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گُندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پُتلا اس وقت تیار نہیں ہوا تھا۔)

marfat.com

(۲۰)

میری اُمّت میں لگم و بیش ۳۰ جھوٹے مدعیانِ نبوّت پیدا ہونگے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَّ اَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (رواہ مسلم)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آیندہ میری اُمّت میں تیس سخت جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲۱)

یہ اُمّت آخری اُمّت ہے اور سب سے بہتر اُمّت

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مَرْفُوْعًا تُكْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُوْنَ اُمَّةً نَحْنُ اٰخِرُهَا وَخَيْرُهَا۔ (رواہ ابنِ ماجۃ والدارمی کذافی الکنز ج ۶ صہ ۲۳۲، و رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن (المشکوٰۃ ص ۵۸۴)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد حکیم اور اُن کے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ستر اُمتیں پوری ہو جائیں گی۔ ہم ان سب سے آخر اور سب سے بہتر ہوں گے۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

marfat.com

(۲۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ یُّحَاسَبُ۔ اَیْنَ الْاُمَّۃُ الْاُمِّیَّۃُ وَ نَبِیُّھَا فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم سب سے آخری اُمّت ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ پکارا جائیگا اُمّتِ امیّہ اور ان کے نبی کہاں ہیں؟ اس لیے گو ہم سب سے آخر میں ہیں مگر (قیامت کے دن) سب سے پہلے ہوجائیں گے۔ (ابن ماجہ)

(۲۳)

یہ اُمّت آخری اُمّت ہے مگر قیامت کے دن سب سے پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ قَرَّبَنِیْ رَبِّیْ تَعَالٰی حَتّٰی کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ لَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی قَالَ یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَبِّ قَالَ ھَلْ غَمَّکَ اِنْ جَعَلْتُکَ اٰخِرَ النَّبِیِّیْنَ قُلْتُ لَا یَارَبِّ قَالَ حَبِیْبِیْ ھَلْ غَمَّ اُمَّتَکَ اِنْ جَعَلْتُھُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ قُلْتُ یَارَبِّ لَا قَالَ اَبْلِغْ عَنِّیْ السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنِّیْ جَعَلْتُھُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ (رواہ الخطیب والدیلمی۔ الکنز ج ۱ ص ۱۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شبِ معراج میں مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پروردگار نے مجھے قریب بلایا اور بہت قریب بلایا اور کہا۔ اے میرے حبیب، اے محمدؐ! میں نے

marfat.com

کہا حاضر ہوں اے پروردگار۔ ارشاد ہوا۔ اگر ہم تمہیں آخر النبیین بنادیں تو تم ناخوش نہ ہوؤ گے۔ میں نے عرض کیا اے پروردگار نہیں۔ پھر ارشاد ہوا اگر تمہاری امت کو آخری اُمت بنا دیں تو وہ ناخوش تو نہ ہوں۔ میں نے عرض کی ہنیں اے رب۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تو اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے ان کو آخری امت بنادیا ہے۔ (کنز العمال)

(۲۴)

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاؑ کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسْجِدِ الْاَنْبِيَآءِ (رواہ الدیلمی وابن النجار والبزار، الکنز)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے (دیلمی، بزار)

(۲۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ (رواہ مسلم والنسائی ولفظ خاتم الانبیاء وخاتم المساجد)

حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب انبیاء کے آخر میں

marfat.com

ہوں اور میری مسجد بھی اب آخری مسجد ہے یعنی انبیاء کی بنائی ہوئی مسجد میں آخری مسجد ہے۔ (مسلم و نسائی) ؎

پیچھے آنا ہے تری ختمِ نبوّت کی دلیل
اور سایہ کا نہ ہونا تری یکتائی ہے

(۲۶)

محبّت و عقیدتِ رسُول کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ ھِشَامٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَّفْسِیْ فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَّفْسِکَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّکَ اَلْاٰنَ وَاللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ فَقَالَ اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ (بخاری)

عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک تم کو میں تمہاری جان سے زیادہ محبوب نہ ہوؤں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی حضور! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اب تم مومن بھی ہو گئے۔

marfat.com

(۲۷)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرنیوالا جنت میں حضور کے ساتھ ہوگا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَآ اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(رواہ البخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا قیامت کے لیے تو نے کیا تیار کر رکھا ہے؟ انس نے عرض کیا۔ نہ بہت سی نمازیں ہیں۔ نہ روزے اور نہ صدقے۔ ہاں ایک بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر (قیامت میں) تو ان کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تجھے محبت ہے۔

(۲۸)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ (رواہ مسلم)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے ۔ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔" قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے ۔ اس اُمّت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی (یا کوئی اور مذہب رکھنے والا) میری خبر سُن لے (یعنی میری نبوت کی دعوت اس کو پہنچ جائے) اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا۔

(۲۹)

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدَیْہِ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔" تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبّت نہ ہو۔

(۳۰)

لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جبتک ہر معاملہ میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی حاکمیتِ مطلقہ کو تسلیم نہ کرلیں

عَنْ ضَمْرَۃَ فَاِنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِلْمُحِقِّ عَلَی الْمُبْطِلِ فَقَالَ الْمُقْضٰی عَلَیْہِ لَا

marfat.com

اَرْضٰی فَقَالَ صَاحِبُهٗ فَمَا تُرِیْدُ قَالَ اَنْ نَّذْهَبَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَذَهَبَا اِلَیْهِ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی لَهٗ قَدِ اخْتَصَمْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْتُمْ عَلٰی مَاقَضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبٰی صَاحِبُهٗ اَنْ یَّرْضٰی فَقَالَ نَاْتِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ الْمُقْضٰی لَهٗ قَدِ اخْتَصَمْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِیْ عَلَیْهِ فَاَبٰی اَنْ یَّرْضٰی فَسَاَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ کَذٰلِکَ فَدَخَلَ عُمَرُ مَنْزِلَهٗ وَخَرَجَ وَالسَّیْفُ فِیْ یَدِهٖ قَدْ سَلَّهٗ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ الَّذِیْ اَبٰی اَنْ یَّرْضٰی فَقَتَلَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ الایہ (تفسیر ابنِ کثیر)

حضرت ضمرۃ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ آپ نے جو سچا تھا اس کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ بولا کہ میں تو اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کے رفیق نے کہا تو اب اور کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا۔ آؤ ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس چلیں۔ دونوں روانہ ہو گئے اور جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا۔ اس نے روئدادِ مقدمہ بیان کی کہ ہم اپنا جھگڑا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے۔ (یہ اس پر راضی نہیں ہوتا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے (روئدادِ مقدمہ سُنے بغیر کہا) تمہارا فیصلہ وہی رہے گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ اس کے بعد بھی اس کے رفیق نے رضامندی سے انکار کیا اور کہا اچھا عمر بن الخطاب کے پاس چلیں۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم اپنا مقدمہ

marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا۔ مگر یہ شخص راضی نہیں ہوتا۔ حضرت عمر رضی تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت کیا، کیا واقعہ اسی طرح ہے۔ اس نے کہا اسی طرح ہے۔ یہ سُن کر وہ اندر تشریف لے گئے اور ہاتھ میں تلوار کھینچے ہوئے باہر تشریف لائے اور جو شخص آپ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا تھا اس کا سر اُڑا دیا۔ اس پر یہ آیت اُتر آئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اے رسول تیرے رب کی قسم۔ یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تمہارا حکم نہ مان لیں۔ (سورۃ نساء آیت ۶۵)

(۳۱)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کی کیفیت

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ وَجَّهَهُ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْقَضِيَّةِ وَرَاٰى مِنْ تَعْظِيْمِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ مَا رَاٰى اَنَّهٗ لَا يَتَوَضَّاُ اِلَّا ابْتَدَرُوْا وَضُوْئَهٗ وَكَادُوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا عَلَيْهِ وَلَا بَصَقَ بُصَاقًا وَّلَا تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا تَلَقَّوْهَا بِاَكُفِّهِمْ فَدَلَكُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ مِنْهُ شَعْرَةٌ اِلَّا ابْتَدَرُوْهَا وَاِذَا اَمَرَهُمْ بِاَمْرٍ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَلَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قُرَيْشٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّيْ جِئْتُ كِسْرٰى فِيْ مُلْكِهٖ وَقَيْصَرَ فِيْ مُلْكِهٖ

marfat.com

وَالنَّجَاشِیَّ فِیْ مُلْکِہٖ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ مَلِکًا فِیْ قَوْمٍ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ (بخاری)

ساتویں سال جب قریش نے عروۃ بن مسعود کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صلح کی گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے آپ کے صحابہ کی حیرت انگیز تعظیم کا جو نقشہ دیکھا وہ ذیل کے الفاظ میں بیان کیا کہ حضور علیہ السلام وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی پر خلقت اس طرح ٹوٹ پڑتی ہے کہ اب ان میں جنگ ہوئی اور جب آپ کا بلغم یا تھوک گرتا ہے تو ہاتھوں ہاتھ لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے ہیں۔ جب ان کا کوئی بال گرتا ہے تو جلدی سے اس کو لپک لیتے ہیں۔ جب آپ کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو ان پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ کوئی شخص نظر بھر کر ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ عروہ جب واپس ہوا تو اس نے کہا اے گروہِ قریش میں نے کسریٰ و قیصر اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی رعایا کے درمیان ایسا باعظمت نہیں دیکھا۔ جیسا اپنے رفقاء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

(۳۲)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈھ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سرِ مبارک سے گرے۔ وہ کسی کے ہاتھ آئے۔

marfat.com

(۳۳)

حضور علیہ السّلام نے اپنے موئے مُبارک لوگوں کو بطور تبرّک تقسیم فرمائے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنٰی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنٰی وَنَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ دَعَآ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام منیٰ تشریف لائے۔ جمرات کی رمی فرمائی۔ پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور قربانی دی۔ پھر حجام کو بُلایا۔ اس نے آپ کے سیدھی طرف کے بال مونڈھے۔ پھر آپؐ نے ابوطلحہؓ انصاری کو بلا کر اپنے موئے مبارک ان کو دے دیئے۔ پھر حجام نے بائیں طرف کے بال مونڈھے حضور علیہ السلام نے ابوطلحہ کو وہ بال (بھی) عطا فرمائے اور فرمایا۔ لوگوں میں تقسیم کردو۔

(۳۴)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السّلام کے موئے مبارک کی برکت سے ہر معرکہ میں فتح ہوتی تھی

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَعَلْتُھَا فِیْ ھٰذِہِ الْقَلَنْسُوَۃِ فَلَمْ اَشْھَدْ قِتَالًا وَّھِیَ مَعِیَ اِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ (حاکم، ابن سعد، ابویعلیٰ، بیہقی)

marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی (پیشانی) کے بال اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ تو میں جس معرکہ میں جاتا ہوں یہ بال (میری ٹوپی) میں ہوتے ہیں اور انہیں کی برکت سے مجھے فتح ہوتی ہے۔

(خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

(۳۵)

حضور علیہ السلام کے ایک بال کی بھی بے ادبی کرنیوالے پر جنت حرام ہے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ اٰخِذٌ شَعْرَۃً یَّقُوْلُ مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِّنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ (جامع صغیر ص ۴۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے ؎

ہم سیہ کاروں پہ یارب تیشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

(۳۶)

صحابہ کرام کے دلوں میں حضور کے موئے مبارک کی قدر و قیمت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ (رواہ مسلم فی حدیثٍ طویل)

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام

marfat.com

آپ کا سر مونڈ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سر مبارک سے گرے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پڑ جائے۔

(۳۷)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت

لَاَنْ تَکُوْنَ شَعْرَۃٌ مِّنْہُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا

(بخاری ج ۲ ص ۱۹)

حضرت محمد ابن سیرین نے فرمایا۔ حضور کا ایک موئے مبارک ہمیں دنیا و ما فیہا سے زیادہ عزیز ہے۔

(۳۸)

حضور سید عالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، معجزات و خصائص اور آپ کے مرتبہ و مقام کی عظمت کی ایک جھلک

عَنْ سَلْمَانَ ـــ قَالَ قَالَ جِبْرِیْلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اِنْ کُنْتُ اصْطَفَیْتُ آدَمَ فَقَدْ خَطَبْتُ بِکَ الْاَنْبِیَآءَ وَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ مِنْکَ عَلَیَّ (خصائص ج ۲ ص ۱۹۳)

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کا پروردگار کہتا ہے۔ اگر میں نے آدم کو صفی اللہ کا خطاب دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے (خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے) اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔

marfat.com

(۳۹)

حضور علیہ السلام کا ذکر خدا کا ذکر ہے

حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِکَ مَعِیَ وَ قَالَ اَیْضًا جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ

(شفا شریف، ص ۱۲/۱)

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے۔ پس جس نے تمہارا ذکر کیا، اس نے میرا ذکر کیا۔

(۴۰)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ تَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ قُلْتُ اللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ (زرقانی علی المواہب در منثور ص ۳۶۴/۶)

میرے پاس جبریل امین آئے اور کہا بیشک آپ کا رب فرماتا ہے کہ (اے حبیب) تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسا بلند کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے۔ فرمایا کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔

marfat.com

(۴۱)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم بے مثل بے مثال بشر ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّكُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ ۔ (بخاری صـ۲۶۳ ج۱، مسلم صـ۳۵۲، مشکوٰۃ صـ۱۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات دن پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ تو ایک شخص نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسولؐ اللہ! آپ تو دن رات پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے مثل کون ہے تم میں۔ بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

(۴۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (بخاری صـ۱۰۸۴، ج۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے (صحابہ) سے فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے در پے روزے مت رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور آپ تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ؎

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

marfat.com

(۴۳)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا حُسن و جمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَّ اَنْوَرَھُمْ لَوْنًا لَمْ یَصِفْہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجْھَہٗ بِالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَ کَانَ عَرَقُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ

(زرقانی علی المواہب ص ۲۲۵/۴)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے بھی آپ کی توصیف کی۔ اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

(۴۴)

چاندنی رات میں حضور علیہ السلام کے حُسن و جمال کی کیفیت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَاِذَاھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ (ترمذی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ ص ۵۱۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چاندنی رات تھی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم حلّہ حمراء اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور کے

marfat.com

چہرۂ انور کو۔ بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ حضور چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں ؎

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

(۴۵)

بچپن میں حضور علیہ السّلام چاند سے گفتگو فرماتے تھے

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَانِیْ اِلَى الدُّخُوْلِ فِیْ دِيْنِكَ اِمَارَةُ نُبُوَّتِكَ رَأَيْتُكَ فِی الْمَهْدِ تُنَاغِی الْقَمَرَ وَ تُشِيْرُ اِلَيْهِ بِاِصْبَعِكَ فَحَيْثُ اَشَرْتَ اِلَيْهِ مَالَ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُحَدِّثُهٗ وَ يُحَدِّثُنِیْ وَ يُلْهِيْنِیْ عَنِ الْبُكَآءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَهٗ حِيْنَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ (بیہقی، ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۵۳)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوّت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سُنتا تھا جب کہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

marfat.com

(۴۶)

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ

(ترمذی مشکوٰۃ صـ۵۱۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا آفتاب آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے

(۴۷)

حسینانِ عالم میں سب سے حسین

عَنْ بَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّ اَحْسَنَهُمْ خَلْقًا

(بخاری شریف، مسلم شریف صـ ۲۵۸/۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم صورت و سیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

(۴۸)

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا حُسن و جمال بے مثل و بے مثال

2 دفعہ ذکر ہوا ہے

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّ اَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَّمْ یَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ

marfat.com

اِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهٗ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرَقُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ (زرقانی علی المواہب ص ۲۲۵/۴)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے آپ کی توصیف کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

(۴۹)

حضور کا چہرۂ اقدس چاند کا ٹکڑا

عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ مِّنَ الْقَمَرِ

(بخاری و مسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسرور و شادماں ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔

(۵۰)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جب خندہ فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَحِكَ يَتَلَأْلَؤُ فِي الْجُدُرِ (خصائص کبریٰ ص ۸۴/۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خندہ فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں جن سے در و دیوار روشن ہو جاتے۔

marfat.com

(۵۱)

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک جاتا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ فِيْ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ

(دارمی، بیہقی، ابونعیم، بزار، ابویعلی، دلائل النبوت ص۳۸، خصائص ص۶۱، زرقانی ص۲۲۴/۴)

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پاکر کہتے کہ اس گلی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے ؎

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے

(۵۲)

حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تبسّم سے در و بام روشن و منوّر ہو جاتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَخِيْطُ فِي السَّحَرِ فَسَقَطَتْ مِنِّيْ الْاِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَاَخَذْتُهَا (ابنِ عساکر، خصائصِ کبریٰ ص۶۲/۱)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

marfat.com

میں بوقتِ سحر کچھ سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ ہر چند تلاش کی مگر اندھیرے کی وجہ سے نہ ملی۔ پس حضور ماہِ مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے رُخِ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو گیا اور سوئی چمکنے لگی تو مجھے اس کا پتہ چل گیا ۔

(۵۳)

پسینہ مُبارک کی بے نظیر خوشبو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَلَاشَمَمْتُ مِسْکًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا کَانَ اَطْیَبُ مِنْ عَرَقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (شمائلِ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کبھی کوئی خوشبو اور عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینۂ مبارک سے زیادہ خُوشبودار ہو۔

(۵۴)

حضُور علیہ السّلام کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِی الرَّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَآءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ

(خصائصِ کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۰)

امام بخاری و مسلم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ حدیبیہ میں پانی نہ رہا۔ لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ صحابہ نے خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ سرکار پانی نہیں ہے۔

marfat.com

حضور علیہ السلام نے اپنا دستِ اقدس چھاگل میں ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ اس پانی سے سیراب ہو جاتے مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(۵۵)

حضور علیہ السّلام کے لعابِ مبارک سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی

عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ثُمَّ مَجَّ فِی الْبِئْرِ فَفَاحَ مِنْہُ مِثْلُ رَآئِحَۃِ الْمِسْکِ (ابن ماجہ، احمد بیہقی، ابونعیم، خصائص ص۶۱، زرقانی ص۹۶/۴)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول میں پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے پیا اور کُلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا تو اس میں سے مُشک کی سی خُوشبو آنے لگی۔

(۵۶)

حضُور علیہ السّلام کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ تھا

عَنْ ذَکْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ (اخرج الحکیم الترمذی)

حضرت ذکوان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چاند کی چاندنی اور سورج

marfat.com

کی روشنی میں سایہ نہیں (دکھائی) دیتا تھا۔

(خصائصِ کبریٰ صہ ۶۸ ج ۱)

(۵۷)

حضور علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں،
دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَيَّ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔

(خصائصِ کبریٰ صہ ۶۹ ج ۱)

(۵۸)

حضور علیہ السّلام کے لیے اندھیرا حجاب نہیں بنتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى فِي الظَّلْمَآءِ كَمَا يَرٰى فِي الضَّوْءِ (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام اندھیرے میں ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے اُجالے میں۔

(خصائصِ کبریٰ ج ۱ صہ ۶۱)

marfat.com

(۵۹)

حضور علیہ السلام کا کفِ دست

ریشم و دیبا سے زیادہ نرم تھا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ دِیْبَاجَۃً وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَّائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (بخاری ص۲۶۴ ج۱، مشکوٰۃ ص۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم اور دیباج کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کفِ دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی مُشک و عنبر وغیرہ کی خوشبو کو آپ کی خُوشبو سے بڑھ کر پایا۔

marfat.com

(۶۰)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا جسمِ مبارک مُشک سے زیادہ خوشبودار

حضرت حجیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَآئِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ (بخاری ص)

تو لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(۶۱)

جسمِ نبوی وفات کے بعد بھی خوشبودار تھا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَمَرَّ بِيْ جُمَعٌ اَكُلُ وَاَتَوَضَّأُ مَا يَذْهَبُ رِيْحُ الْمِسْكِ مِنْ يَدِيْ (بیہقی)

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور نبی کریم کے سینہ اقدس پر رکھا جس دن آپ نے وفات پائی۔ اس کے بعد مجھ پر کئی جمعے (ہفتے) گزر گئے۔ کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں مگر میرے ہاتھ سے مُشک کی خوشبو (جو حضور کے سینہ مبارک پر رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی) نہیں جاتی۔

واہ اے عطرِ خدا داد مہکنا تیرا

marfat.com

(۶۲)

شاگردِ رشیدِ حق تعالیٰ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ

(جواہر البحار ج ۱ ص ۶۷۳، ص ۴۹۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے میرے رب نے پڑھایا اور بہترین تعلیم دی ؎

ایسا اُمّی کس لیے مِنّت کشِ اُستاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ رَبُّکَ الاکرم نہیں

(۶۳)

حضور علیہ السلام دُنیا کی ہر چیز کو جانتے ہیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ (ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں مروی ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو دُنیا کی ہر چیز مجھ پر ظاہر ہوگئی اور میں نے سب کو پہچان لیا (مشکوٰۃ ص ۵۷۲)

(۶۴)

حضور کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

marfat.com

تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاٰکُمْ وَرَآءَ ظَهْرِیْ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہے۔ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا نہ خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(۶۵)

حضور نے ایک مجلس میں جو ہو گیا اور جو آئندہ ہوگا سب کو بیان فرما دیا

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَ بِمَا هُوَ کَآئِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا (مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پھر حضور علیہ السلام منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو اس خطبہ میں حضور نے ہمیں اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا۔ سب کی خبر دے دی۔ تو ہم لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جسے حضور کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔ (مسلم جلد دوم ص ۳۹۰)

marfat.com

(٦٦)

حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ

(رواہ الدارمی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ملائکہ کن اُمور میں سرگرمی سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنا یدِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی دونوں چھاتیوں میں محسوس کی۔ بس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ (مشکوٰۃ، دارمی)

(٦٧)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ہر مسلمان کے سلام کا جواب دیتا ہوں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رواہ ابوداؤد والبیہقی)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالےٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا (یعنی میری روح جو مشاہدۂ حق میں ہوتی ہے۔ اس کی توجہ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے والے کی طرف ہوجاتی ہے) پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداؤد)

(٦٨)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم جو چاہو مجھ سے پوچھو جواب دوں گا

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَضْبَانُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِّيْ عَنْ شَيْءٍ اَلْيَوْمَ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ وَنَحْنُ نَرٰى اَنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَهٗ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس وقت آپ پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دے کر فرمایا۔ آج تم مجھ سے جو جو سوالات کروگے میں تم کو جوابات دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ (ابویعلیٰ)

(٦٩)

حضور علیہ السلام نے اس دنیا میں جنت کو دیکھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ فِيْ قِصَّةِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

marfat.com

رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ نَكَصْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ اسی مقام پر آپ نے کسی چیز کے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے (یہ کیا بات تھی) فرمایا میں نے جنّت دیکھی تو یہ ارادہ کیا تھا کہ اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر دوزخ دیکھی تو ایسا خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا جیسا آج دیکھا تھا (بخاری و مسلم)

(۷)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں جو سب کی حدِ نظر سے باہر ہے اور وہ سنتے ہیں جو کوئی نہیں سنتا

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ لِلّٰهِ سَاجِدًا (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچر کر رہا ہے اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیئے کیونکہ اس

marfat.com

میں کہیں چار انگشت برابر بھی ایسی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو (ترمذی)

(۷۱)

اس دُنیا میں جو کچھ ہونیوالا ہے حضور علیہ السلام اسے کفِ دست کی طرح دیکھ رہے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَآئِنٌ فِیْھَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَآ اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تا قیامت ہونے والا ہے۔ سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کی طرف (زرقانی ج ۷، ص ۲۳۴)

(۷۲)

حضور علیہ السلام کی آنکھوں کیلیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا وَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

کیا تم میرا قبلہ توجہ صرف سامنے کی طرف سمجھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں پسِ پشت سے دیکھتا ہوں۔

(۷۳)

اللہ تعالےٰ نے زمین کو سمیٹ دیا تو حضور علیہ السلام نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا

(رواہ مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے مرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے زمین کے مشرق کو بھی دیکھ لیا اور زمین کے مغرب کو بھی دیکھ لیا۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ صہ ۵۱۲)

(۷۴)

نبی علیہ السلام نے ابتداءِ آفرینش سے دخولِ جنّت و نار تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیئے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَّسِيَهٗ

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ السلام

marfat.com

ہم لوگوں (کے مجمع) میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائِ آفرینش سے جنتیوں کے جنّت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سُننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھُول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری ص۵۳۴ ج۱، مشکوٰۃ ص۵۱۶)

(۷۵)

حضور علیہ السّلام نے مجلسِ واحد میں قیامت تک ہونیوالے تمام حوادثات وواقعات بیان فرما دیئے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَّسِیَہٗ (ابوداؤد)

ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار عصر کے بعد خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جو جو حوادث قیامت تک ظہور میں آنے والے تھے وہ سب بیان فرما دیئے۔ جس نے یاد کرلیا یاد کرلیا اور جو بھُول گیا وہ بھول گیا۔ (ابوداؤد)

(۷۶)

حضور سیدِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم ورویت کی وسعت

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ

marfat.com

قَآئِدِ فِتْنَةٍ اِلٰٓى اَنْ تَنْقَضِىَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کی قسم میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (آج سے) دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنہ انگیز لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے ساتھیوں کی تعداد تین سو سے زائد ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام، ان کے باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتادیا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ صـ ۴۶۳)

(۷۷)

نبی کریم علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونیوالے فتنوں کے قائدوں کے نام بیان فرمادیئے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِىْ اَنَسِىَ اَصْحَابِىْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَآئِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِىَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَّعَهٗ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ (رواہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میرے رفقاء فی الواقع بھول چکے ہیں یا وہ تجاہلِ عارفانہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے خاتمہ تک فتنوں کا کوئی ایسا سرغنہ نہیں چھوڑا جس کی جماعت تین سو یا اس سے اوپر پہنچ چکی ہو مگر اس کا اور اس کے باپ اور قبیلہ کا نام لے لے کر ہم کو بتادیا۔ (ابوداؤد)

marfat.com

(۷۸)

معرکہ بدر میں صحابہ کرام کی جاں نثاری کا ایک منظر

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی سے قبل ہی صحابہ کو یہ بتا دیا کہ زمین کے اس حصّہ پر فلاں شخص جاں توڑتا ہوا پایا جائیگا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْراً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ مَوْضَعَ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے لشکر کشی کی خبر ملی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق صحابہ رضؓ سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیں تو ہم ابھی ڈال دیں گے اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہم برک الغماد تک اپنے گھوڑے دوڑا کر ان کے پتے پانی کر ڈالیں تو ہم یہ بھی کر گزریں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلنے کے لیے بُلایا۔ لوگ چل پڑے۔ یہاں تک کہ بدر کے میدان میں آکر مقیم ہو گئے۔ آپ یہاں زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتاتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں مشرک مقتول ہو کر گرے گا اور یہاں فلاں گرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ (سب اسی جگہ مقتول ہوئے اور) ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کی مقرر کردہ جگہ سے ذرا کہیں علیحدہ گرا ہو۔ (مسلم)

marfat.com

(٧٩)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہر حال میں حق ہی نکلتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ حِفْظَهٗ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ وَّقَالُوْٓا اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَّتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابَةِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَاَ بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ فَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ ابوداؤد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں جو کچھ حضور علیہ السلام سے سُنتا لکھ لیتا۔ اور یاد کر لیتا قریش نے مجھ سے کہا۔ حضور سے سُنی ہوئی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ ممکن ہے حضور کبھی غصہ و خوشی کی حالت میں ہوں۔ تو میں نے لکھنے میں توقف کیا اور اس بات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکھو اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا کی قسم اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

(٨٠)

حضور علیہ السلام مالکِ شریعت ہیں

عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى

marfat.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنْ لَّا یُصَلِّیَ اِلَّا صَلٰوتَیْنِ فَقَبِلَ مِنْہُ (رواہ احمد وسندہ جید وجہالۃ الصحابی لاتضر)

نصر بن عاصم لیثی اپنے خاندان کے ایک شخص کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو نمازیں پڑھا کریں گے تو حضور نے ان کی اس شرط کو بھی قبول فرمالیا۔

(۸۱)

حج عمر میں ایک بار ہی فرض ہے۔ اگر حضور علیہ السلام ہاں کہہ دیتے تو ہر سال فرض ہو جاتا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ ـــ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔ (ترمذی ابواب الحج ص۱۶۸)

(۸۲)

حضور علیہ السلام کی قرابت دنیا و آخرت میں نافع ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا خَلَا سَبَبِیْ وَ نَسَبِیْ

(جواہر ج ۱ ص۳۲۱) (صواعق محرقہ ص۹۵)

marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت تمام قرابتی و نسبی رشتے منقطع ہوجائیں گے سوائے میرے قرابتی و نسبی رشتوں کے (صواعق)

(۸۳)

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَاجِبْرَئِیْلُ اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا یُبْکِیْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کے لیے مغفرت کی دُعا کی اور اس دعا میں بحضور رب العالمین روئے تو اللہ تعالےٰ نے جبرئیل امین کو حکم دیا۔ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور رونے کا سبب پوچھو۔ حضور نے فرمایا۔ میرے رونے کا سبب فکرِ اُمّت ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ جبرئیل فرمایا جبرئیل ہماری طرف سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو۔ تمہاری اُمّت کے بارے میں ہم تمہیں راضی کردیگے اور رنجیدہ نہیں کریں گے۔ (مسلم)

marfat.com

(۸۴)

کہ حیف باشد ازو غیرِ او تمنّائے

سائل ہوا ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو　　معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

○

عَنْ رَّبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْءِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ یَوْمًا یَا رَبِیْعَۃُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیَکَ قَالَ فَقُلْتُ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَوَغَیْرَ ذَالِکَ قُلْتُ ھُوَ ذَالِکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ (مسلم)

(مسلم، ابوداؤد، طبرانی، ابن ماجہ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور پُرنور سیّدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے آبِ وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحرِ رحمت جوش میں آیا)۔ ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی۔ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنّت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرتِ سجود سے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

○

marfat.com

(۸۵)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو نفی میں جواب نہیں دیا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے جواب میں "نہیں" فرمایا ہو۔

(۸۶)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے مستجاب کو بخشش اُمت کے لیے محفوظ رکھا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ یَّدْعُوْا بِھَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَٔ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لیے ایک دعاءِ مستجاب ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعاءِ مستجاب کو اٹھا رکھا ہے۔ اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے آخرت میں (بخاری)

marfat.com

(۸۷)

حضور علیہ السلام سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے اپنی قبرِ مُبارک سے اُٹھیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (رواہ مُسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ روزِ محشر تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا۔ قبر پھٹ کر جو سب سے پہلا شخص باہر آئیگا وہ میں ہوں۔ جو نبی سب سے پہلے مخلوق کی شفاعت کریگا وہ میں ہوں اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی وہ میں ہوں۔ (مسلم شریف)

(۸۸)

قیامت کے دن سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوانے کیلئے حضور دستک دینگے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَآءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں جس نبی کے ماننے والے سب سے زیادہ ہوں گے وہ میں ہوں اور جو سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دیگا وہ میں ہوں۔

marfat.com

(۸۹)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن پرچم حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اولین و آخرین میرے جھنڈے تلے ہونگے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔ حمد و ثناء کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بھی کوئی فخر نہیں اور اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا جتنے رسول ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلا شخص جو زمین پھٹ کر باہر آئے گا وہ میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔

(۹۰)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اذنِ شفاعت حاصل ہو گیا ہے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا (رواہ الترمذی ابن ماجہ)

marfat.com

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لایا اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں کوئی ایک بات اختیار کر لوں۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نصف اُمّت کو جنّت میں داخل فرما دیں، یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے۔ تو میں نے حقِ شفاعت کو اختیار کر لیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہو گی جو اس حال میں مَرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

(۹۱)

حضُور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کی بھی شفاعت فرمائینگے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و رواہ ابن ماجہ عن جابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری اُمّت کے اُن لوگوں کے حق میں ہو گی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (ترمذی)

(۹۲)

روزِ قیامت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

marfat.com

خَالِصاً مِّنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے بہرہ مند وہی ہوں گے جنھوں نے خلوصِ قلب سے لا اِلٰہ الا اللہ کہا ہو (بخاری)

(۹۳)

انبیاء، علماء اور شہداء شفاعت کرینگے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّھَدَآءُ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ (خصوصیت سے) شفاعت کریں گے۔ انبیاء علیہم السّلام، پھر دین کا علم رکھنے والے علماء اور پھر شہداء (ابن ماجہ)

(۹۴)

ساتوں آسمانوں اور ساق عرش پر حضور کا نام لکھا ہوا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ مَا مَرَرْتُ بِسَمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُ اسْمِیْ فِیْھَا مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (بزار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شبِ معراج) جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے گزرا

marfat.com

اس پر محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

(۹۵)

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَاَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شبِ معراج میں نے ساقِ عرش پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا دیکھا (خصائص کبریٰ ج ۱ ص۷)

(۹۶)

جنّت کی ہر چیز پر حضور علیہ السلام کا نامِ نامی اسمِ گرامی لکھا ہوا ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(ابنِ عباس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جنّت کے دروازہ پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

(۹۷)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ وَّلَا وَرَقَۃٌ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْھَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ابونعیم فی الحلیہ)

marfat.com

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنّت کا کوئی درخت کوئی پتّہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ لکھا ہو۔

(۹۸)

حضور علیہ السّلام نے فرمایا۔ میں مکّہ کے اس پتھّر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہٗ اَلْاٰنَ (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے قبلِ بعثت سلام عرض کرتا تھا۔ بیشک اب بھی میں اس کو پہچانتا ہوں ؎

چاند شق ہو پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے،

(۹۹)

حضور علیہ السّلام جس درخت یا پتھّر کے قریب سے گذرتے وہ آپ کو سلام صلوٰۃ عرض کرتا

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ السَّلَامُ

marfat.com

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (دارمی مشکوٰۃ صہ ۵۴۰ ترمذی ج ۲ صہ ۲۰۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں ہیں مکّہ میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضورؐ کسی طرف روانہ ہوئے ۔ تو جس پتھر اور درخت نے بھی آپ کا استقبال کیا تو یوں عرض کیا ۔ السلام علیک یا رسولَ اللہ ۔

(۱۰۰)

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو دُنیا کے خزانوں کی کُنجیاں عطا فرمادی ہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ جَآءَنِيْ بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ ۔

(خصائصِ کبریٰ صہ ۱۱۵/۲ زرقانی علی المواہب صہ ۲۶۰/۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں ۔ جبریل امین ان کو ابلق گھوڑے پر رکھ کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر ڈالی ہوئی تھی ۔

(۱۰۱)

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو زمین کے خزانے عطا فرمادیئے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ خَزَآئِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ (بخاری صہ ۱۰۴۲/۲)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

میں زمین کے تمام خزانے دیا گیا ہوں اور وہ میرے ہاتھ پہ رکھ دیئے گئے۔

(۱۰۲)

حضور علیہ السلام کا معجزہ شق القمر

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَآءَ بَيْنَهُمَا (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ مکّہ والوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا۔ حتیٰ کہ مکہ والوں نے حرا۔ پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

(۱۰۳)

انبیائے کرام کسی کو اپنے مال و دولت کا وارث نہیں بناتے

عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ (متفق علیہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے (مال و دولت) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ راہِ خدا میں صدقہ ہوتا ہے (بخاری و مسلم)۔

marfat.com

(۱۰۴)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرَانِیٌّ اَرَاہُ (رواہ مسلم)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ نورانی دیکھا

(۱۰۵)

حضور علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا۔ تم نے خدا کو دیکھا ہے؟

عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ اَدْنٰی حِجَابٍ لَاحْتَرَقْتُ (ہٰذا فی المصابیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت زرارہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا۔ تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ یہ سُن کر وہ کانپ اٹھے اور عرض کی۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور اس کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔

marfat.com

(۱۰۶)

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ (مشکوٰۃ شریف)

حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر حرام فرمادیا انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا تو خدا کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔

(۱۰۷)

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو حرام کردیا ہے (یعنی وہ ان کے جسموں پر کوئی اثر نہیں کرتی)۔

(۱۰۸)

بوقتِ نماز حضورؐ کی قبرِ انور سے اذان کی آواز آتی تھی

وَلَا یَاْتِیْ وَقْتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا سَمِعْتُ اَذَانًا مِّنَ الْقَبْرِ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّیْتُ وَمَا فِی الْمَسْجِدِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرِیْ وَمَا یَاْتِیْ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ اِلَّا وَسَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ (دلائل النبوۃ صـ۴۰۶، وفاء الوفا ج۱ صـ۹۴)

marfat.com

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حرہ کے زمانہ میں میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا۔ مسجد نبوی میں میرے سوا کوئی نہ تھا۔ ان ایام میں کسی نماز کا وقت نہ آتا مگر قبرِ انور سے میں اذان کی آواز سُنتا۔ پھر جماعت کھڑی ہو جاتی تو میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا میرے سوا مسجد میں کوئی نہ تھا۔

(۱۰۹)

حضور علیہ السلام کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنا جو آپ نے نہیں فرمائی جہنّم کو دعوت دینا ہے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُکَذِّبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَّبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ضروری ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنائے۔ (بخاری)

(۱۱۰)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ قدس کی طرف غلط بات منسوب کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یَقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

marfat.com

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جس شخص نے وہ کہا جو میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنائے گا۔

(۱۱۱)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کو میری بات پہنچاؤ۔ خواہ وہ ایک آیت ہی ہو اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہے اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں ڈھونڈے۔

(۱۱۲)

شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی صورت بنا کر نہیں آسکتا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں بنا سکتا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۵۸)

(۱۱۳)

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

marfat.com

مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ کتاب التفسیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ عنقریب مجھے بیداری کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

(۱۱۴)

حضرتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقصِ وضو نہیں ہے

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَآئِشَةُ اَنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ وتروں سے پہلے ہی سوجاتے ہیں اور پھر بعض دفعہ بغیر وضو فرمائے اُٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے (وہ نہیں سوتا)۔

(۱۱۵)

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے والے کو دوزخ سے برأت کا پروانہ مِل جاتا ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

marfat.com

صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃً لَّا تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃٌ کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ (رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں پڑھیں۔ ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی۔ اس کے لیے لکھ دی جائے گی نجات اور برآت دوزخ سے اور ہر عذاب سے اور اسی طرح نفاق سے (مسندِ احمد)

(۱۱۶)

مسجدِ حرام، مسجدِ اقصٰے اور مسجد نبویؐ کے سوا دُنیا کی کسی بھی مسجد کے لیے اس نیت سے رختِ سفر نہ باندھا جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا ـــــ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لیے رختِ سفر نہ باندھا جائے۔ مسجدِ حرام، مسجد اقصٰے (بیت المقدس) اور میری یہ مسجد (مسجدِ نبویؐ) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

marfat.com

(۱۱۷)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری حیات میں میری زیارت کی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَيَاتِیْ ——— (رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حج کیا۔ پھر میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

(۱۱۸)

مسجدِ نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِّائَةِ صَلٰوةٍ فِیْ هٰذَا (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے - سوائے مسجدِ حرام کے، اور مسجدِ حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی نمازوں سے افضل ہے - (مسند احمد)

(۱۱۹)

منبرِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور روضہ اقدس کی جگہ جنّت کے باغ ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ——— (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کی جگہ جنّت کا باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(۱۲۰)

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنایا اور حضور علیہ السلام نے مدینہ منوّرہ کو حرم قرار دیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَّاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَازِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ سَلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطُ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ (رواہ المسلم)

marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں :۔

الٰہی بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بناکر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے۔ نہ لڑائی کے لیے ہتھیار باندھیں۔ نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے۔

(۱۲۱)

حضور علیہ السّلام نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدارقطنی والبیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دارقطنی)

(۱۲۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَّنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے حج کیا اور میری قبر مبارک کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی

marfat.com

(۱۲۳)

روضۂ نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے حضورؐ کی شفاعت ضروری ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ـــــ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (خلاصۃ الوفا ص۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی (۲) جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (خلاصۃ الوفا ص۴۱)

(۱۲۴)

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جَوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

آلِ خطّاب کے ایک شخص نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قصد کر کے میرے (روضہ) کی زیارت کی تو قیامت کے دن وہ شخص میری حفاظت وحمایت میں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۴)

(۱۲۵)

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ

جس نے کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت کو حاضر نہ ہوا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (خلاصۃ الوفا ص۴۱)

○

marfat.com

(۱۲۶)

صحابہ کرام نے عرض کی جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور آپ اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَآءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَآئِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ

(رواہ الترمذی)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ نے کہا۔ یارسولؐ اللہ آپ کو جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو ؎

پُوجا ہے ہم نے تجھ کو محرابِ بے خودی میں
سو حُسن آ گئے ہیں آدابِ بندگی میں

(۱۲۷)

حضرت ابوخزیمہ نے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا

عَنْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ يَرٰى فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ

marfat.com

لَـهٗ قَالَ صَدَقْتَ رُوْيَاكَ فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ (رواہ فی شرح السنۃ فی المشکوٰۃ)

حضرت ابو خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب آپ سے بھی ذکر کیا۔ آپ لیٹ گئے اور فرمایا تو اپنا خواب پورا کر انھوں نے آپ کی پیشانی مبارک کے اُوپر سجدہ کرلیا۔ (مشکوٰۃ شریف) ۵

وہ حُسن مرے پیشِ نظر ہے جسے اگر
جلوے بھی دیکھ لیں تو طوافِ نظر کریں

(۱۲۸)

حضور کی ذاتِ اقدس پر حضرت صدیقِ اکبر کے ایمان کی کیفیت

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ لَمَّآ اُسْرِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَصْبَحَ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِکَ فَارْتَدَّ نَاسٌ مِّمَّنْ کَانُوْا بِہٖ وَصَدَّقُوْہُ وَسَعَوْا بِذٰلِکَ اِلٰٓی اَبِیْ بَکْرٍؓ فَقَالُوْا ھَلْ لَّکَ اِلٰی صَاحِبِکَ یَزْعُمُ اَنَّہٗ ذَھَبَ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ وَجَآءَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ قَالَ اِنِّیْ اُصَدِّقُہٗ فِیْمَا ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِکَ اُصَدِّقُہٗ فِیْ خَبَرِ السَّمَآءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ فَلِذٰلِکَ سُمِّیَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ ——

(رواہ الحاکم)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب شبِ معراج کو حضور علیہ السلام کو مسجدِ اقصیٰ تک سفر کا واقعہ پیش آیا تو صبح لوگوں کے درمیان بڑی چہ میگوئیاں

marfat.com

شروع ہوگئیں اور بعض ایمان کے کمزور لوگ جو پہلے آپ کی تصدیق کر چکے تھے مرتد بھی ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے اپنے نبی کی بات بھی سُنی - ان کا گمان ہے کہ وہ آج کی شب بیت المقدس کی سَیر کر آئے ہیں - حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا - اگر وہ یہ کہتے ہیں تو بلا شبہ ٹھیک کہتے ہیں - لوگوں نے کہا - کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کرلیں گے کہ وہ ایک ہی شب میں بیت مقدس جاکر صبح سے پہلے واپس تشریف لے آئے ؟ فرمایا میں تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر بعید باتوں میں ان کی تصدیق کر چکا ہوں - میں آسمان کی خبروں کے متعلق ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صبح و شام ان کے پاس آتی ہیں - (حالانکہ آسمانوں کی مسافت تو بیتِ مقدس کی مسافت سے کہیں زیادہ ہے) اسی بناء پر ان کا لقب صدیق ہوگیا ؎

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دَم میں سرِ عرش گئے آئے محمدؐ

(۱۲۹)

حضور علیہ السلام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی برکت سے گناہ معاف ہوگئے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ يَسْئَلْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ اَوْ

marfat.com

حَدَّكَ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص بحضور نبوی حاضر ہوا۔ عرض کی یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا۔ (یعنی وہ گناہ کیا ہے جس میں حد ہے) مجھ پر حد قائم کیجیے۔ حضور علیہ السلام نے اس شخص سے کچھ سوال نہ فرمایا اور نماز کھڑی ہو گئی۔ اس شخص نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی وہ شخص کھڑا ہوا۔ عرض کی یا رسولؐ اللہ میں نے حد کو پایا جو کتاب اللہ میں حکم ہے مجھ پر جاری فرمائیے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا پڑھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

(۱۳۰)

حکم نبوی کی تعمیل میں صحابہ کرام حضور کو سجدہ تو نہ کرتے تھے مگر صحابہ کا دل چاہتا تھا کہ حضور کو سجدہ کریں

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا (رواہ ابوداؤد واحمد)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں بحضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حیرہ گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو اس کے سب سے زیادہ آپ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ اگر

marfat.com

تم میری قبر پر گذرتے تو کیا اس کو سجدہ کرتے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو پھر اب بھی مت کرو۔ (ابوداؤد و احمد) ؎

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدہ کو سر ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے ہاں یہی امتحان ہے

(۱۳۱)

صحابہ کرام سے عقیدت و محبّت اور انکا احترام ہر مسلمان کیلیے ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِكُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ (رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتاکید فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان کو ہدفِ ملامت نہ بنانا (یاد رکھو) جو اُن سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبّت رکھے گا اور جو اُن سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا۔ جو ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے (ترمذی)

marfat.com

(۱۳۲)

سبِّ صحابہ گناہِ عظیم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو لعنت ہو اللہ کی تمہارے شر پر۔ (ترمذی)

(۱۳۳)

حضور علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر و عمر میرے سمع و بصر ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رواہُ الترمذی

حضرت عبد اللہ ابن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر کو دیکھا تو فرمایا۔ یہ دونوں کان اور آنکھیں ہیں (ترمذی)

(۱۳۴)

ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائینگے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ اَحَدُھُمَا

marfat.com

عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَ الْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَ هُمَا اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر و عمر بھی ان دونوں میں سے ایک آپ کی داہنی طرف دوسرے بائیں طرف۔ حضور علیہ السلام ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے (ترمذی)

(۱۳۵)

اگر کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبرؓ کو بناتا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُّكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کسی کا احسان نہیں مگر میں نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے احسان کے۔ مجھ پر ان کا احسان ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا ثواب انہیں قیامت کے دن عطا فرمائے گا اور مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے دیا اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ مگر تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ (ترمذی)

marfat.com

(۱۳۶)

سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکرؓ کے دروازہ کے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَا تَبْکِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر روؤ مت ۔ سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں جتنا کہ ابوبکر کا ہے اور میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلامی محبت و اخوت ہے۔ مسجد کی طرف کسی کا دروازہ باقی نہ رہے مگر اس کو بند کر دو۔ سوائے ابوبکر کے دروازہ کے ؎

آں امن الناس بر مولائے ما　　آں کلیمِ اوّل سینائے

(۱۳۷)

حضرت عمرؓ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حُجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ صَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ

marfat.com

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ چاندنی رات میں حضور اقدس کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کی ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی ؟ حضور نے فرمایا ۔ ہاں وہ عمر کی ہیں ۔ میں نے عرض کی حضرت ابو بکر کی نیکیوں کی کیا کیفیت ہے ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ حضرت عمر کی ساری نیکیاں حضرت ابو بکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں ۔

(۱۳۸)

رفیق قبر و حشر و غار ہیں یہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ رواہ الترمذی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ۔ تم میرے غار میں ساتھی ہو اور حوضِ کوثر پر بھی ساتھی ہو ۔ ترمذی

(۱۳۹)

اگر میرے بعد نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر نبی ہوتے

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَّکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو جناب عمرؓ بن خطاب ہوتے ترمذی

marfat.com

(۱۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مرضی الٰہی کی ترجمان ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔ (ترمذی)

(۱۴۱)

میرے رفیقِ جنت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَّفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رواہ الترمذی۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی یعنی جنّت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی)

(۱۴۲)

ایک نبی ایک صدّیق اور دو شہید

عَنْ اَنَسٍ قَالَ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجِفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ

marfat.com

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اُحد پہاڑ پر جلوہ فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم بھی تھے تو پہاڑ لرزنے لگا۔ حضورؐ نے پہاڑ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا ٹھہر جا۔ اے اُحد — اس وقت تجھ پر ایک نبی ایک صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں۔

(۱۴۳)

حضرت علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور وہ ہر مومن کے ولی (مددگار) ہیں۔ (مشکوٰۃ صـ۵۶۵)

(۱۴۴)

مؤمن اور منافق کی پہچان؟ حُبِّ علیؓ و بُغضِ علیؓ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُّنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت علیؓ سے منافق محبت نہیں کرتا اور مومن حضرت علیؓ سے بغض نہیں رکھتا

marfat.com

(۱۴۵)

جس نے حضرت علیؓ کو بُرا کہا اس نے حضور کو بُرا کہا

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ (رواہ احمد)

حضرت اِم سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نے حضرت علیؓ کو بُرا کہا اس نے مجھے کہا۔ (احمد، مشکوٰۃ صـ ۵۶۵)

(۱۴۶)

جس کا میں مددگار ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مددگار ہیں

وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَّوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا میں مددگار ہوں علی بھی اس کے مددگار ہیں (احمد و ترمذی)

(۱۴۷)

الٰہی جو حسنینؓ سے محبّت کرے تو بھی ان سے محبّت کر

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا بِنْتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا (رواہ الترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ حسنؓ و حسینؓ میرے اور میری صاحبزادی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی میں ان سے محبّت کرتا ہوں۔ (الٰہی) تو ان دونوں کو اور جو ان دونوں سے محبّت کرے۔ ان سے محبّت فرما۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۰)

marfat.com

(۱۴۸)

جوانانِ جنّت کے سیّد حسین رضی اللہ عنہ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسنؓ و حسینؓ جنتی جوانوں کے سردار ہیں (ترمذی)

(۱۴۹)

امام حسنؓ و حسینؓ میرے دو پھول ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانِیَّ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ الترمذی

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسن و حسین میرے دو پھول ہیں جنّت میں۔ (ترمذی)

(۱۵۰)

جس نے حسینؓ سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی

وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاہُ الترمذی

حضرت یعلے ابن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ

marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبّت کرے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔

(۱۵۱)

حضور علیہ السّلام نے جناب فاطمہؓ سے فرمایا۔ عائشہؓ سے میں محبّت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبّت کرو

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَآ اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ ھٰذِہٖ متفق علیہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السّلام نے فرمایا۔ اے میری بیٹی (فاطمہؓ) جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ تم ان سے محبّت نہیں کرتیں؟ حضرت فاطمہؓ نے عرض کی۔ کرتی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ تو اِن سے (عائشہؓ سے) محبت کرو۔ (مسلم و بخاری)

(۱۵۲)

حضرتِ عائشہؓ کے بارے میں مجھے دُکھ نہ پہنچاؤ

عَنْ عَآئِشَۃَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَآئِشَۃَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَۃٍ اِلَّا عَآئِشَۃَ (بخاری و مسلم)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے عائشہؓ کے معاملے میں دُکھ نہ دو۔ کیونکہ سوائے عائشہ رضؓ کے کوئی بیوی ایسی نہیں ہے۔ جن کے بِستر میں میں جلوہ فرما ہوں اور وحی آئے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳)

marfat.com

(۱۵۳)

اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جبرئیل امین سلام کہتے ہیں

وَعَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاعَآئِشُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَتْ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ حضرت جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ اُن پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ اور حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا۔ حضور وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی۔

(بخاری و مسلم)

(۱۵۴)

جبرئیل امینؑ نے فرمایا یہ آپ کی زوجہ ہیں دنیا و آخرت میں

وَعَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِھَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ تِرْمِذِیْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ ان کی تصویر (جو کہ بدقدرت سے بنی ہوئی تھی) سبز ریشمی کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کی کہ یہ دنیا و آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ (ترمذی)

(۱۵۵)

مسائل شرعیہ کے بارے میں جب صحابہ کو کوئی مشکل پیش آتی تو حضرت عائشہؓ ہی اس کو حل فرماتی تھیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اشْتَکَلَ عَلَیْنَآ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَآئِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا (رواہ الترمذی)

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ اصحابِ رسولؐ کو احکامِ شریعت کے بارے میں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے۔

(۱۵۶)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنّتی عورتوں کی سردار ہیں،

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَّمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَ یُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے

marfat.com

فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ جو اس رات کے سوا کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اس فرشتہ نے اپنے رب سے یہ اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ (حضرت) فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

۲

اِسلام کے ارکانِ خمسہ

توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

اور اس سلسلہ کی چند اہم

ضروری ہدایات

marfat.com

(۱۵۷)

اِسلام کے ارکانِ خمسہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے ۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا ۴۔ حج کرنا ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۱۵۸)

سب سے افضل عمل توحید و رسالت پر ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ

(بخاری شریف)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر

marfat.com

ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا وہ حج جس میں گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

(۱۵۹)

اسلام اور ایمان کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دفعۃً ایک شخص آیا۔ اس کے کپڑے نہایت سفید،

marfat.com

بال نہایت سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کی کوئی علامت تھی۔ نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے اتنا قریب آ بیٹھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوئے مبارک پر رکھ دیئے اور عرض کی۔ اے محمدؐ مجھے بتائیے اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی معبود نہیں۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بلاشبہ اس کے پیغمبر ہیں۔ نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے۔ رمضان شریف کے روزے رکھے اور اگر طاقت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے۔ وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا۔ راوی کہتا ہے ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ یہ پہلے تو آپ سے دریافت کرتا ہے۔ پھر (خود ہی) آپ کی تصدیق بھی کر دیتا ہے۔ (گویا واقفکار ہے) پھر بولا اچھا اب ایمان کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا۔ خدا، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کو دل سے مانو اور اس بات پر یقین کرو کہ بُرا بھلا جو کچھ ہے وہ سب نوشتۂ تقدیر کے موافق ہے۔ اس نے کہا آپ نے صحیح کہا۔ اب یہ بتائیے احسان کیا چیز ہے؟ اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ تم اگر اس کو نہیں دیکھتے وہ تو تمہیں دیکھتا ہے (بخاری)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا فَجَآءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ

marfat.com

لِلّٰهِ وَتَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذَالِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ فَقَدْ اٰمَنْتَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَرَهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (احمد)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ (اچانک) جبرئیل علیہ السلام آگئے اور اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانو مبارک پر رکھ کر سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے اسلام کی حقیقت بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور یہ گواہی دے کہ معبود کوئی نہیں۔ مگر وہی صرف ایک اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں،

اس نے عرض کیا۔ اچھا جب میں یہ گواہی دے دوں گا تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا۔ بیشک جب تو یہ عہد کرے گا تو یقیناً مسلمان ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کی حقیقت بتایئے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالےٰ، قیامت، فرشتے، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے سب نبیوں کو مانے اور موت پھر موت کے بعد جی اُٹھنے، جنّت اور دوزخ، حساب و کتاب

marfat.com

اور اعمال کی ترازو کا یقین کرے اور اس کا یقین کرے کہ اچھی اور بُری بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس نے کہا جب میں ان باتوں کو مان لوں گا تو کیا میں مومن بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب تو یہ باتیں مان لے گا تو مومن ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تو تجھے دیکھتا ہے۔ (احمد)

(۱۶۱)

تقدیر کے مسئلہ پر بحث نہیں کرنی چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے) قضاء و قدر کے مسئلہ میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہم کو بحث کرتے دیکھا) تو آپ بہت غضبناک ہوئے۔ یہاں تک کہ چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا اور اس قدر سُرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے رُخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے کہ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام

marfat.com

لایا ہوں (کہ تم قضاء وقدر جیسے اہم اور نازک مسائل میں بحث کرو۔) خبردار تم میں سے پہلی امتیں اس وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انھوں نے اس مسئلہ میں حجّت وبحث کو اپنا طریقہ بنا لیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں۔ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت وبحث نہ کیا کرو۔

(ترمذی)

(۱۶۲)

اِسلام قبول کرنے کے بعد جان ومال عزّت وآبرو محفوظ ہو جاتی ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جبتک کہ وہ لا اِلٰہ الّا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ پس جو شخص لا الٰہ اِلّا اللہ کا قائل ہو گیا۔ (یعنی اس نے دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کر لیا) تو اس نے اپنے مال وجان کو محفوظ کر لیا، سوائے اس کے حق کے، اور اس کا حساب اللہ کے سُپرد ہے۔

(بخاری ومسلم)

marfat.com

(۱۶۳)

پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز ادا کرنا اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کونسا عمل اللہ تعالےٰ کو بہت پسند ہے۔ فرمایا نماز جو وقت پر ادا کی جائے ہو۔ ابن مسعود نے عرض کی اس کے بعد فرمایا والدین کی اطاعت۔ ابنِ مسعود نے عرض کی اس کے بعد۔ فرمایا جہادِ فی سبیل اللہ (بخاری)

(۱۶۴)

پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نور و برہان اور ذریعۂ نجات ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّ بُرْھَانًا وَّ نِجَاۃً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَّہٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْھَانًا وَّلَا نَجَاۃً وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ (احمد و دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے نماز

marfat.com

کے متعلق فرمایا۔ جس نے نماز کی حفاظت کی (پابندی وقت کے ساتھ ادا کی)۔ اس کے لیے نماز نُور ہوگی اور مومن ہونے کی دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی قیامت کے دن اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نُور ہوگی اور نہ دلیل اور نہ نجات کا ذریعہ اور بے نمازی قیامت کے دن قارون و فرعون اور امیہ بن خلف (ایسے کفار) کے ساتھ اٹھایا جائیگا۔ (احمد)

(۱۶۵)

جنتیوں کے کام نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ

عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَئَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے سنّت میں داخل کرے اور دوزخ سے دُور کردے۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن یہ اس شخص کیلئے آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالےٰ آسان کردے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے اور نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

marfat.com

(۱۶۶)

نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰٓی اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ (رواہ مسلم)

حضرت جریر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر ان باتوں پر بیعت کی ۱۔ نماز کی پابندی ۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ۳۔ اور ہر مسلمان سے خیر خواہی (مسلم)

(۱۶۷)

نماز کی رُوحانی کیفیت کا ایک منظر

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا۔ احسان کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ جب تم عبادت کرو تو تم کو یہ معلوم ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تم کو بہرحال دیکھ رہا ہے (بخاری)

marfat.com

(۱۶۸)

وقت پر نماز پڑھنے کو اُمورِ خیر میں بہت اہمیت اور فوقیت حاصل ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(بخاری کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کونسا۔ فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ عرض کیا پھر کونسا فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔

(۱۶۹)

نماز نُور و برہان ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّ بُرْهَانًا وَّ نَجَاةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَکُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ

marfat.com

وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لیے نور، برہان اور باعثِ نجات ہوگی قیامت کے دن۔ اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات (اور بے نمازی) قیامت کے دن۔ قارون، فرعون، ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(دارمی)

(۱۷۰)

صحیح طریقہ سے وضو کرنیوالا اور نمازِ پنجگانہ ادا کرنیوالا مغفور ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ (رواہ احمد)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالےٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر نمازیں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالےٰ نے اپنے (ذمۂ کرم) کا یہ عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہیں کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے (ابو داؤد)

marfat.com

(۱۷۱)

نماز کی پابندی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا (مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ ص۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے گھر کے سامنے کوئی صاف شفاف نہر جاری ہو اور وہ اس میں پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے؟ سب نے عرض کی نہیں رہے گا۔ فرمایا تو یہی مثال پانچوں وقت کی نمازوں کی ہے کہ ان سے اللہ تعالےٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(۱۷۲)

باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَیْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز ادا کرنے کا ثواب بازار اور گھر میں نماز

marfat.com

ادا کرنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے (مسلم)

(۱۷۳)

جماعت میں شمولیت کے لیے سکون و وقار کا دامن نہ چھوڑا جائے

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا (مسلم باب ایتان الصلوٰۃ بوقار) ص۲۲ ج ۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (شمولیت) کے لیے دوڑو نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ جماعت سے ملو جتنی رکعت امام کے ساتھ مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انھیں پوری کر لو (مسلم)

(۱۷۴)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا (مشکوٰۃ صفحہ ۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز کی اقامت سُنو (نماز میں ملنے کے لیے) سکون، وقار اور اطمینان کو اختیار کرو اور اس موقع پر دوڑو نہیں۔

marfat.com

(۱۷۵)

سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ اَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا

(مشکوٰۃ باب الرکوع ص۸۳)

حضرت نعمان بن مُرّہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ نماز کی چوری کیا ہے۔ فرمایا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا۔

(مستدرک ج ۱ ص۲۳۶)

(۱۷۶)

ایسی نماز تو منافق کی سی نماز ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اَصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَّا یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نماز تو منافق کی نماز ہے کہ آفتاب کو دیکھتا رہے (اور اس میں اتنی تاخیر کرے کہ جب وہ زرد ہونے لگے اور شیطان کی عبادت کا وقت آجائے تو اب اُٹھے اور (جلدی جلدی) چار چونچ مار لے کہ اللہ کا ذکر نہ کرے مگر بہت کم (مسلم)

marfat.com

(۱۷۷)

بحالتِ نماز آسمان کی طرف نظریں اُٹھانا منع ہے

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذَالِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَالِكَ اَوْ لَتُخْتَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ (بخاری ج صـ۱۰۴، مسلم، مشکوٰۃ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح)

حضرت قتادہؓ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ انھوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو بحالتِ نماز اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بات کو سختی کے ساتھ بیان فرمایا۔ یہاں تک فرمایا کہ اس فعل سے باز آجاؤ۔ ورنہ ان کی قوتِ بصارت اُچک لی جائے گی۔ (بخاری باب رفع البصر الی السماء)

(۱۷۸)

امام نماز کو اتنا طول نہ دے کہ کمزور و ضعیف مقتدیوں پر بار ہو

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

marfat.com

وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَذَاالْحَاجَۃِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی قرأت کو طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے (مسلم)

(۱۷۹)

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے

عَنْ اَبِیْ جُہَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیَ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ ، لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُوالنَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْشَہْرًا ، اَوْ سَنَۃً ، رَوَاہُ الْجَمَاعَۃُ

حضرت ابوجہیم رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی حدیث کہتے ہیں مجھے یاد نہیں۔ حضورؐ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس ارشاد فرمائے (مسلم)

marfat.com

(۱۸۰)

فرائض کی ادائیگی میں اپنی طرف سے شدت پیدا کرنا جائز نہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حج کے سفر میں آپؐ نے ایک بڈھے کو دیکھا جو خود چل نہیں سکتا تھا۔ اس کے بیٹے اس کو دونوں طرف سے پکڑ کر چلا رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس نے پیدل حج کی نذر مانی ہے۔ فرمایا خدا کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنی جان کو اس طرح عذاب میں ڈالے اس کو سوار کرادو۔ (ابوداؤد و ترمذی، کتاب الایمان والنذور)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْدَهٗ بِيَدِهٖ (بخاری باب النذر فیما یملک وفی معصیۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج میں دیکھا کہ ایک شخص اپنی ناک میں نکیل ڈالے ہوئے ہے اور دوسرا اس کو جانور کی طرح اس کی نکیل پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ آپ نے جا کر نکیل کاٹ دی اور فرمایا کہ اگر ضرورت ہو تو ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کراؤ۔ (بخاری)

marfat.com

(۱۸۱)

نفلی عبادت کی ادائیگی میں بھی اعتدال و توازن کا خیال رکھا جائے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِّزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَحُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ

(بخاری باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ) ص ۱۵۴ ج ۱

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا۔ ایک کھمبے میں ایک رسی لٹک رہی ہے۔ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا۔ یہ زینب نے باندھی ہے۔ رات کو نماز میں جب وہ کھڑی کھڑی تھک جاتی ہیں تو اسی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا۔ یہ رسی کھول دو۔ لوگو! تم اسی وقت تک (نفلی) نماز پڑھو جب تک تم میں نشاط باقی رہے۔ جب کوئی تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (بخاری)

(۱۸۲)

بلا عذرِ شرعی جمعہ چھوڑنے والے اصلاح کی توفیق سے محروم ہو جائینگے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ - " لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (رواہ مسلم)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ وابنِ عمر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے۔ ہم نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برسرِ منبر یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ (بلا عذر شرعی) جمعہ چھوڑنے والے اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں پر مُہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔ (یعنی خیر کی توفیق سے محروم کر دیئے جائیں گے)

(۱۸۳)

روزہ رکھنے والوں کا جنّت میں رَیّان دروازہ سے داخلہ ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُّسَمّٰى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنّت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازہ کا نام رَیّان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار (جنّت) میں داخل ہونگے (مسلم)

(۱۸۴)

ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے روزہ رکھنے والے کے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا

marfat.com

غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ـــ متفق علیہ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان و اخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ماہِ رمضان کی راتوں میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے عبادت کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری و مسلم)

(۱۸۵)

لیلۃ القدر میں عبادت اور ذکرِ الٰہی موجبِ رحمت و برکت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّقُمْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور طلبِ ثواب کے لیے قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۱۸۶)

مالک نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ

marfat.com

اَلْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی صورت میں بنا دیا جائے گا۔ جس کی آنکھوں پر دو کالے نشان ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیری دولت ہوں ۔ (کتاب الزکوٰۃ)

(۱۸۷)

مسلمان حاکم نے زکوٰۃ وصول کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَآ اَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ اِلٰى رَسُوْلِكَ ، فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَآ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ فَقَالَ " نَعَمْ اِذَآ اَدَّيْتَهَآ اِلٰى رَسُوْلِىْ ، فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَآ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ فَلَكَ اَجْرُهَا وَاِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا (مُخْتَصَرٌ لِّاَحْمَدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے ۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اگر میں آپ کے زکوٰۃ وصول کرنیوالے کو زکوٰۃ دیدوں تو میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ؟ فرمایا اگر تم نے میرے تحصیلدار کو زکاۃ دیدی تو اللہ و رسول کے ہاں بَری ہو جاؤ گے (اور اس کا اَجر تمہیں ملے گا جو

marfat.com

حاکم اس میں ردّ و بدل کرے گا (یعنی شریعت کی متعین حدود سے تجاوز کرے گا)، تو اس کا گناہ حاکم پر ہوگا۔

(۱۸۸)

صدقۂ فطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَرَ بِهَآ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ٹھہرایا صدقہ فطر کو غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے ہر مسلمان پر، ایک صاع جَو یا کھجور اور حکم فرمایا کہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۸۹)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قُمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا

marfat.com

کہ تم لوگ اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو ہر مسلمان پر مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع کھجور یا جَو یا نِصف صاع گیہوں (ابوداؤد، نسائی)

(۱۹۰)

حجِ فرض کی ادائیگی میں جلدی کی جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَجَّلُوْا اِلَی الْحَجِّ - یَعْنِیْ الْفَرِیْضَۃَ - فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَا یَعْرِضُ لَہٗ" رَوَاہُ اَحْمَدُ

حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ فرضِ حج ادا کرنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ اسے کیا پیش آجائے۔ (احمد)

(۱۹۱)

حج و عمرہ گناہوں کو صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّہُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّہَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃَ (ترمذی باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ) ص ۱۶۷ ج ۱

marfat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ حج اور عمرہ فقر اور گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کر دیتی ہے اور نہیں ہے حج مبرور کا ثواب مگر جنّت (ترمذی)

(۱۹۲)

حجرِ اسود، قیامت کے دن اپنے چومنے والوں کو پہچانے گا اور انکی شفاعت کریگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ ھٰذَا الْحَجَرُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصُرُ بِھِمَا وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ بِہٖ یَشْھَدُ لِمَنْ اِسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ (رواہ احمد وابنِ ماجہ ترمذی (نیل ص ۹۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم حجرِ اسود کو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس طرح اٹھائیگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جن مسلمانوں نے اس کو چوما ہوگا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

(۱۹۳)

عیدِ اضحیٰ کی قربانی واجب ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ

marfat.com

سُنَّةُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ (رواہ احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ! کیا اِس سے ہم کو ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کیا اور اون یارسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ اُون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

(احمد، ابن ماجہ)

(۱۹۴)

نبی علیہ السلام نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی دی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ (رواہُ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا۔ آپ نے (ہر سال) قربانی کی۔ (ترمذی)

marfat.com

(۱۹۵)

قُربانی کے جانور کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ الْاَرْضَ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا (رواہ الترمذی)

(ابنِ ماجہ و ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قُربانی کے ایام میں ابنِ آدم کا کوئی عمل خدا تعالےٰ کے نزدیک خُون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھُروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے سے قبل بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پالیتا ہے۔ اس لیے قُربانی خوشدلی سے کرو۔

(ابنِ ماجہ و ترمذی)

(۱۹۶)

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک نصاب ہونے کے باوجود جو قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

marfat.com

مَنْ وَّجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَۃَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

(۱۹۷)

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو خدا کے ہاں قربانی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَآ اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ نَحِیْرَۃٍ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ رَوَاہُ الدَّارَ القطنی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عید الاضحےٰ کے دن (کسی بھی نیک کام) میں روپیہ پیسہ خرچ کرنا، قربانی کرنے سے افضل نہیں ہے۔ (دار قطنی)

marfat.com

۴

اعمال کے ثواب کا دارومدار خلوصِ
نیت پر ہے۔ مؤمن کامل کی علامات اور
ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد
اعمالِ خیر ہی کام آئینگے

محمد

یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم

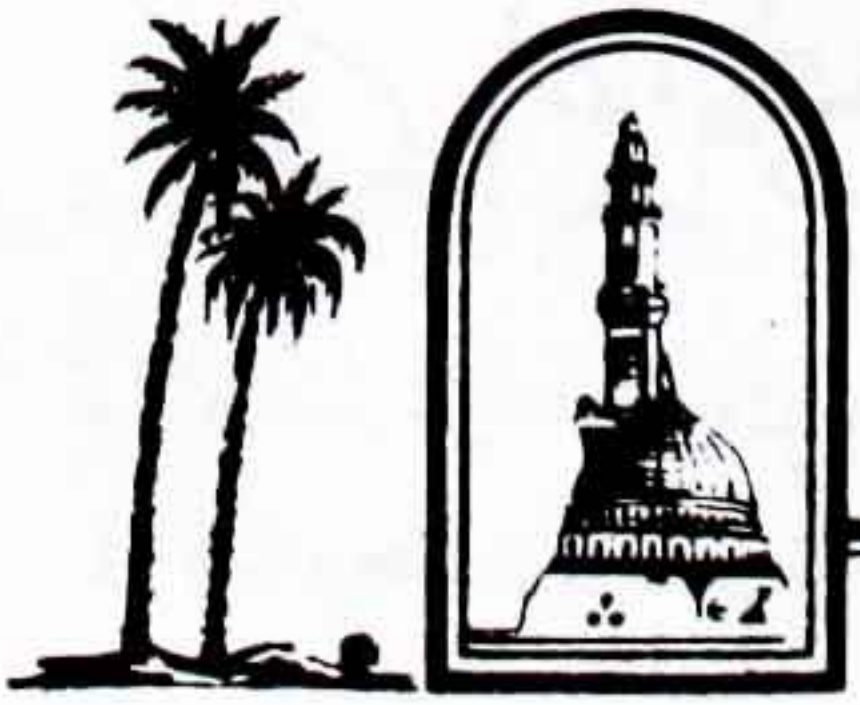

marfat.com

(۱۹۸)

اعمال کا ثواب خلوصِ نیت پر موقوف ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرَاءٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِامْرَءَۃٍ یَّتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق اَجر ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کی طرف ہوتی ہے اور جس نے کسی دنیاوی غرض کے لیے کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کی طرف ہی ہجرت قرار پائے گی۔ (بخاری ومسلم)

(۱۹۹)

اللہ کے ہاں شکل وصورت اور مال ودولت کی نہیں بلکہ خلوص کی قدر ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ

(رواہ مسلم)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔" (صحیح مسلم)

(۲۰۰)

نیک کام کی ترغیب دینے والے کو اس نیکی پر عمل کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابنِ مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نیک کام کی ترغیب دے گا تو اس کو اس نیک کام پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مسلم)

(۲۰۱)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدایت کی طرف جو بلاتا ہے اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس ہدایت کا اتباع کرتے ہیں۔ ثواب میں کسی کے کمی نہیں ہوتی اور جو شخص

marfat.com

گمراہی کی طرف بُلاتا ہے تو وہ اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کے برابر گنہگار ہوتا ہے۔ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوتی (مسلم)

(۲۰۲)

دکھاوے کی نیکیاں شرکِ اصغر کے دائرہ میں داخل ہیں

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَآئِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ (رواہ احمد)

شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے۔ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ خیرات کیا اس نے شرک کیا۔ بیشک ریا شرک ہے

(۲۰۳)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَیْرٌ مِّنْ نِیَّتِہٖ وَکُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی نِیَّتِہٖ فَاِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِیْ قَلْبِہٖ نُوْرٌ (رواہ فی الحلیۃ)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے زیادہ

marfat.com

خُوشنما نظر آتا ہے اور ہر شخص کا عمل اس کی نیت کے تابع رہتا ہے۔ جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے قلب میں ایک نُور چمکتا ہے (مُنافق کی نیت چونکہ اچھی نہیں ہوتی اس لیے اس کا عمل بے نُور ہوتا ہے)۔ (حلیہ)

(۲۰۴)

زیادہ ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف قصدِ سفر کیا جائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی ۱۔ مسجدِ حرام کعبہ ۲۔ مسجدِ رسول اور ۳۔ مسجدِ اقصٰے

(یعنی مذکورہ بالا تینوں مسجدوں کے علاوہ دُنیا کی کسی مسجد کی طرف اس عقیدہ کے ساتھ سفر کرنا کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا ممنوع ہے)

(۲۰۵)

صرف دل میں پیدا ہونیوالے خلافِ شرع کاموں پر مواخذہ نہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَکَلَّمْ (رواہ البخاری والمسلم)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے میری اُمت سے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور بُرے خیالات کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک اُن پر عمل نہ ہو اور زبان سے نہ کہا جائے۔

(بخاری و مسلم)

(۲۰۶)

آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کی حقیقت

عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ (رواہ مسلم)

حضرت مستورد بن شدّاد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم)

(۲۰۷)

کسی مُسلمان کو بلاوجہ شرعی کافر یا فاسق کہنا جائز نہیں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ

(بخاری باب ماینھی عن السباب واللعن) صـ۸۹۳ ج ۲

marfat.com

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو فاسق و کافر نہ کہے۔ کیونکہ اگر وہ فاسق و کافر نہ ہوگا تو یہ تہمت خود تہمت لگانے والے پر لوٹ آئے گی۔

(۲۰۸)

زمانہ کو بُرا بھلا کہنا ممنوع ہے

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ (بخاری باب لاتسبوالدھر) ص۹۱۳ ج ۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو بُرا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں خود زمانہ ہوں اور رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

(۲۰۹)

مرتکبِ کبیرہ کافر نہیں ہوتا اور فریضہ جہاد قیامت تک جاری رہیگا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَآئِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَ الْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ (رواہ ابوداؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین

marfat.com

باتیں اسلام میں داخل ہیں ۱۔ جو لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرلے اس سے جنگ ختم کر دینا۔ اب کسی گناہ کی وجہ سے اس کو کافر مت کہو اور نہ کسی عمل کی وجہ سے اس پر اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ لگاؤ ۲۔ جب سے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جہاد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ اس اُمّت کے آخر میں ایک شخص آکر دجال سے جنگ کرے گا۔ کسی منصف بادشاہ کے انصاف یا کسی ظالم کے ظُلم کا بہانہ لے کر جہاد ختم نہیں کیا جا سکتا ۳۔ اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر ایمان لانا (ابو داؤد)

(۲۱۰)

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ (احمد، بخاری و مسلم وغیرہما)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان دار آدمی ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا

(احمد، بخاری و مسلم وغیرہما)

(۲۱۱)

خُدا کی قسم مجھے اپنی امت کے شرکِ جلی میں مُبتلا ہونے کا خوف نہیں ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا

marfat.com

بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا

(بخاری جز ۲۷ صـ ۹۷)

حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جس میں یہ ہے) کہ رسولِ کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس وقت حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے تم پر یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرکِ (جلی) میں مُبتلا ہو جاؤ گے۔ خوف ہے تو اس کا کہ تم دنیاوی ساز و سامان کی طرف رغبت کرو گے۔ (بخاری)

(۲۱۲)

ریاکاری شرکِ خفی ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَآءُ (رواہ احمد)

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب یاد رکھو۔ مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ ڈر ہے تو شرکِ اصغر کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! شرکِ اصغر کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ ریا اور نمائش

(مسندِ امام احمد)

(۲۱۳)

شرکِ خفی کی تعریف

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

يَقُوْلُ اَخْوَفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَا تَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰكِنْ يُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت شداد کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ مجھے اپنی امت کے متعلق شرکِ خفی اور شہوتِ خفی کا خوف ہے۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ کیا آپ کے بعد آپ کی امت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سُن لو نہ تو وہ آفتاب و ماہتاب کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بُت کی لیکن اپنے اعمال میں ریاکاری کا شکار ہو جائے گی (یہ شرکِ خفی ہے) اور شہوتِ خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح کے وقت روزہ دار ہو۔ پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آجائے جو اس کی مرغوب خاطر ہو اور صرف اتنی سی بات پر اپنا روزہ توڑ ڈالے (احمد، شعب الایمان)

(۲۱۴)

جہادِ فی سبیل اللہ کے برکات و حسنات

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَ اُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ

marfat.com

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (رواہ مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوگیا اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ ابوسعید کو یہ خوشخبری بہت امید افزا معلوم ہوئی۔ انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ مکرّر فرمائیے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے اللہ بندوں کے لیے جنّت میں سو درجے بلند کرتا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان۔ انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ بات کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا (مسلم)

(۲۱۵)

کلمۂ حق کی بلندی کیلیے جو کوشش کی جائے وہی جہاد ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(بخاری باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ) صـ۳۹۴

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص مالِ غنیمت کے لیے، ایک شخص شہرت کے لیے اور ایک شخص اظہارِ شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ تو ان میں سے کس کا جہاد خدا کی راہ میں ہے۔ فرمایا اس شخص کا جو اس لیے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو"۔ (بخاری)

marfat.com

(۲۱۶)

بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِہَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَآئِرٍ

(ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ (ترمذی)

(۲۱۷)

حیاء اور ایمان ہمیشہ ساتھ ہی رہتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَآءَ وَالْاِیْمَانَ قُرِنَا جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

(۲۱۸)

حیاء میں خیر ہی خیر ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَآءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ (رواہ البخاری و مسلم)

marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حیاء صرف خیر ہی کو لاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۱۹)

نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود اللہ سے ڈرنا ہی چاہیئے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ ؟ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ مجید کی آیت " وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ " کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا۔ اے میرے صدّیق کی بیٹی ! نہیں، بلکہ اللہ کے وہ بندے ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں اُن کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں، یہی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگانِ خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کرونگا)

(بخاری و مسلم)

marfat.com

(۲۲۰)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص پہ اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے

(۲۲۱)

قیامت کے دن میزانِ عمل میں سب سے بھاری چیز خلق حسن ہوگا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مومن کی میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی چیز اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۲۲۲)

مومنِ کامل کی علامات اور ایمان کے تقاضے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ

marfat.com

فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ (رواہ احمد)

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرّت ہو اور بُرے کام سے رنج، تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

(۲۲۳)

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (رواہ مسلم)

حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اُس نے چکھا، اور اُس کی لذّت اُسے ملی جس نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنا رسول مان لیا۔ (مسلم)

(۲۲۴)

اللہ کے لیے محبّت اور اللہ ہی کیلیے عداوت

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبّت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے منع کیا (نہیں دیا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کرلی۔ (ابوداؤد)

marfat.com

(۲۲۵)

سچّے مُسلمان کی پہچان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرتِ انس رضؓ سے روایت ہے کہ ایمان کی لذّت اسی کو نصیب ہو گی جس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اللہ و رسول کی محبت اُس کو تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اُس کو محبت ہو صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

(بخاری و مُسلم)

(۲۲۶)

جسے یہ چار چیزیں میسّر آگئیں اُسے دُنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہو گئی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِیَھُنَّ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، قَلْبٌ شَاکِرٌ وَّ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَّزَوْجَۃٌ لَّا تَبْغِیْہِ خَوْفًا فِیْ نَفْسِھَا وَلَا مَالِہٖ (بیہقی)

marfat.com

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دُنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگئی۔ ۱۔ شکر کرنے والا دل ۲۔ اللہ کو یاد کرنے والی زبان ۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہیں کرتی۔

(مشکوٰۃ باب العشرہ صـ۲۸۱)

(۲۲۷)

قیامت کے دن پانچ باتوں کے متعلق سوال ہوگا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا (قیامت کے دن) آدم کے بیٹے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹینگے۔ جب تک پانچ اُمور کے متعلق جواب طلب نہ کر لیا جائے۔ اول عمر کے متعلق کہ کیسے گزاری دوم جوانی کے بارے میں کہ کن کاموں میں صرف کی۔ سوم مال کے متعلق کہ کیسے کمایا۔ چہارم کہاں خرچ کیا۔ پنجم علم کے بارے میں کہ اسے حاصل کر کے اس پر کتنا عمل کیا۔

(۲۲۸)

مؤمنِ کامل کے چند اہم اوصاف

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

marfat.com

يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَّ قَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَّ اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ (ترمذی ابواب الزہد) صـ۵۶ ج ۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات (نصیحت کی باتیں) لے کر ان پر عمل کرے یا ان کو سکھائے جو اُن نصیحتوں پر عمل کرے۔ حضرت ابوہریرہ نے عرض کی میں حاضر ہوں یارسول اللہ تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر پانچ باتیں گِن کر فرمادیں۔ گناہوں سے پرہیز کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اور جو اللہ نے تمہارے لئے مقدر فرمادیا ہے اس پر راضی رہو تو سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو تو مومن بنو گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے اور زیادہ ہنسا نہ کرو کہ زیادہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے (ترمذی ابواب الزہد)

(۲۲۹)

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَلَمْ يَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (مشکوٰۃ شریف کتاب الادب)

marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔ جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔ ۲۔ اچھی باتوں کا حکم نہ دے ۳۔ اور بُری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔

(۲۳۰)

تم چھ باتوں کی ذمہ داری قبول کرو میں تمہارے لیے جنّت کی ذمہ داری لیتا ہوں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِیْ سِتَّةً مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنُ لَکُمُ الْجَنَّةَ۔ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الادب)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ نبی محترم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میرے سامنے چھ باتوں کا ذمہ لے لو اور میں تمہارے لیے جنّت کا ذمہ لیتا ہوں۔ ۱۔ جب بولو تو سچ بولو ۲۔ جب وعدہ کرلو تو اسے پورا کرو ۳۔ جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اسے ادا کرو ۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ۵۔ نگاہیں نیچی رکھو اور ۶۔ اپنے ہاتھوں کو (گناہوں سے) روکو۔

صلّی اللہ علیہ وسلّم

marfat.com

(۲۳۱)

اپنے مُسلمان بھائی کو خوش کرنے کیلئے مُسکرا دینا بھی کارِ ثواب ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَۃٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَّبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَۃٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَۃٌ (ترمذی باب ما جاء فی صناع المعروف) ص۱۷ ج۲

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرا دینا (تاکہ اس کا دل خوش ہو جائے) صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ بھُولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے اور اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، ہڈی یا کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈھیل دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

(۲۳۲)

اچھّا طریقہ عُمدہ اندازِ گفتگو توازن و اعتدال نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جُزء ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْھَدْیَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ

marfat.com

مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

(ابوداؤد باب الرقار) صـ۳۰۳ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک طور طریق، نیک انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

(۲۳۳)

دین دار، متقی و پرہیزگار مسلمان کا جنابِ الٰہی میں مرتبہ و مقام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت سے پریشان غبار آلود لوگ جنہیں دروازوں پر دھکے ملتے ہیں (مگر اللہ کے ہاں، ان کے تقویٰ اور دین داری کی وجہ سے مرتبہ یہ ہے) کہ اگر وہ کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالےٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

(مسلم)

(۲۳۴)

مومن ہر حال میں ذاکر و شاکر رہتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِّلْمُؤْمِنِ اِنَّ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ

marfat.com

مُصِيْبَتُهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا حال بھی قابلِ تعجب ہے۔ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پیش آجاتی ہے تو بھی اللہ تعالےٰ کی تعریف کرتا اور اس پر صبر کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مومن کو ہر حال میں ثواب ملتا ہے۔ حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے مُنہ میں ڈالتا ہے (بیہقی)

(۲۳۵)

حسنِ اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ فضول کاموں سے اجتناب کرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ فضول کاموں کو ترک کر دے (ابن ماجہ و ترمذی)

(۲۳۶)

تم دنیا میں مُسلمانوں کی پَردہ داری کرو، قیامت کے دن اللہ تمہاری پردہ داری فرمائیگا

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ

marfat.com

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۲۳۷)

وہ مُسلمان اللہ تعالےٰ کو بہت محبوب ہے جو مخلوقِ خدا پر رحم کرے

عَنْ اَنَسٍ وَّ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ساری مخلوق اللہ تعالےٰ کے کنبہ (کی طرح) ہے تو وہ بندہ اللہ تعالےٰ کو بہت محبوب ہے جو اس کے کنبہ (مخلوقِ خدا کے ساتھ) نیک برتاؤ کرے۔

(۲۳۸)

تم اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحمت کریگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر بڑی رحمت کرنے والا خدا رحم کرے گا۔ زمین پر بسنے والی مخلوقِ خدا پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحمت کرے گا۔ (ابی داؤد، ترمذی)

(۲۳۹)

سخی اللہ کے اور جنت کے قریب ہے اور بخیل ان برکتوں سے محروم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سخی اللہ سے اور اللہ کے بندوں سے اور جنت سے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے اور بخیل (اپنی کنجوسی کی وجہ سے) اللہ تعالےٰ اور اس کے بندوں اور جنت سے دُور اور دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالےٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے (ترمذی)

marfat.com

(۲۴۰)

حُسنِ خلق کے ذریعہ صائم النہار و قائم اللّیل کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَآئِمِ اللَّيْلِ وَصَآئِمِ النَّهَارِ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ اچھے اخلاق والا مسلمان اپنے حُسنِ خلق کے ذریعے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفل پڑھتے ہوں اور دن کو روزہ رکھتے ہوں ۔ (ابوداؤد)

(۲۴۱)

مُسلمانوں کا دوسرے مُسلمانوں سے تعلق ایک مضبوط عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیئے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایمان والوں کا تعلق دوسرے ایمان والوں سے ایک مضبوط عمارت کے اجزاء کا سا ہونا چاہیئے کہ جو باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔

(بخاری شریف)

marfat.com

(۲۴۲)

مُسلمانوں مین باہم کیسا کچھ پیار و محبّت ہونا چاہیئے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبّت کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے مین جسدِ واحد کی طرح ہونا چاہیئے جب جسم کے کسی ایک حصّہ کو تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی اعضا بھی بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(بخاری)

(۲۴۳)

جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کیلیے پسند کرو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ہستی مقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کوئی شخص مومنِ کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے

marfat.com

چاہتا ہو (بخاری و مسلم)

(۲۴۴)

تم اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ (رواہ البخاری و مُسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگانِ خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا)

(بخاری و مسلم)

(۲۴۵)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے

marfat.com

(۲۴۶)

مؤمنِ کامل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مُسلمان کو ایذا نہ پہنچے ،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے" مسلم وہ ہے ۔جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے ۔جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف وخطر نہ ہو " (ترمذی)

(۲۴۷)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔" تم میں سے کوئی مومنِ کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے ۔ (بخاری ومسلم)

(۲۴۸)

مخلوقِ خدا کے ساتھ ترحم کا معاملہ کرنیوالوں پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کھانے والوں پر خداوند رحمٰن کی خاص رحمت ہوگی تم زمین والی مخلوق کے ساتھ رحم کا معاملہ کرو، آسمان والا تم پر رحمت فرمائے گا۔

(۲۴۹)

اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی رہنے والے کو رسول اللہ کی مبارکباد

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنَعَ (ترمذی ص۶۰ ج۲)

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبارک ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے اور وہ اس پر قانع بھی ہے (ترمذی)

(۲۵۰)

غنا تو دراصل نفس کے غنا کا نام ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے

marfat.com

فرمایا۔ غنا کثرتِ مال و دولت کا نام نہیں بلکہ غنا تو نفس کے غنا کا نام ہے۔
(بخاری و مسلم)

(۲۵۱)

ریاکاری اور جھوٹ سے پرہیز کرنیوالے کا مرتبہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسْطِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ بُری اور بیکار بات ہے۔ اس کا صحنِ جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ حق پر تھا۔ اس کے لیے وسطِ جنت میں مکان بنے گا اور جس نے اپنے اخلاق دُرست کر لیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ طبقہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (ترمذی)

(۲۵۲)

اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے والوں کا مرتبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

فرمایا۔ میری اُمّت میں سے ستّر ہزار بغیر حساب کے جنّت میں جائیں گے ۔ یہ وہ ہونگے جو خلافِ شرع کلمات پر مشتمل منتر نہیں کراتے اور شگونِ بد نہیں لیتے اور اپنے رَب پر توکّل کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۲۵۳)

اللہ تعالیٰ غیور ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کو غیرت آتی ہے اور بندۂ مومن کو بھی غیرت آتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی غیرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس کا بندہ اس چیز کا ارتکاب کرے جس کو اللہ تعالےٰ نے حرام کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۵۴)

ہر کام کو سکون و اطمینان سے انجام دینا چاہیئے کیونکہ جلد بازی میں شیطان کا دخل ہوتا ہے

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ (رواہ الترمذی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کاموں کو اطمینان سے انجام دینا، اللہ تعالےٰ کی طرف

marfat.com

سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

(۲۵۵)

حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو مدِ مقابل کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۵۶)

بندہ کا حسن و کمال عاجزی و انکساری اور تواضع میں ہے
تکبّر و غرور انسان کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَ هُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَّ مَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّ فِیْ نَفْسِهٖ كَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِّنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن

marfat.com

خطبہ میں برسرِ منبر فرمایا۔ لوگو! تواضع اختیار کرو بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے جس نے اللہ کے لئے تواضع وانکساری کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا۔ ایسا شخص اپنی نگاہ میں چھوٹا اور بندگانِ خُدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا۔ جو کوئی تکبّر وغرور کو اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیچا گرادے گا۔ پھر وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل وحقیر ہو جائے گا اور اپنے خیال میں بڑا ہوگا۔ حتیٰ کہ دوسروں کی نظروں میں کتّوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ذلیل وبے وقعت ہو جائے گا۔ (بیہقی)

(۲۵۷)

حقِ قرابت کی ادائیگی کا معیار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُہٗ وَصَلَھَا

(رواہ البخاری، مشکوٰۃ باب البر والصلہ) صـ۴۱۹

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرابت کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں ہے۔ جو احسان کے بدلہ میں احسان کرتا ہو بلکہ وہ ہے جو بدسلوکی پر سلوک کرتا ہو۔ (مشکوٰۃ باب البر والصلہ)

(۲۵۸)

رشتہ داروں کی زیادتیوں پر صبر کرنے والوں کا درجہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ رَجُلًا لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلَمُ عَنْھُمْ وَیَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَاِنْ کُنْتَ کَمَا

marfat.com

قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰى ذَالِكَ (مسلم باب صلۃ الرحم) ص ۳۱۵ ج ۲

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ ملتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں۔ میں بھلائی کرتا ہوں، وہ بدی کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ جہالت کرتے ہیں، میں تحمّل کو راہ دیتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا کہ اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو، تو تم اُن کے مُنہ میں گرم راکھ بھرتے ہو اور جب تک اس حالت پر قائم رہو گے، خدا کی طرف سے تمہاری مدد ہوتی رہے گی۔ (مسلم باب صلۃ الرحم)

(۲۵۹)

معاملات میں نرمی کو اِختیار کرنا خدا کو پسند ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کو روا رکھنے کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

(۲۶۰)

مُسلمان کو تواضع وانکساری ہی سے کام لینا چاہیئے

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ

marfat.com

اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰے نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع وانکساری اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابلہ میں فخر نہ کرے (سُنن ابی داؤد)

(۲۶۱)

قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے مگر وُہ جنہوں نے تقویٰ، دیانت اور سچائی کو اختیار کیا

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی اور سچائی کو اختیار کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

(۲۶۲)

اللہ تعالیٰ خُدا ترس دولت مند سے محبّت کرتا ہے

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ

marfat.com

يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (رواہ مسلم)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ اللہ تعالےٰ محبّت کرتا ہے اس بندے سے جو دولت منداور متقی ہونے کے باوجود نامعروف ہو (مسلم)

(۲۶۳)

امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاؑ و شہدا کیساتھ ہوگا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ

(رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچا اور امانت دار تاجر انبیاء و صدّیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(ترمذی، دارمی، دارقطنی)

(۲۶۴)

اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو بندے کا خلاقی فرض ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار بھی کرے

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ اَلَکَ مَالٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اَتَاکَ اللّٰہُ مَالًا فَلْیُرَ

marfat.com

اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ (رواہ احمد والنسائی)

حضرت ابوالاحوص اپنے والد (مالک بن فضلہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں (اللہ کا فضل ہے) آپ نے پوچھا کہ کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ اُونٹ بھی، گائے بیل بھی، بھیڑ بکریاں بھی، گھوڑے بھی، غلام باندیاں بھی۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیئے۔
(مسندِ احمد، سُننِ نسائی)

(۲۶۵)

نیک مقصد کے لیے بطریقِ حلال دولت حاصل کرنے والے کی فضیلت اور فخر و تکبّر کی نیّت سے دُنیا حاصل کرنے کی مذمّت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُّكَاثِرًا مُّفَاخِرًا مُّرَآئِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ابونعیم فی الحلیہ)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے دنیا کی دولت طلب کی بطریقِ حلال اس غرض سے کہ دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں کو پُورا کر سکے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھی نیک سلوک کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ کی جناب میں اس شان سے حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جس نے مال و دولت حلال ہی ذریعہ سے اس مقصد سے حاصل کی کہ بڑا مال دار ہو جائے اور اس دولت مندی کی وجہ سے فخر و غرور کرنے لگے اور بڑا بننے کا اظہار کرے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (بیہقی)

(۲۶۶)

وہ سات افراد جو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے خاص سایۂ رحمت میں جگہ پائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مُّعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ

(بخاری)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالےٰ اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا۔ جس دن اس کے عرش کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۔ امام عادل ۲۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشوونما پائی ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے ۴۔ وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ محبت ہی پر جمع رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے ۵۔ وہ شخص جسے منصب و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے۔ اور وہ جواب میں کہے۔ "میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔" ۶۔ وہ آدمی جس نے دائیں ہاتھ سے چھپا کر اس طرح صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ۷۔ وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔ (بخاری)

(۲۶۷)

ایسی آنکھوں والے جہنّم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرِسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ چھو بھی نہ سکے گی ۱۔ وہ آنکھ جو خوفِ الٰہی سے اشکبار رہے ۲۔ وہ آنکھ جو رات بھر راہِ خدا میں پہرہ دے۔

marfat.com

(۲۶۸)

جس مسلمان میں یہ تین صفات ہوں وہ مستحق جنّت ہے

وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ " اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُوْسُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّوَفَّقٌ ، وَرَجُلٌ رَّحِيْمٌ ، رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَ مُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ " رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عیاض ابن حمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تین صفات کے حامل مسلمان مستحقِ جنّت ہیں۔ بادشاہ جسے انصاف کرنے کی توفیق دی گئی ۔ وہ مسلمان جو رحیم ہے اور اس کا دل اپنے قریبی عزیزوں اور مسلمانوں کے لیے نرم ہے ۔ پاک دامن مسلمان (بیکار) سوالات سے بچنے والا ۔ اہل وعیال والا (مسلم)

(۲۶۹)

فتنہ وفساد کے زمانہ میں سُنّتِ رسولؐ پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری سُنّت کو پکڑا یعنی اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی فسادِ اُمّت کے وقت تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے ۔ (مشکوٰۃ)

marfat.com

(۲۷۰)

جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہے وہ مردود ہے ۔ (بخاری)

(۲۷۱)

مسائل شریعت کے اظہار و بیان میں نفرت انگیز انداز سے اجتناب کیا جائے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : "یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا"

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آسانی اختیار کرو اور سختی نہ کرو ۔ خوشخبری سناؤ اور نفرت آمیز رویّہ سے پرہیز کرو ۔ (بخاری)

(۲۷۲)

بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ

marfat.com

اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (مسلم ج ۱ ص ۲۶۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہترین عمل (نیک کام) وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ (مسلم)

(۲۷۳)

حُسن و جمال اور مال و دولت والوں کو دیکھ کر اپنے سے کم درجہ والوں کو دیکھو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال و دولت اور جسمانی لحاظ سے اس سے بڑا ہوا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھے (تاکہ حرص و طمع سے محفوظ رہ سکے۔) (بخاری و مسلم)

(۲۷۴)

نفلی عبادت اتنی کی جائے جو خوشدلی سے ہو اور بوجھ نہ بنے

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا امْرَاَۃٌ قَالَ : مَنْ ھٰذِہٖ ؟ قَالَتْ : ھٰذِہٖ فُلَانَۃُ تُذْکَرُ مِنْ صَلَاتِھَا قَالَ : مَہْ عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ

marfat.com

فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا ، وَکَانَ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَیْہِ مَادَاوَمَ صَاحِبُہٗ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں جلوہ فرما ہوئے (اس وقت) ان کے ہاں ایک عورت تھی حضور نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کی یہ وہی عورت ہے۔ جس کی کثرتِ عبادت کا چرچا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ رُک جاؤ نفلی عبادت طاقت و ہمت کے مطابق کرو۔ خدا کی قسم اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی مگر تم تھک جاؤ گے۔ حضور کو وہ نیکی بہت پسند تھی جو ہمیشہ کی جائے۔ (بخاری)

(۲۷۵)

بندۂ مؤمن کو جو تکالیف پہنچتی ہیں وہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حَزَنٍ وَّلَآ اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک مسلمان کو بیماری، رنج و غم اور جو تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اِن تکالیف کو اس کے گناہوں کے لیے کفّارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری)

(۲۷۶)

موت کی تمنّا کرنا جائز نہیں

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

marfat.com

لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی دُکھ اور تکلیف میں مُبتلا ہونے کے باوجود موت کی آرزو نہ کرو اور اگر اللہ سے عرض کرنا ہی ہے تو یوں کہو الٰہی مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور اس وقت دنیا سے اُٹھا جب کہ میرے حق میں مرنا بہتر ہو۔ (بخاری)

(۲۷۷)

تین دن سے زیادہ کسی مُسلمان سے کسی دُنیوی رنجش کی بنا پر ترکِ تعلق جائز نہیں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اِشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کو یہ اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے بات چیت کرنا بند کر دے۔ اگر اس درمیان میں اس کو مُلاقات کی نوبت نہ آئے تو اسے چاہیئے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔ اب اگر وہ اس کے سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے ورنہ گناہ اسی کے

marfat.com

سَر رہے گا اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

(۲۷۸)

بُرے خوابوں کے اثراتِ بد سے محفوظ رہنے کا طریقہ

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : "اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَّکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ ،

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک خواب یا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص مکروہ خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے تو پھر وہ بُرا خواب نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (بخاری)

(۲۷۹)

وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّءْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَ لْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین

marfat.com

مرتبہ تھوکے اور تین بار پناہ مانگے اور اس کروٹ کو بدل دے جس پر سویا تھا۔

(۲۸۰)

کسی مُسلمان کی عیادت کرنے کا ثواب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوْضُ الرَّحْمَۃَ حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِیْھَا

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان مریض کی عیادت کی تو وہ رحمتِ خداوندی کے دریا میں غوطے لگاتا ہے اور جب (بیمار پُرسی کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو رحمتِ خداوندی میں ڈُوب جاتا ہے۔

(۲۸۱)

مریضِ مسلمان کی عیادت کرنیوالے کے لیے ستّر ہزار فرشتے دعاءِ مغفرت کرتے ہیں

قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ اِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ الخ

(ترمذی ماجاء فی عیادۃ المریض) ص۱۹۱ ج۱

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com

وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ جب کوئی مسلمان صبح کو کسی مسلمان بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دُعا کرتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں

(۲۸۲)

چاند اور سُورج کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے

عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ اِنْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا (رواہ البخاری)

اُمّ المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے (سورج گہن کی نماز کے متعلق) فرمایا کہ حضور علیہ السلام فارغ ہو گئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان کو کسی کی موت پر گرہن لگتا ہے نہ پیدائش پر، جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو خدا کی یاد اور اس کی بزرگی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ دو اور اس کے بعد فرمایا۔ اے امتِ محمدؐ خدائے تعالیٰ سے زیادہ غیرت کی صفت کسی کو محبوب نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے کہ کوئی عورت یا مرد اس کی

marfat.com

مخلوق ہو کر زنا کرے ۔ اے امتِ محمدؐ (آئندہ پیش آنے والے فتنوں کے متعلق) جو میں جانتا ہوں ۔ اگر تم بھی جان لیتے تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت (بخاری)

(۲۸۳)

بوقتِ مصیبت چہرہ پر طمانچے مارنا گریبان چاک کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ

(رواہ الجماعۃ)

حضرت ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ۔ وہ ہم میں سے نہیں جو (بوقتِ مصیبت) چہرہ پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے طریقہ کو اپنائے ۔ (بخاری)

(۲۸۴)

سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا امْرَأَۃٌ تُحِدُّ عَلٰی زَوْجِھَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَّلَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَطِیْبُ اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰی لِمُھْرِھَا بِنَبْذَۃٍ مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ (ابن ماجہ باب ھل تحد المرءۃ علی غیر زوجہا) ص ۱۹۲

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دنوں سے زیادہ کسی کا سوگ کرے

marfat.com

البتہ بیوہ کو چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم دیا۔ جس میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے خوشبو نہ لگائے اور نہ کوئی اور آرائش و زیبائش کرے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

(۲۸۵)

مُسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلنے اور نمازِ جنازہ و دفن میں شرکت کرنیوالے کو اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغُ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ مِنْ اَجْرٍ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ بہ نیتِ ثواب گیا اور جنازہ کے ساتھ ہی رہا۔ حتیٰ کہ اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن سے فارغ ہو گئے تو ایسے شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نمازِ جنازہ میں شرکت کر کے واپس ہو جائے۔ اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ (بخاری)

(۲۸۶)

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد بھی دُعائے مغفرت جائز ہے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْهِ فَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهٗ اَلْاٰنَ یُسْاَلُ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

marfat.com

طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے اللہ تعالے سے مغفرت کی دُعا کرو اور یہ بھی دُعا کرو کہ اللہ تعالے اس کو سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ کیونکہ اس وقت اس سے قبر میں سوال و جواب ہوں گے۔ (ابو داؤد)

(۲۸۷)

مَرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال کا ثواب پھر بھی ملتا رہتا ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٌ جَارِیَۃٌ اَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَّدْعُوْ لَہٗ (بخاری)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (یعنی اس کے بعد وہ کوئی نیک کام نہیں کرتا) سوائے تین کے (یعنی یہ تین اُمور مرنے کے بعد بھی باعث اجر و ثواب بنتے ہیں) اوّل۔ صدقہ جاریہ دوم۔ وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ سوم۔ نیک اولاد جو اس کے لیے (مغفرت کی) دعا کرے۔

(۲۸۸)

مَرنے کے بعد اعمالِ خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

marfat.com

قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ : اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ : وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ : يَرْجِعُ اَهْلُهٗ " وَمَالُهٗ " وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ " مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرنے کے بعد تین چیزیں میّت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل وعیال، مال اور عمل۔ تو اہل وعیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں۔ صرف نیک اعمال ہیں جو باقی رہتے ہیں (یعنی نیک اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) (بخاری)

(۲۸۹)

وفات شدہ مُسلمانوں کی بُرائیاں نہ بیان کی جائیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا ، فَتُؤْذُوْا اَحْيَانَا " رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائی بیان کرکے ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

(احمد)

(۲۹۰)

وفات شُدہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا "

(رواہ احمد والبخاری والنسائی)

marfat.com

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وفات شدہ مسلمانوں کی بُرائی بیان نہ کرو۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال تک پہنچ گئے۔ (یعنی ان کی جزا۔ وسزا خدا کے سُپرد ہے)۔

(۲۹۱)

زیارتِ قبور سُنّت ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ مَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ، فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا۔ تحقیق کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ترمذی)

(۲۹۲)

زیارتِ قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ: "فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ الْقُبُوْرَ فَلْيَزُرْ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْاٰخِرَةَ"

marfat.com

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ مگر اب زیارت کیا کرو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ ضرور کرے۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (مسلم)

(۲۹۳)

زیارتِ قبور کا ضابطہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں قبروں کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ کلمات کہے۔ السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین واِنّا انشاء اللہ بکم لاحقون۔ یعنی اے ایماندار مسلمان گھروں والو، تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ آملیں گے۔ ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (مسلم)

(۲۹۴)

وفات شدہ مسلمان کے ایصالِ ثواب کیلئے بہترین صدقہ پانی ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ

marfat.com

الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت سعد ابن عبادہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ام سعد کا انتقال ہو گیا ہے تو اُن کے (ایصالِ ثواب کے لیے) کونسا صدقہ بہتر ہے۔ فرمایا۔ پانی۔ چنانچہ حضرت نے کنواں کھدوایا (اسے وقف کر دیا) اور کہا یہ کنواں ام سعد کے (ایصالِ ثواب) کے لیے ہے۔ (ابوداؤد)

(۲۹۵)

مرنے کے بعد اعمالِ خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ (بخاری، کتاب الرقاق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرنے کے بعد) تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ تو دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے۔ میّت کے اہل وعیال اس کا مال اور اس کا (نیک) عمل اس کے ساتھ جاتا ہے تو اہل وعیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں اور اس کا نیک عمل اس کے ساتھ جاتا ہے (یعنی اس نیک عمل کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے۔)

marfat.com

(۲۹۶)

چھ نیک کام جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِّابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ

(مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں سے جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا یہ ہیں۔ ۔ وہ علم جس کو سیکھ کر اس نے پھیلایا ۔ اور نیک اولاد جو اس نے چھوڑی اور قرآن جو ورثہ میں چھوڑا یا مسجد جو اس نے بنوائی ہو یا مسافر خانہ بنوایا ہو یا نہر جاری کی ہو یا صدقہ جو اس نے اپنی صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں نکالا ہو۔

یا اللہ
جل جلالہ

marfat.com

۵

اللہ کے ذکر کی فضیلت و اہمیت

تلاوت و حفظِ قرآن کا ثواب

علمِ دین اور علمائے دین کا

مرتبہ و مقام

چار رکنِ حریمِ ایمانند
در رہِ شرع چار ارکانند

یارانِ نبی عناصرِ دین — غوّاصِ محیطِ عزّ و تمکین
رضوانِ خدا بہ چار یاران — بوبکر و عمر علی و عثمان

marfat.com

(۲۹۷)

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات کا ورد کرنیوالے کیلئے ثوابِ عظیم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوندِ مہربان کو بہت پیارے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

(بخاری ومسلم)

(۲۹۸)

جنّت کے خزانہ سے ایک وظیفہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِّنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" زیادہ پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ خزائنِ جنّت میں سے ہے۔

(جامع ترمذی)

marfat.com

(۲۹۹)

اسمارِ الٰہی کے وِرد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواہُ البخاری و مُسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ یعنی ایک کم سو نام ہیں۔ جس نے ان کو محفوظ کیا اور ان کی نگہداشت کی وہ جنّت میں جائیگا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(۳۰۰)

حضُور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ محبوب وظیفہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

(صحیح مسلم)

marfat.com

(۳۰۰)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو زبانِ مبارک پر یہ کلمات جاری ہوجاتے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ۔ تا ۔ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" کوئی مالک و معبود نہیں، اللہ کے سوا، وہ بڑی عظمت والا اور حلیم ہے۔ کوئی مالک و معبود نہیں اللہ کے سوا۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے الخ۔ (بخاری و مسلم)

(۳۰۱)

ایک نہایت ہی پیارا وظیفہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ ان سب کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ کہوں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ"۔ (صحیح مسلم)

marfat.com

(۳۰۲)

ایک عظیم و جلیل وظیفہ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَآ اَصْبَحَ وَاِذَا مَسٰی ثَلَاثًا رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (رواہ احمد والترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان بندہ صبح و شام تین بار یہ کلمات پڑھ لیتا ہے۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ الخ (میں اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر دل سے رضامند ہوگیا) تو اللہ تعالےٰ اپنے اوپر یہ لازم کرلیتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی کردے۔ (احمد، ترمذی)

(۳۰۳)

سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن کی تعلیم کے فرائض ادا کرے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

marfat.com

(۳۰۴)

ماہرِ قرآن کا درجہ و مقام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں مہارت حاصل کرلی ہو (یا حفظ یا ناظرہ) وہ معزز، وفادار اور فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا (بخاری و مسلم)

(۳۰۵)

تلاوتِ قرآن سے دلوں کے زنگ دُور ہوتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا جِلَاءُ هَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم کے قلوب پر اسی طرح زنگ چڑھ جاتا ہے۔ جس طرح پانی لگ جانے سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے عرض کیا گیا کہ حضور دلوں کے زنگ کے دُور کرنے کا طریقہ کیا ہے فرمایا، موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت

(بیہقی)

marfat.com

(۳۰۶)

قرآنِ مجید کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَّالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَآ اَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے

(ترمذی، دارمی)

قرآن میں کل ۳۲۱۲۶۷ حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے ۳۲۱۲۶۷۰ نیکیاں ملیں گی۔

(۳۰۷)

قرآنِ مجید پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنیوالے کا مرتبہ

عَنْ مُعَاذِ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا

(رواہ احمد و ابوداؤد)

marfat.com

حضرت معاذ جہنی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن پڑھا۔ اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو گویا سورج تمہارے پاس ہی اُتر آیا ہے۔ پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ والدین کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہو) (احمد، ابوداؤد)

(۳۰۸)

جب مُسلمان ذکر الٰہی کیلیے جمع ہوتے ہیں تو اُن پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمانوں کی کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذِکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

marfat.com

(۳۰۹)

قرآنِ مجید یا قرآن کی کسی آیت یا سُورۃ کو یاد کر کے بھُلا دینا گناہِ عظیم ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃِ یُخْرِجُہَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَۃٍ اُوْتِیَہَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر میری امّت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے۔ حتیٰ کہ (ثواب کے کاموں میں سے) کوڑے کا وہ تنکا جسے آدمی مسجد سے باہر پھینک دے اور مجھ پر میری اُمّت کے گناہ کے کام پیش کیے گئے تو نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا (مگر یہ کہ) قرآن کی کوئی سورت یا آیت جو بندہ کو دی گئی پھر وہ اس کو بھُلا دے۔ (ترمذی)

(۳۱۰)

علمِ دین اور علمائے دین کا مرتبہ و مقام

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَہْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوَاہِرَ وَاللُّؤْلُؤَ

marfat.com

وَالذَّهَبَ (ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (عورت) پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر یعنی سوّر کے گلے میں جواہرات، موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا ہو۔

(۳۱۱)

عالمِ دین کی عظیم و جلیل فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْمَآ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰٓی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی النَّمْلَةِ فِیْ جُحْرِهَا وَ حَتّٰی الْحُوْتِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنی آدمی پر۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے (ترمذی)

marfat.com

(۳۱۲)

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(۳۱۳)

عالمِ ربّانی شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایک فقیہ یعنی ایک عالمِ دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(۳۱۴)

عالمِ دین کا ایک ساعت پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ

marfat.com

اِحْیَآئِھَا (دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۳۱۵)

علمِ دین کے طالبوں کے لیے فرشتے پَر بچھاتے ہیں اور مخلوقِ الٰہی اُن کے لیے دعاءِ مغفرت کرتی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص علمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پَروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر

marfat.com

وہ چیز جو آسمان، زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دُعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علمآ انبیاء کرام کے وارث وجانشین ہیں۔ انبیاء کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں۔ انھوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصّہ پایا۔

(۳۱۶)

تین چیزیں معاشرہ کے لیے سمِ قاتل ہیں عالمِ دین کی لغزش، جدالِ منافق اور حاکم کے ظالمانہ فیصلے

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ (رواہ الدارمی)

حضرت زیاد بن حُدیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ جانتے ہو۔ اسلام کو ڈھا دینے والی چیزیں کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا۔ اوّل عالمِ دین کی لغزش دوم منافق کا کتاب اللہ میں بے جا جھگڑا نکالنا، سوم گمراہ حاکموں کے بے جا فیصلے۔ (دارمی)

(۳۱۷)

چالیس حدیثیں برائے تبلیغ یاد کرنیوالا مستحقِ جنّت ہے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ

marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّ شَھِیْدًا (مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کرلے تو فقیہہ یعنی عالمِ دین ہوجائے گا سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کے لیے دینی اُمور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرلے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے قیامت کے دن عالمِ دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

(۳۱۸)

لالچ عالمِ دین کے دل سے علمِ دین کے انوار و برکات کو نکال دیتی ہے

عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اہلِ علم کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کے انوار و برکات) کو نکال لیتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

marfat.com

(۳۱۹)

جو شخص دین کا علم دُنیا کمانے کی نیت سے حاصل کریگا وہ جنّت کی خُوشبو بھی نہ پا سکے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسے علم کو سیکھا جس کے ذریعے خدا تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے مگر اس نے صرف اس لیے سیکھا کہ اس علم سے متاعِ دنیا حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنّت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

(۳۲۰)

علماءِ حق اور علماءِ سُو

عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَ اِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَآءِ

حضرت احوص بن حکیم رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بُروں میں سب سے بدترین علمائے سُو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علماءِ حق ہیں۔ (دارمی۔ مشکوٰۃ)

marfat.com

(۳۲۱)

بغیر علم کے فتویٰ دینے والے کے لیے وعید

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس کے ساتھ خیانت کی۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

(۳۲۲)

قرآن مجید کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرنا جہنّم کو دعوت دینا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کی۔ جس نے

marfat.com

بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی تو چاہیئے وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنالے۔
(مشکوٰۃ کتاب العلم صہ ۲۷)

(۳۲۳)

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَأْیِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاءَ (مشکوٰۃ صہ ۳۵)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (اور اتفاقیہ) وہ قول صحیح بھی ہوا جب بھی اس نے خطا کی۔

(۳۲۴)

جانتے بُوجھتے دینی مسئلہ نہ بتانا گناہِ عظیم ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ (رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی، مشکوٰۃ کتاب العلم صہ ۲۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کسی دینی مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ جو اس کے علم میں ہے۔ پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔
(ترمذی)

marfat.com

۶

والدین کی اِبتدائی ذمہ داریاں

ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اِسلامی معاشرت

اور تمدّن و تہذیب اور حقوق العباد سے

متعلق چند اہم ہدایات

قرآن مجید میں انبیائے کرام کے جس قدر فضائل و کمالات اور معجزات کا ذکر ہے ہمارے مقدس رسول ان سب کے جامع ہیں۔ اس مسئلہ پر امت کا اجماع ہے اور نصوص قطعیہ کا بھی یہ ہی مفاد ہے۔

marfat.com

(۳۲۵)

والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ (ترمذی)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو حسنؓ بن علیؓ کے کان میں (نماز والی) اذان دیتے ہوئے دیکھا جب کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

(جامع ترمذی سُنن ابی داؤد)

(۳۲۶)

بچّوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَحُوْا عَلٰی صِبْیَانِکُمْ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَقِّنُوْھُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہلواؤ۔ اور موت کے وقت اسی کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی تلقین کرو۔

(شعب الایمان للبیہقی)

(۳۲۷)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا

marfat.com

اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْآ اٰدَابَهُمْ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور اُن کو حسنِ ادب سے آراستہ کرو (سُننِ ابنِ ماجہ)

(۳۲۸)

بچّوں کیلیے والدین کی طرف سے بہترین تحفہ حُسنِ اَدب

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نَّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

(رواہ الترمذی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو حُسنِ ادب اور اچھی سیرت سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

(۳۲۹)

بچّوں کا اچھّا نام رکھا جائے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَآئِكُمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِكُمْ فَاَحْسِنُوْآ اَسْمَآءَكُمْ (رواہ احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ لہٰذا (اپنے بچوں) کے اچھے نام رکھا کرو (مسندِ احمد، ابی داؤد)

marfat.com

(۳۳۰)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُّحْسِنَ اِسْمَهٗ وَ يُحْسِنَ اَدَبَهٗ

(بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ (بیہقی)

(۳۳۱)

بُرے نام کو اچھے نام سے بدل دیا جائے

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بُرے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

(۳۳۲)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهٗ عَاصِيَةَ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم کی ایک صاحب زادی تھیں جن کا نام عاصیہ تھا۔ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (مسلم)

marfat.com

(۳۳۳)

عقیقہ سُنّت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ کَبْشاً کَبْشاً (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسوں) حسن اور حسین کے عقیقہ میں ایک ایک مینڈھا ذبح کیا (ابوداؤد)

(۳۳۴)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاۃٍ وَّ قَالَ یَا فَاطِمَۃُ اِحْلِقِیْ رَأْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً (ترمذی)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کے عقیقہ میں ایک بکری کی قربانی دی اور آپ نے (سیّدہ) فاطمہ سے فرمایا کہ ان کا سر منڈھا دو اور بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کر دو۔ (ترمذی)

(۳۳۵)

جب بچہ کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَّاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ

marfat.com

وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب، وہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں نماز میں کوتاہی کرنے پر مارو (یعنی سخت باز پرس کرو) اور ان کے بستر بھی علیحدہ علیحدہ کر دو

(ابو داؤد)

(۳۳۶)

سب سے پہلے اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنا شرعاً ضروری ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهُ عَلٰى اَهْلِكَ"

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے راہِ خدا میں خرچ کیا۔ ایک وہ ہے جسے تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے کسی پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال (بیوی بچوں پر) خرچ کیا۔ ان سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہی دینار ہے جو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔ (بخاری و مسلم)

marfat.com

(۳۳۷)

شوہر کیلئے دین مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوَفُّوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ (بخاری ۔ مُسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نکاح کی) شرطوں میں جس شرط کا پُورا کرنا تمہارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے (یعنی دین مہر) (بخاری، مسلم)

(۳۳۸)

دعوتِ ولیمہ سُنّت ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (بخاری۔مسلم)

(۳۳۹)

دعوت قبول کرنا سُنّت ہے، بغیر بُلائے دعوت میں جانا چور کی طرح ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ

marfat.com

دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقاً وَّخَرَجَ مُغِیْراً (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (بے وجہ شرعی) دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے پہنچ جائے تو وہ چور کی طرح گیا اور ڈاکو بن کر نکلا (ابوداؤد)

(۳۴۰)

دعوتِ ولیمہ میں غریب اور سفید پوش مسلمانوں کو بھی شریک کیا جائے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ الْوَلِیْمَۃُ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَآءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَآءُ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے بُرا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے (بخاری۔مسلم)

(۳۴۱)

بلاوجہ طلاق دینا گناہ ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۲۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حلال کاموں میں اللہ تعالےٰ کو سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے (ابوداؤد)

marfat.com

(۳۴۲)

لڑکیوں کی اچھی تعلیم و تربیت کرنے والا جنّتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

(۳۴۳)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلٰثَ اَخَوَاتٍ اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ بِنْتَيْنِ فَاَدَّبَهُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ وَزَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے تین یا دو بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اس کے لیے جنّت ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

marfat.com

(۳۴۴)

بچّوں کو رحمت، شفقت سے پیار کرنے کی اہمیت

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(بخاری باب رحمۃ الولد وتقبیلہ) ج ۲، ص ۸۸۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو پیار کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ حضور بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر اٹھائی۔ پھر فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۳۴۵)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِذَا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا۔ آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ہم بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے تیرے دل سے رحم و شفقت کو نکال لیا ہے۔

marfat.com

(۳۴۶)

اپنے بچّوں کے ساتھ محبّت وشفقت کا برتاؤ کرنا اور انھیں پیار کرنا سُنّت ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُھُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِذَا نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے۔ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ آپ بچوں کو چُومتے ہیں لیکن ہم لوگ نہیں چُومتے۔ ارشاد ہوا کہ خدا نے جب تمہارے دل سے رحم کو نکال لیا تو میرا کیا زور ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

(۳۴۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَّا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِّنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ اِنَّہٗ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ (ترمذی باب ماجاء فی رحمۃ الولد، ج ۲ ص ۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حسن کو پیار کر رہے ہیں۔ اس پر اقرع نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ نے ان کی طرف دیکھ

marfat.com

کر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جا سکتا۔ (ترمذی)

(۳۴۸)

نیک بیوی اور اس کا مرتبہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَ صَامَتْ شَھْرَھَا وَ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ

(رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (حلیہ ابونعیم)

(۳۴۹)

میاں بیوی کی معاشرت سے متعلق حضور کا ارشاد

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا سَئَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْءَۃِ عَلَی الزَّوْجِ قَالَ اَنْ یُّطْعِمَھَا اِذَا اَطْعَمَ وَ اَنْ یَّکْسُوَھَا اِذَا کْتَسٰی وَلَا یَضْرِبَ الْوَجْہَ وَ لَا یُقَبِّحَ وَلَا یَھْجُرَ اِلَّا فِی الْبَیْتِ

(ابن ماجہ کتاب النکاح، ص ۱۳۴)

marfat.com

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا۔ بیوی کا حق شوہر پہ کیا ہے۔ فرمایا۔ جب خود کھائے تو اس کو کھلائے جب خود پہنے تو اس کو پہنائے۔ نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو بُرا بھلا کہے، اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لیے اس کو علیحدہ کرے۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ (ابن ماجہ صـ۱۴۳)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے (یعنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا) (ابن ماجہ)

(۳۵۰)

بہتر بن مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اپنی بیوی کیساتھ اسکا رویہ لطف و محبت کا ہو

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور بیوی کے ساتھ اس کا برتاؤ لطف و محبت کا ہو۔ (ترمذی)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآئِهِمْ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کامل الایمان وہ مسلمان ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں۔ تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ترمذی)

(۳۵۱)

اللہ کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی رضا والد کی رضامندی میں ہے۔ (جبتک وہ خلاف شرع بات کا حکم نہ دیں) اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی)

(۳۵۲)

حُسنِ سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ ثُمَّ

marfat.com

اَدْنَاكَ فَاَدْنَاكَ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ۔ مجھ پر حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ماں، تمہاری ماں، تمہاری ماں: اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔ اس کے بعد جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں، پھر جو اُن کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں (بخاری ومسلم)

(۳۵۳)

اپنی والدہ کے قدم چومنا جنّت کی چوکھٹ چومنے کی طرح ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ اُمِّهٖ فَكَاَنَّمَا قَبَّلَ عَتَبَةَ الْجَنَّةِ

(درمختار کتاب الحضر والاباحۃ) ج۵ ص۲۵۹

صـ لِمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ رَاْسَ فَاطِمَةَ وَیَقُوْلُ اَجِدُ مِنْهَا رِیْحَ الْجَنَّةِ ـــ وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ اُمِّهٖ الخ ص۴۶۹ ج۷ (فتح القدیر)

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس نے اپنی والدہ کے قدم چُومے وہ ایسے ہے جیسے اس نے جنّت کی چوکھٹ کو چُوما۔

(۳۵۴)

محبّت وعقیدت سے والدین کو دیکھنے والوں کو حجِ مقبول کا ثواب ملتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

marfat.com

مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَّنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ

(شعب الایمان، للبیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی نیک فرزند اپنے والدین کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کو ہر نگاہ کے بدلے حجِ مبرور کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگرچہ دن میں سو بار اپنے والدین کو دیکھے۔ فرمایا۔ (اللہ اکبر۔ اللہ اطیب) وہ بہت بڑا ہے بڑا پاک ہے۔ (یعنی تمہارے اندازے اور گمان سے بھی بڑا اور پاک ہے۔ وہ سو مرتبہ دیکھنے والے کو ایک سو عدد حجِ مقبول کا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔) (بیہقی)

(۳۵۵)

والدین کی خدمت اور راحت رسانی بھی جہاد ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُجَاهِدُ قَالَ اَلَكَ اَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد جانا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا۔ کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ عرض کی ہیں — حضور نے فرمایا تو پھر اُن میں جہاد کر (یعنی والدین مستحقِ خدمت ہیں۔ تو اُن کی خدمت کرنا بھی جہادِ فی سبیل اللہ ہی ہے) (ابوداؤد)

marfat.com

(۳۵۶)

بوڑھے والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنیوالا رحمت الٰہی سے محروم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ذلیل ہو۔ وہ شخص خوار ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا۔ وہ بدنصیب جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کو بڑھاپے کی حالت میں پائے، پھر (ان کی خدمت کر کے) جنّت حاصل نہ کرلے۔ (صحیح مسلم)

(۳۵۷)

ماں اور خالہ کی خدمت بھی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِّیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا (ترمذی باب ما جاء فی برالخالۃ) ص ۱۲ ج ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے؟ فرمایا۔ کیا تیری ماں زندہ ہے؟ جواب دیا۔

marfat.com

نہیں۔ دریافت فرمایا کیا خالہ ہے؟ گذارش کی ہے، فرمایا تو اس کے ساتھ نیکی کر۔
(بخاری ج ۲ کتاب الادب)

(۳۵۸)

والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے حقوق ادا کیے جائیں

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّھُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِھِمَا ؟ قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا

(رواہ ابوداؤد وابنِ ماجہ)

حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص آئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حق ہیں جو مجھے ادا کرنا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا۔" ہاں! اُن کے لیے خیر و رحمت کی دُعا کرتے رہنا، اللہ سے ان کی بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد یا معاہدہ کسی سے ہو تو اس کو پُورا کرنا، اُن کے تعلق سے جو رشتے ہوں اُن کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا (ابوداؤد وابنِ ماجہ)

marfat.com

(۳۵۹)

والدین کے انتقال کے بعد ان سے حُسنِ سلوک کا طریقہ

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ

(رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باپ کی خدمت اور حُسنِ سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے اِنتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ (عزت و احترام) تعلق رکھا جائے۔ (صحیح مسلم)

(۳۶۰)

یہ بات اخلاقِ اسلامی کے خلاف ہے کہ آدمی خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُہٗ جَآئِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یَعْلَمُ بِہٖ (رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی (صحیح معنوں میں) مجھ پر ایمان نہیں لایا جو اپنا پیٹ بھر کے ــــ سو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اُسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کی خبر ہو (طبرانی)

marfat.com

(۳۶۱)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَ اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر "یرحمک اللہ" کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔

(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۳۶۲)

رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اہمیت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثارِ قدم تادیر رہیں تو وہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک

marfat.com

سلوک) کرے (بخاری ومسلم)

(۳۶۳)

قرابتداروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنیوالے کیلیے وعیدِ شدید

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا (یعنی قرابت داروں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا) جنّت میں نہ جاسکے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۳۶۴)

محتاجوں، بیماروں اور مصیبت زدوں کی امداد واعانت باعثِ اجر وثواب ہے

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو خود اس پر ظلم کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یارو مددگار چھوڑے اور

marfat.com

جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دُور کرے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت کو دُور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری فرمائے گا۔

(بخاری و مسلم)

(۳۶۵)

بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا جائے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُّحْسَنُ اِلَیْهِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُسَآءُ اِلَیْهِ

(رواہ ابنِ ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین وہ گھرانہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے (ابنِ ماجہ)

(۳۶۶)

یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی بھی جہادِ فی سبیل اللہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ

marfat.com

سَبِیْلِ اللّٰہِ الخ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بیوہ عورت یا کسی مسکین کی حاجت پوری کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کے مثل ہے۔

(۳۶۷)

یتیم کی کفالت و پرورش کرنیوالے کیلیے جنّت کی بشارت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ یَمُرُّ عَلَیْھَا یَدُہٗ حَسَنَاتٌ وَّمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَۃٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَہٗ کُنْتُ اَنَا وَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ

(رواہ احمد والترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر صرف رضائے الٰہی کے لیے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھرا تو ہر ہر بال کے عوض اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچّی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنّت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے اپنی دو اُنگلیوں کو مِلا کر بتایا۔ (مسندِ احمد، ترمذی)

marfat.com

(۳۶۸)

پڑوسی اور اس کے حقوق کی اہمیت

عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین پڑوسی کے بارے میں (نیک سلوک) کی وصیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۶۹)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَآئِقَهٗ (رواہ مُسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "وہ آدمی جنّت میں داخل نہ ہوسکے گا جس کی شرارتوں اور ایذارسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں (مسلم)

(۳۷۰)

ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک، مہمان کا اکرام اور اچھی بات کہی جائے

اِنَّ اَبَا شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ

marfat.com

عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا اور جس وقت آپ یہ فرما رہے تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ "جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے اور جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چُپ رہے۔ (بخاری ومسلم)

(۳۷۱)

اِسلامی معاشرت میں سلام کی اہمیت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ اسلام میں کونسا عمل اچھا ہے؟ فرمایا (ایک یہ) کہ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) جس مسلمان کو جانتے

marfat.com

ہو اس کو بھی اور جس کو نہیں جانتے اس کو بھی سلام کرو۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگو! رحمٰن کی عبادت کرو اور اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ، تم جنّت میں پہنچ جاؤ گے سلامتی کے ساتھ۔ (ترمذی)

(۳۷۲)

سلام کرنا باعث خیر و برکت ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ

(ترمذی باب ما ذکر فی فضل السلام) ص ۹۸ ج ۲

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں۔ ایک بار ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ "آپ نے فرمایا۔ اس کو دس نیکیاں ملیں دوسرا آدمی آیا تو کہا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ"۔ آپ نے فرمایا۔

marfat.com

"اس کو بیس نیکیاں ملیں"۔ تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"۔ آپ نے فرمایا۔ "اس کو تیس نیکیاں ملیں"۔

ترمذی کتاب الاستیذان)

(۳۷۳)

گھر میں جاؤ تو بیوی بچوں کو بھی سلام کرو،

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمہارے لیے بھی باعثِ برکت ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لیے بھی۔

(جامع ترمذی)

(۳۷۴)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور پھر جب گھر سے جانے لگو تو وداعی سلام کر کے نکلو (شعب الایمان للبیہقی)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہئے کہ اہلِ مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے لگے تو پھر سلام کرے (ترمذی)

(۳۷۵)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹا بڑے کو سلام اور راستہ سے گزرنے والا اور چلنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔

(بخاری)

(۳۷۶)

سلام کا اتمام مصافحہ ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ (ترمذی وابوداؤد)

marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سلام کا اتمام مصافحہ ہے (ترمذی و ابوداؤد)

(۳۷۷)

کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھی جائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اوّلہٗ و آخرہٗ

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ نَّسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) اور شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بعد میں کہہ دے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ

(۳۷۸)

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ (رواہ مسلم)

marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کچھ کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب کچھ پیئے تو داہنے ہاتھ سے پیئے۔ (صحیح مسلم)

(۳۷۹)

بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں (بچپن میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ شفقت میں پرورش پا رہا تھا تو (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف چلتا تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی کہ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۳۸۰)

کھانے پینے میں دایاں ہاتھ اِستعمال کیا جائے

وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَ ثِيَابِهٖ ، وَ يَجْعَلُ يَسَارَهٗ لِمَا سِوٰى ذَالِكَ (رواہ ابوداؤد)

marfat.com

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے، کپڑوں کے پہننے کے لیے استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ دیگر کاموں کے لیے۔ (ابو داؤد)

(۳۸۱)

ہر کام کا آغاز داہنی جانب سے کرنا مُستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَطَہُوْرِہٖ وَفِیْ شَأْنِہٖ کُلِّہٖ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جوتی پہننے، کنگھی کرنے، طہارت کرنے غرضکہ تمام کاموں میں داہنی جانب سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

(۳۸۲)

پانی تین گھونٹ میں بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک ہی بار یعنی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو

marfat.com

البتہ دو، تین بار سانس لے کر پیو اور پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو (ترمذی)

(۳۸۳)

ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ (رَوَاہُ مُسْلِم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کو، چار کا کھانا آٹھ کو۔ (اس لیے دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرنا مستحب ہے) (مسلم)

(۳۸۴)

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں کے لیے وعیدِ شدید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِیْ اٰنِیَۃِ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ اَوْ اِنَاءٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ ذَالِکَ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ (دار قطنی، مشکوٰۃ)

marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جوان دونوں دھاتوں کی (غالب) ملاوٹ ہو سے پانی پیا تو وہ اپنے پیٹ میں جہنّم کے انگارے ڈال رہا ہے۔

(۳۸۵)

ازراہِ تکبر وغرور چادر قمیص اور عمامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ۔نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔جس نے ازراہِ تکبّر اپنا تہمبند لٹکایا۔

(۳۸۶)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اسبال چادر، قمیص اور عمامہ میں ہے تو جس نے ان میں سے کسی کو بہ نیتِ تکبّر وغرور لٹکایا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا۔

(ابنِ ماجہ)

marfat.com

(۳۸۷)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا ازراہ تکبّر وغرور زیادہ نیچا کرے گا، اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (بخاری)

خُدا نے دیا ہے تو اچھا کھاؤ، پہنو مگر تکبّر و اسراف سے پرہیز کرو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِیْلَۃٌ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوب کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ اسراف و تکبّر نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

(۳۸۸)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ وَّلَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ

marfat.com

اِنَّہٗ یُعْجِبُنِیْ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبِیْ حَسَنًا وَنَعْلِیْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰکِنَّ الْکِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ (ترمذی باب ما جاء فی الکبر) ص۲۰ ج ۲

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اور جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ مجھے اچھا کپڑا اور جوتا بہت پسند ہے۔ (مطلب یہ کہ یہ غرور میں داخل نہیں) ارشاد ہوا کہ خدا تو خود ہی جمال کو پسند کرتا ہے، غرور یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔ (ترمذی)

(۳۸۹)

بیاہ شادی اور خوشی کے موقع پر نابالغ بچیوں کا ایسے اشعار گانا جائز ہے جو مسلمان فوجیوں کی شجاعت و جوانمردی سے متعلق ہوں یا ایسے مضامین پر مشتمل ہوں جو عریاں اور مخرب اخلاق نہ ہوں

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا زُفَّتِ امْرَاَۃً اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَہْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجِبُہُمُ اللَّہْوُ

(بخاری ص۷۷۵ ج۲)

اُم المومنین حضرت عائشہ نے (اپنی ایک رشتہ دار) عورت کا نکاح کر کے اس کو رخصت کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا، کیونکہ انصار کو گیت پسند ہے۔ (بخاری)

marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِی الْاَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَبِمَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَالِكَ یَوْمُ عِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّهٰذَا عِیْدُنَا (بخاری باب سنۃ العیدین ص ۱۳ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عید کے دن میرے پاس انصار کی دو لونڈیاں جو پیشہ ور گانے والی نہ تھیں، وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی لڑائی کے متعلق کہے تھے۔ اسی حالت میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور کہا کہ "شیطان کے مزامیر اور رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں"۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے ابوبکر! ہر قوم کے لیے عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے"۔ یعنی اس دن گانا مباح ہے۔ (بخاری باب سنۃ العیدین)

(۳۹۰)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَّاَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیْ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارِیْ یُغَنِّیْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ بَدْرٍ یُّفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ

(نسائی باب اللھو والغنا عند العرس ص ۷۷ ج ۲)

marfat.com

عامر ابن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری کے ہاں گیا۔ شادی کا موقع تھا اور یہ دونوں لڑکیوں کا گانا سُن رہے تھے۔ تو میں نے ان دونوں سے کہا۔ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو اور بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ (گانا) ہو رہا ہے تو انھوں نے کہا۔ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو، ورنہ جا سکتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے (نسائی باب اللہو والغنا عند العرس)

(۳۹۱)

رہبانیت، تجرد، ترک لذائذ اور ریاضتِ شاقہ کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَآءَہٗ فَقَالَ یَا عُثْمَانُ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِیْ قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنْ سُنَّتَکَ اَطْلُبُ قَالَ فَاِنِّیْ اَنَامُ وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَنْکِحُ النِّسَآءَ فَاتَّقِ اللّٰہَ یَا عُثْمَانُ فَاِنَّ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ لِضَیْفِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّاِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ (ابوداؤد باب مایومر بہ من القصد فی الصلوٰۃ ص ۱۹۴ ج ۱)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے عثمان بن مظعون کو بُلا کر پوچھا۔ (حضرت عثمان رضؓ کی یہ کیفیت تھی کہ شب و روز عبادت میں مصروف رہتے، بیوی سے تعلق نہیں رکھتے، دن کو روزے رکھتے ہیں۔ رات کو سوتے نہیں) عثمان کیا تم میرے طریقہ سے ہٹ گئے۔ عرض کی "خدا کی قسم میں نہیں ہٹا ہوں۔ میں آپ ہی کے طریقے کا طلب گار ہوں"۔ فرمایا

marfat.com

"میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، اے عثمان خدا سے ڈرو کہ تمہارے اہل وعیال کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تو روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی"۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

(۳۹۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ (بخاری باب النذر فیما لا یملک فی معصیۃ، ص ۹۹۱، ج ۲)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ ایک شخص چلچلاتی دھوپ میں ننگے سر کھڑا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اور اس کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ بات کرے گا اور برابر روزے رکھے گا، آپ نے فرمایا کہ "اس سے کہو کہ باتیں کرے، بیٹھے، سایہ میں آرام لے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور)

marfat.com

(۳۹۳)

صدقات وخیرات کا ایک اہم ضابطہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجْعِ مَا تَرٰی وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ لِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ ؟ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ - اِنَّكَ اِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوا تو بحضورِ نبوی عرض کی ۔ یارسول اللہ آپ نے میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرمائی۔ میرے پاس بہت مال ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔کیا مجھے دو تہائی ⅔ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے ۔آپ نے فرمایا۔نہیں ۔ میں نے عرض کیا آدھا ؟ آپ نے فرمایا نہیں ۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی ؟ آپ نے فرمایا ۔ ایک تہائی کی اجازت ہے مگر ایک تہائی بھی زیادہ ہے ۔ اور فرمایا تم اہل وعیال کو غنی چھوڑ جاؤ ، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں ۔

(۳۹۴)

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی باقی رہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ

marfat.com

بِمَنْ تَعُوْلُ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ، باب فضل الصدقہ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حکیم بن حزام رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے۔ جس کے بعد خوشحالی باقی رہے اور صدقہ اس کو پہلے دو جس کے تم کفیل ہو۔

(۳۹۵)

سب سے بہتر و اعظم صدقہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ فَقَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمَهِّلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا اَلَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ (مسلم باب بیان افضل الصدقہ" ص۳۳۲ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بحضور نبوی حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ کون سا صدقہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا۔ یہ کہ تم صدقہ کرو اور تم تندرست ہو، مال کی خواہش ہو اور جینے کی بھی امید ہو اور تم اس پر ڈھیل نہ دو کہ جب جان حلق تک آجائے تو تم کہو کہ فلاں کو اتنا دو اور فلاں کو اتنا دو، حالانکہ وہ تو اب (تمہارے بعد) فلاں کا ہو ہی چکا۔ (مسلم ج۱ ص۳۸۱)

(۳۹۶)

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ "اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ" رواہ احمد

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو (تم سے) کینہ اور حسد رکھتا ہو۔ (احمد)

(۳۹۷)

اپنے مستحق عزیز واقربار کو صدقہ دینے میں دُگنا ثواب ہے

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ " اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ ، وَصِلَةٌ (رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی)

حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے عزیز واقربا کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (ترمذی)

(۳۹۸)

صدقہ غضب الٰہی سے محفوظ کرتا ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے (ترمذی)

(۳۹۹)

اپنے اہل وعیال پر بنیتِ ثواب خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ

marfat.com

الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر بنیتِ ثواب جو کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۴۰۰)

صحیح وسالم اور غیر محتاج کیلیے صدقہ حلال نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

(ترمذی باب ماجاء من لاتحل لہ الصدقۃ) ص ۱۴۱ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غیر محتاج اور صحیح وسالم آدمی کے لیے صدقہ وخیرات حلال نہیں۔

(۴۰۱)

مسکین وہ ہے جو اگرچہ مالدار نہیں مگر اپنی عزتِ نفس کا خیال رکھتا ہے

اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ غِنًى وَّيَسْتَحْيِيْ وَلَا يَسْئَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا (بخاری ج ۱ ص ۹۹)

محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہ رضہ سے راوی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

marfat.com

مسکین وہ نہیں ہے جس کو لقمہ دو لقمے دروازوں سے واپس لوٹا دیتے ہیں۔ مسکین وہ ہے جو کہ بے نیاز نہیں ہے لیکن حیا کرتا ہے اور لوگوں سے جھگڑا کر نہیں مانگتا۔ (بخاری)

(۴۰۲)

پیشہ ور گداگروں کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت نہ ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْئَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَأْتِیَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُضْغَۃُ لَحْمٍ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تکثرا ج۱ ص۱۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی ہمیشہ مانگتا پھرتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا نہ ہوگا۔ (بخاری)

(۴۰۳)

گداگری عزتِ نفس کو مجروح کر دیتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَھْرِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَسَئَالَہٗ اَعْطَاہُ اَوْ مَنَعَہٗ (کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلہ ص۱۹۸ ج۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے

marfat.com

کسی کا رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑی کا بوجھ اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے سے بھیک مانگے وہ اُسے دے یا نہ دے۔ (بخاری)

۷

بُرائی سے روکنے کے درجات

بعض ایسے بڑے بڑے گناہ جن کی سنگینیت آج کے معاشرہ میں دُھندلی پڑ گئی ہے

۴۰۴

بُرائی سے روکنے کے دَرجات

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم)

marfat.com

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کوئی بات خلافِ شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

(۴۰۵)

خلافِ شرع کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاطَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ (رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے احکام کی خلاف ورزی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ (شرح السنۃ)

(۴۰۶)

اُمورِ مملکت میں خیانت کرنیوالا حاکم جنّت سے محروم ہے

عَنْ مُعَقِّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّۃً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَّھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ (بخاری)

حضرت معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہوا اور مرگیا اور اس نے رعیت کے حقوق میں خیانت کی اس پر جنّت حرام ہے۔ (بخاری)

marfat.com

(۴۰۷)

نیکی اور بُرائی کا ضابطہ

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سِمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (رواہ مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی صرف اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ کی علامت یہ ہے کہ وہ بات جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس بات کی خبر ہو۔ (مسلم)

(۴۰۸)

اس اُمّت کی خاص آزمائش دولت میں ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّ فِتْنَةُ اُمَّتِيَ الْمَالُ

(رواہ الترمذی)

حضرت کعب بن عیاض رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ ہر اُمّت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری اُمّت کی خاص آزمائش مال ہے (ترمذی)

marfat.com

(۴۰۹)

اگر اللہ کے نافرمان بندے کو مال و دولت اور عزّت و راحت حاصل ہو جائے تو یہ اسکے لیے رحمت نہیں بلکہ استدراج ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ (رواہ احمد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کسی بندہ کو اس کی نافرمانی کے باوجود دنیا کی وہ نعمتیں دے رہا ہے۔ جن کا وہ بندہ طالب ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس کے حق میں استدراج ہے۔ یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (بطور استشہاد کے) قرآنِ مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ الاٰیۃ" جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ـــــ جب انھوں نے بُھلا دیا ان باتوں کو، جن کی اُن کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے کھول دیئے ان پر دنیا کی سب نعمتوں کے دروازے، یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں کے ملنے پر خوب مست ہوئے اور اِترائے، تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا۔ اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔

(۴۱۰)

چار بڑے گناہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَآئِرِ

marfat.com

فَقَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ۱۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی ۳۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴۔ جھوٹی گواہی دینا۔

(۴۱۱)

کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دلوائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهٗ فَيَشْتِمُ اُمَّهٗ

(ترمذی باب ماجاء فی عقوق الوالدین) ص ۱۲ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یارسولؐ اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ایک اس کے باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس کے باپ کو۔ ایک اس کی ماں کو گالی دے گا تو دوسرا اس کی ماں کو۔ (ترمذی)

marfat.com

(۴۱۲)

ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جائے؟

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ظَالِمًا کَیْفَ اَنْصُرُہٗ ؟ قَالَ تَحْجُزُہٗ اَوْ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذَالِکَ نَصْرُہٗ ، (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو کروں مگر ظالم کی کیسے کروں۔ فرمایا ظالم کو ظلم (حتی المقدور) روکنا ظالم کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔

(۴۱۳)

اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی رسی دراز فرماتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کو مہلت دیتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

marfat.com

(۴۱۴)

ظلم وعدوان اور کسی کی کوئی چیز اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر لینا گناہ وحرام ہے

عَنْ اَبِیْ حَرَّۃَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ اِمْرَئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ (بیہقی، دارقطنی، مشکوٰۃ)

حضرت ابو حرّہ رقاشی رضؓ اور وہ اپنے چچا سے راوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ظلم نہ کرنا خبردار — کسی مسلمان کا مال کسی دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی اجازت سے (مشکوٰۃ)

(۴۱۵)

قاتل ومقتول دونوں جہنّمی

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نَفِیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ : اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوبکرۃؓ ثقفی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنّم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

marfat.com

قاتل تو جہنّم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لیے۔ فرمایا اس لیے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

(۴۱۶)

شرک، والدین کی نافرمانی، قتلِ ناحق اور جھوٹی قسم گناہِ کبیرہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ (مشکوٰۃ باب الکبائر وعلامات النفاق)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔

(۴۱۷)

قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ملیگا

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ۔

رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ضرور ملے گا۔ حتیٰ کہ بے سینگ

marfat.com

بکری کو بھی (اگر اس نے زیادتی کی ہے) سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائیگا۔

(۴۱۸)

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارنے والا جہنّمی ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرَئٍ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَّسِیْرًا یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ

مسلم جلد ۲ صـ۸۰

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کر دیگا اور جنّت کو حرام کر دیگا۔ صحابہ رض نے پوچھا۔ یارسول اللہ! کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو۔ فرمایا درخت (اراک) کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۱۹)

جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی تو ساتوں زمینوں میں اسے دھنسا دیا جائے گا

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ (بخاری)

حضرت سعید بن زید رض سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام

marfat.com

کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے ناحق کسی کی ذرا سی زمین لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک اسے دھنسایا جائیگا (بخاری)

(۴۲۰)

جس نے کسی مسلمان کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کے طوق اسکے گلے میں ڈالے جائینگے

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ (بخاری)

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جس شخص نے کسی کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لے لی قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کے طوق ڈالے جائینگے (بخاری)

(۴۲۱)

قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کے سامان مہیا فرما دیتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَآءَ ھَا اَدَّی اللّٰہُ عَنْہُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَھَا اَتْلَفَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگوں کا مال قرض لے۔ جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو

marfat.com

اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو اُن کے قرض کو تلف کرنے کا ارادہ رکھے (یعنی ادائیگی کی نیت نہ ہو) تو اللہ تعالےٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۴۲۲)

تنگ دست کو مہلت دینے والا قیامت کی سختیوں سے محفوظ رہیگا

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکالیف سے نجات دے تو چاہیئے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا (قرض) معاف کر دے۔ (مسلم)

(۴۲۳)

جب تک قرض ادا نہ کر دیا جائے راہِ خدا میں شہید ہونے والا بھی جنّت میں نہیں جا سکتا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ فِی الدَّيْنِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ رواہ احمد (مشکوٰۃ)

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضؓ سے مروی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے قرض کے متعلق فرمایا۔ مجھے اس ذات مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ پھر زندہ ہو پھر راہِ خدا میں شہید ہو۔ پھر زندہ ہو پھر راہِ خدا میں مارا جائے اور اس پر کسی کا قرض ہو۔ وہ جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ اس پر جو قرض ہے وہ ادا کر دیا جائے۔ (احمد)

(۴۲۴)

مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کُفر ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُہٗ کُفْرٌ (رواہ البخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فِسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کُفر ہے (بخاری)

(۴۲۵)

بِلا وجہ شرعی کسی بھی چیز پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیْحَ وَ قَالَ مُسْلِمٌ اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَآءَہٗ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ لَا تَلْعَنْہَا فَاِنَّہَا مَامُوْرَۃٌ

(ابوداؤد باب اللعن کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے ہوا پر

marfat.com

لعنت بھیجی اور مسلم نے کہا - ایک بار ہوا ایک شخص کی چادر کو ادھر ادھر اُڑانے لگی - اس نے ہوا پر لعنت بھیجی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ بھیجو، وہ تو صرف خدا کی فرماں بردار ہے (ابوداؤد، کتاب الادب)

(۴۲۶)

منافق کی تین بڑی بڑی علامتیں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (متفق علیہ)

منافق کی تین علامتیں ہیں - جب بات کرے جھوٹ سے کام لے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے - جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے - (بخاری و مسلم)

(۴۲۷)

ظلم اور بخل برائیوں پر برانگیختہ کرتے ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰٓی اَنْ سَفَکُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - ظلم سے بچو - ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا - اور

marfat.com

بخل سے بھی پرہیز کرو۔ بخل نے تم سے پہلی اُمّتوں کو ہلاک کیا۔ خُونریزی اور حرام کو حلال قرار دینے پر برانگیختہ کیا۔ (مسلم)

(۴۲۸)

کسی مُسلمان کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا اور اسکی کمزوریوں کی تلاش میں رہنا حرام ہے اور سخت و شدید گناہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ نہ کسی کی کمزوریوں کو ڈھونڈو اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ۔ نہ باہم حسد کرو۔ نہ باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے لاتعلق رہو۔ بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہوجاؤ۔ (بخاری و مسلم)

(۴۲۹)

حسد نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ باب ما ینہی عنہ ص ۴۲۰)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" حسد سے بچو"۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد)

(۴۳۰)

کینہ، حسد، بغض، چغل خوری گناہِ کبیرہ ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لِيَالٍ (کتاب الادب صہ ۳۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپس میں کینہ نہ رکھو، حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔ اے خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چالنا چھوڑ دے (ابوداؤد کتاب الادب، ج ۲ صہ ۱۹۲)

(۴۳۱)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم)

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ چغلخور آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

(بخاری، مسلم)

marfat.com

(۴۳۲)

غیبت کرنے والوں کا انجام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سُرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل امین نے عرض کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے) اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔ (ابوداؤد)

(۴۳۳)

غیبت زنا سے زیادہ سنگین جُرم ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَّجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِیْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى

marfat.com

يَغْفِرَ هَالَهٗ صَاحِبُهٗ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے بعض صحابہ نے عرض کی کہ غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی اگر زنا کر لیتا ہے تو توبہ کرنے سے اس کی معافی اللہ کی طرف سے ہو سکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے، اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔

(شعب الایمان للبیہقی)

(۴۳۴)

دو رُخے پن پر وعید

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم قیامت کے دن سب سے بُرے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رُخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔ (بخاری و مسلم)

(۴۳۵)

ظالم کا ساتھ دینا گناہِ کبیرہ ہے

عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَّشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت اوس بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لیے اور اُس کا ساتھ دینے کے لیے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (یعنی ایسے شخص نے شریعتِ اسلامیہ کی خلاف ورزی کر کے سخت گناہ کا کام کیا)

(۴۳۶)

خیانت کی ایک بڑی سخت اور بھیانک مثال

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا وَهُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَّاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ (رواہ ابوداؤد)

حضرت سفیان بن اسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات بیان کرو اور وہ تم کو اس بیان میں سچا بھی سمجھتا ہو اور وہ بات تمہارے نزدیک جھوٹی ہو۔ (ابوداؤد)

(۴۳۷)

نسب اور قوم کو تبدیل کرنے والے کے لیے وعیدِ جہنّم

جیسے آج کل جعلی سیّد و شیخ بن جاتے ہیں

حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ

marfat.com

مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

(ابوداؤد باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ) صـ۳۴۱، ج ۲

حضرت سعد بن مالک کہتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے یہ بات میرے کانوں نے سُنی اور دل نے اسے جگہ دی۔ بے شک آپ نے فرمایا۔ جو کوئی جان بُوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسُوب کرے اس پر جنّت حرام ہے۔ (ابوداؤد)

(۴۳۸)

صحیفۂ الٰہی میں سچ بولنے والے صدیق اور جھوٹ بولنے والے کذّاب لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّ اِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

(مسلم باب حسن الصدق وقبح الکذب) صـ۳۲۵ ج ۲

حضرت عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچ بولنا نیکی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنّت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا جاتا ہے حتّٰی کہ صحیفۂ الٰہی میں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری دوزخ کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔ اور وہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (مسلم)

marfat.com

(۴۳۹)

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق ناجائز طور پر مارنے والا جہنّمی ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرَئٍ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَّسِیْرًا یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اِرَاکٍ (رواہ مسلم)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا، تو اللہ نے ایسے آدمی کے لیے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنّت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگرچہ وہ معمولی ہی چیز ہو؟ — حضورؐ نے فرمایا۔ اگرچہ وہ (جنگلی درخت) پیلو کی ٹہنی ہی ہو (مسلم)

(۴۴۰)

تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے برکت جاتی رہتی ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْحَلْفَ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنْفِقُ ثُمَّ یُمْحِقُ

(ابن ماجہ باب کراہیۃ الایمان فی البیع) صفحہ ۱۴

حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

marfat.com

تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس طرح پہلے کامیابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہوجاتی ہے۔ (مسلم و نسائیؒ و ابن ماجہ)

(۴۴۱)

جھوٹی قسم مال کی برکت ختم کردیتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلِفُ مُنْفِقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جھوٹی قسم سے مال زیادہ ہوجاتا ہے اور اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔

(۴۴۲)

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال کو مارنے پر وعیدِ شدید

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ یَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا (بخاری و مسلم)

marfat.com

(۴۴۳)

جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ رحمت اس سے دُور چلا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذِبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(۴۴۴)

محض سُنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے پھرنا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سُنے اُسے بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم)

marfat.com

(۴۴۵)

بچّوں کو بہلانے کیلیے جھوٹے وعدے کرنا بھی جھوٹ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ وَ یَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا

(ابوداؤد باب التشدید فی الکذب) ج ۲ ص ۳۲۵

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ (فجور) کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

(۴۴۶)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّہٗ قَالَ دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ ھَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیْہِ قَالَ اُعْطِیْہِ تَمْرًا قَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکِ لَوْ لَمْ تُعْطِیْہِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کَذِبَۃٌ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۲۵)

ایک کم سن صحابی عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بُلایا اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے میرے بُلانے کے لیے کہا کہ یہاں آؤ تجھے کچھ دوں گی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا۔ عرض کی میں اسے کھجور دوں گی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی تو تجھ پر جھوٹ لکھا جاتا۔

marfat.com

(۴۴۷)

مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور بدعہدی کا مرتکب ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَلَمَّا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا ہو اور اُس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ "جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں، اس میں دین نہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی)

(۴۴۸)

نشہ آور چیز کا اِستعمال منع ہے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (رواہ ابوداؤد والترمذی وابنِ ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ترمذی وابنِ ماجہ)۔

(۴۴۹)

شراب کا بطور دوا اِستعمال بھی منع ہے

عَنْ وَآئِلٍ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ سَأَلَ النَّبِیَّ

marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَآءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَآءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَآءٌ (رواہ مُسلم)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ان کو شراب پینے سے منع فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں تو اس کو دَوا کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دَوا نہیں بلکہ بیماری ہے

(۴۵۰)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے شرابیوں اور شراب سے تعلق رکھنے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَّاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب پینے والا اگر توبہ کیے بغیر مرے گا تو خدا کے حضور اس کی پیشی بُت پرست کی طرح ہوگی۔ (مسند احمد)

(۴۵۱)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَ بَائِعَهَا وَ مُبْتَاعَهَا وَ وَاهِبَهَا وَ اٰكِلَ ثَمَنِهَا (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی - ۱۔ شراب بنانیوالا۔ ۲۔ شراب بنوانے والا ۳۔ شراب پینے والا ۴۔ شراب پلانے والا ۵۔ جو شراب لے کر جائے ۶۔ جس کے لیے شراب لی جائے ۷۔ شراب بیچنے والا ۸۔ شراب خریدنے والا ۹۔ شراب بطور ہدیہ و تحفہ دینے والا ۱۰۔ شراب کو فروخت کرکے اس کی قیمت کھانے والا۔ (ترمذی)

(۴۵۲)

شراب (خمر) کا پینا ہر حال میں حرام و ناجائز ہے

عَنْ دَيْلَمَ الْحُمَيْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا اَوَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقُبْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ فَقُلْتُ فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيْهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ (ابوداؤد ص ۱۶۲ ج ۲)

حضرت دیلم حمیری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یارسولؐ اللہ ہم سرد ملک میں رہتے ہیں اور سخت کام کرتے ہیں۔ اس لیے گیہوں کی شراب پیتے ہیں تاکہ محنت اور سردی برداشت کرنے کی طاقت قائم رہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس سے نشہ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا تو اس کو چھوڑ دو۔ انہوں نے عرض کی۔ لیکن اور لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ارشاد ہوا کہ "اگر نہ چھوڑیں تو اُن سے جہاد کرو۔

(ابوداؤد کتاب الاشربہ)

marfat.com

(۴۵۳)

کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے

عَنْ اَبِی مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیَ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اسْمِہَا (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خود سُنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میری اُمّت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور (از راہِ فریب) اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔

(ابوداؤد)

(۴۵۴)

سُودی لین دین کرنیوالوں کیلئے سخت و شدید وعید

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاہِدَیْہِ وَقَالَ ہُمْ سَوَآءٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُود لینے والوں، سُود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

(۴۵۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْہَمُ رِبٰوا یَاْکُلُہُ الرَّجُلُ وَہُوَ

marfat.com

يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّ ثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سُود کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ)

(۴۵۶)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ سُود (کا گناہ) ایسے ستّر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

(۴۵۷)

جوا، ربا اور شراب کے عادی کے لیے وعید

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا قَتَّاتٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنّت میں داخل نہ ہوگا۔

marfat.com

(۴۵۸)

نامحرم عورتوں سے تنہائی میں ملنا منع ہے

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ (رواہ الترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ کوئی (نامحرم) آدمی کسی عورت سے تنہائی میں ملے اور وہاں تیسرا شیطان موجود نہ ہو۔ (ترمذی)

(۴۵۹)

مستورات کیلیے باریک لباس کی ممانعت

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِّقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَآءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں تو آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اے اسماء عورت جب بلوغ کو پہنچ جائے تو یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے (سُنَنِ ابی داؤد)

marfat.com

(۴۶۰)

مَردوں اور عورتوں دونوں کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا منع ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ فِیْ اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ (رواہ النسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے سے منع فرمایا۔ (سُنَنِ نسائی)

(۴۶۱)

مَردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا منع ہے اور مستورات کو جائز

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا (رواہ الترمذی والنسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑے کا استعمال میری اُمّت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مَردوں کے لیے حرام۔

(۴۶۲)

بلاوجہ بات بات پر ہنسنا دِل کو مُردہ بنا دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرِ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔
(احمد۔ ترمذی)

(۴۶۳)

بَدکلامی اور فحش گوئی منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ

(رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بدکلام نہیں ہو سکتا۔"

(۴۶۴)

جانوروں پر ظلم و زیادتی جائز نہیں ہے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے

عَنْ سَہْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّۃِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعِیْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَہْرُہٗ بِبَطْنِہٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَہَآئِمِ الْمُعْجَمَۃِ فَارْکَبُوْھَا صَالِحَۃً وَّ کُلُوْھَا صَالِحَۃً (ابوداؤد باب مایوم بہ من القیام عمل الدواب) ص ۳۴۵/۱۲۰

حضرت سہل بن حنظلیہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کو دیکھا۔ جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا تھا۔ فرمایا۔ ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ ان پر سوار ہو تو اُن کو اچھی حالت

marfat.com

میں رکھ کر سوار ہو اور اُن کو کھاؤ تو اُن کو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔ (ابوداؤد)

(۴۶۵)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَدَخَلَ حَآئِطاً لِّرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذَفْرَاهُ فَسَکَتَ فَقَالَ مَنْ رَّبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰهُ اِیَّاهَا فَاِنَّهٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ

(ابوداؤد باب مایومر بہ من القیام علی الدواب والبہائم) ص ۳۴۵ ج ۱

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم علیہ السلام ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اس میں ایک اُونٹ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر بلبلایا اور آبدیدہ ہو گیا۔ آپ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش ہو گیا تو فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے آکر کہا کہ "میرا یا رسول اللہ" فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے۔ خدا سے نہیں ڈرتے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو۔ (ابوداؤد)

marfat.com

(۴۶۶)

جب آ ہوگا تو تمہارا مرنا جینے سے بہتر ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَآءُكُمْ خِیَارَكُمْ وَاَغْنِیَآءُكُمْ سُمَحَآئَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ بَیْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِّنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَآءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِیَآءُكُمْ بُخَلَآءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰی نِسَآئِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے حاکم تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند سخی اور فراخدل ہوں اور تمہارے کام آپس میں مشورے سے طے پاتے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی تمہارا جینا مرنے سے بہتر ہے) اور جب تمہارے شریر ترین لوگ حاکم ہوں اور تمہارے مالدار بخیل اور تنگدل ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (یعنی تمہارا مرجانا تمہارے جینے سے بہتر ہے)

marfat.com

(۴۶۷)

خودکشی حرام ہے

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَدَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ (بخاری)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ایک شخص کو کچھ زخم لگ گیا تھا۔ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ نے فرمایا کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دیدی۔ لہٰذا میں نے اس پر جنّت کو حرام کر دیا۔

(۴۶۸)

نجد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیشگوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں عرض کی) الٰہی ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ الٰہی ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے نجد کے لیے (بھی دُعا فرمائیے) فرمایا الٰہی ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے نجد کے لیے بھی فرمایا۔ وہاں زلزلے آئیں گے اور فتنے پیدا ہونگے اور نجد میں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

marfat.com

۸

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت

دُعا عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبدیت

کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب سے

مانگتا رہے۔ توبہ اور دُعا کے آداب

marfat.com

(۴۶۹)

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و مغفرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اَذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَآ اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَا فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی کہ دیکھو جب اس کی وفات ہوجائے تو اسے جلانا پھر اس کی نصف خاک جنگل میں اُڑا دینا اور نصف دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر کہیں حق تعالیٰ نے اس کو جمع کر لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ تمام جہان میں ایسا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ اس شخص کا انتقال ہوگیا اور گھر والوں نے اس کی وصیت پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزاءِ پریشان کو جمع کرے)۔ اس نے سب جمع کر دیئے اور (اسی طرح) سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اس کے جو اجزاء اس میں تھے جمع کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بتا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی الٰہی تیرے خوف سے اور تو خود خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

marfat.com

(۴۷۰)

رحمتِ الٰہی ہر رات متوجہ نمائش ہوتی ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا (رَوَاہُ مُسْلِم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر رات اللہ تعالےٰ اپنا یدِ رحمت پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔ (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

(۴۷۱)

رحمتِ خداوندی سے مایوس کردینے والے کا انجام

عَنْ جُنْدُبٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَّ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَلَّآ اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُّ عَمَلَكَ (مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھاکر کہا۔ اللہ تعالےٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا (جا) میں نے فلاں کو بخشا اور تیرے عمل اکارت کیے (مسلم)

marfat.com

(۴۷۲)

اللہ تعالیٰ غفور رّحیم ہے توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول فرماتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سُورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ (مسلم)

(۴۷۳)

دُعا عبادت کا جوہر ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (رواہ الترمذی)

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دُعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے (جامع ترمذی)

(۴۷۴)

دُعا نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ (رواہ الترمذی)

marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ سے نہ مانگے۔ اس پر اللہ تعالےٰ ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

(۴۵)

دُعا اللہ تعالےٰ کو بہت عزیز ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز دُعا سے زیادہ عزیز نہیں (ترمذی، ابن ماجہ)

(۴۶)

اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت ہی کی دُعا کرنی چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَةَ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جس کے لیے دُعا کا دروازہ کھُل گیا اُس کے لیے رحمت کے دروازے کھُل گئے۔ اور اللہ کو — — دُعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اُس سے عافیت کی دُعا کریں۔ (ترمذی)

marfat.com

(۴۷۷)

دُعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد اور رسولِ کریم پر دُرود پڑھا جائے

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِّلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَءْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ وَالثَّنَآءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سُنا اس نے نماز میں دُعا کی۔ جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلدی کی۔ پھر آپ نے اسی کو یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دُعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیئے کہ اللہ کی حمد و ثناء کرے پھر اس کے رسولِ کریم پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

(۴۷۸)

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے دعا کرنے والے کی آنکھیں روشن ہو گئیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنَ حَنِيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ

marfat.com

قَالَ فَامَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ لِيَقْضِیَ لِیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ

(رواہ الترمذی)

عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ایک شخص کی نظر میں کچھ نقصان تھا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ اللہ تعالےٰ سے میری صحت کے لیے دُعا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا چاہو تو دعا کردوں اور چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی۔ آپ دُعا ہی فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر اس طرح دُعا کرو۔ اے اللہ میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جو نبی الرحمۃ ہیں تیرے دربار میں وسیلہ اختیار کرتا ہوں۔ اے نبی میں نے اپنے رب کے دربار میں آپ کا وسیلہ اس لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ میری یہ ضرورت پوری فرما دے۔ اے اللہ تو ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرمالے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دُعا کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس کی آنکھیں کھول دیں (یعنی نابینا تھے دُعا کے بعد بینا ہو گئے)

شفا ج ۱ ص ۲۷۳ منابل الصفا ص ۴۴، ترمذی، نسائی حاکم بیہقی)

(۴۷۹)

دُعا کے آخر میں آمین کہنی چاہیئے

عَنْ اَبِیْ زُهَيْرٍ نُّمَيْرِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَیِّ شَیْءٍ نَّخْتِمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِاٰمِيْنَ (رواہ ابوداؤد)

marfat.com

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی (یارسول اللہ) دُعا کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا دُعا کے آخر میں آمین کہے (ابوداؤد)

(۴۸۰)

دُعاء ذُوالنّون بھی حصُولِ مقصد کیلیے مجرّب ہے

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ (رواہ احمد والترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ذوالنونؑ نے جب اپنے پروردگار کو مچھلی کے پیٹ میں پکارا تھا تو یوں پکارا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کوئی مسلمان کسی حاجت میں خدا تعالےٰ کو ان کلمات سے یاد نہیں کرتا مگر وہ ضرور اس کی سُنتا ہے۔ (احمد و ترمذی)

(۴۸۱)

یاحیّ یاقیوم الخ کا کثرت سے وِرد کرنا ہر مطلب و مقصد کے لیے مجرّب ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ "يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ" (رواہ الترمذی)

marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دُعا یہ ہوتی۔ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" (اے حیّ و قیوم تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں) (ترمذی)

(۴۸۲)

مہینہ کا نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دُعا

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند ہو۔ اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی)

(۴۸۳)

جب چھینک آئے تو الحمدللہ کہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو "اَلحمد لِلّٰہ" کہو اور اس کا جو بھائی یا اس کا جو

marfat.com

ساتھی اس کے پاس ہو وہ "یرحمک اللہ" (تم پر خدا کی رحمت) کہے اور جب یہ "یرحمک اللہ" کہے تو چھینکنے والا "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" (اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات سنوارے) کہے (بخاری)

(۴۸۴)

فکر و پریشانی کے وقت کی دُعائیں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپ ان الفاظ سے دُعا فرماتے "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ" الٰہی ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں تو اُن کو دفع فرما۔ اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں (ابوداؤد)

(۴۸۵)

کسی کو مُصیبت میں مُبتلا دیکھے تو یہ دُعا کرے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَّجُلٍ رَاٰی مُبْتَلٰی فَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا" اِلَّا لَمْ یُصِبْہُ ذَالِکَ الْبَلَاءُ کَائِنًا مَّا کَانَ

(رواہ الترمذی ورواہ ابنِ ماجہ عن ابن عمرؓ)

marfat.com

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی کو مُبتلائے مصیبت دیکھ اور یہ کہے الحمد للہِ الذی نا تفضیلا (حمد ہے اللہ تعالےٰ کے لیے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلآء و مصیبت سے جس میں تو گرفتار ہے) تو اس دُعا کی برکت سے اس بلا و مصیبت سے محفوظ رہیگا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت و بلا ہو۔ (ترمذی)

(۴۸۶)

لیلۃ القدر کی خصوصی دُعا

عَنْ عَآئِشَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ بِهٖ ؟ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کن لفظوں سے دُعا کروں۔ فرمایا۔ (یوں عرض کرو) ۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

(۴۸۷)

باپ، مُسافر اور مظلوم کی دُعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعْوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ

marfat.com

دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ (ترمذی وابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک نہیں۔ باپ کی دُعا، مسافر کی دُعا اور مظلوم کی دُعا (ترمذی وابوداؤد)

(۴۸۸)

مُسلمان بھائی کے حق میں غائبانہ دُعا مستجاب ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ (رواہ مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دُعا قبول ہوتی ہے۔

(۴۸۹)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دُعا قبول فرماتا ہے مگر دُعا کی قبولیت تین طرح ہوتی ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَآ اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّآ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَآ اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّآ اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَ اِمَّآ اَنْ يَّدَّخِرَ هَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّآ اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا قَالُوْٓا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

marfat.com

علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو مومن بندہ دعا کرتا ہے۔ جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالےٰ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتا ہے یا تو جو اس نے مانگا وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کی دُعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا آنے والی کسی مُصیبت اور تکلیف کو اس دُعا کے حساب میں روک دیتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر تو ہم کثرت سے دُعا کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اکثر ہے (بہت زیادہ دینے والا ہے۔)

(۴۹۰)

بار بار گناہ اور بار بار توبہ، اللہ تعالیٰ پھر بھی غفور رحیم ہے

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً (رواہ الترمذی ابوداؤد)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اللہ کے نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں سے نہیں جو (گناہ کر کے) استغفار کر لے یعنی سچے دل سے اللہ سے معافی مانگے اگرچہ دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے۔ (ترمذی)

(۴۹۱)

سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان)

marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گناہ سے توبہ کر لینے والا اس بندے کی طرح ہے۔ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

(۴۹۲)

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم باوجود معصوم و مغفور ہونے کے اللہ کے حضور عجز و انکساری اور تعلیم اُمّت کیلیے دن میں سو سو مرتبہ توبہ فرماتے تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں دن میں ستّر دفعہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں توبہ اور استغفار کرتا ہوں (صحیح بخاری)

(۴۹۳)

عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواہ مُسلم)

حضرت اَغرّ مُزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگو اللہ کے حضور توبہ کرو۔ میں خود دن میں سَو سَو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں"۔ (صحیح مسلم)

marfat.com

(۴۹۴)

توبہ کا دروازہ آخری سانس تک کھلا رہتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بندہ کی اس وقت تک توبہ قبول فرماتا ہے جب تک غرغرہ کی حالت پیدا نہ ہو۔ (ترمذی)

حضور سیّد المرسلین۔ خاتم النبیین۔ رحمۃ للعالمین
سیدِ عالم۔ نورِ مجسّم۔ رہبرِ مکرّم۔ جانِ کائنات۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

سے محبت اور آپ کا احترام روشنی ہے اور اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اپنے دلوں کو عشقِ رسول کے پاک جذبہ سے معمور رکھیئے کہ یہ ہی ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔

marfat.com

سُنّتِ مُصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

علامہ قاضی عیاض قدس العزیز نے کتاب الشفاء میں حدیثِ ذیل بہ روایت امیرالمومنین علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسنِ اخلاق اور مکارمِ عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِہٖ فَقَالَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور کا طریقہ سنّت کیا ہے؟ فرمایا۔

- اَلْمَعْرِفَۃُ رَاسُ مَالِیْ — معرفت میرا راس المال ہے
- وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ — عقل میرے دین کی اصل ہے۔
- وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ — محبّت میری بنیاد ہے۔
- وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ — شوق میری سواری ہے
- وَذِکْرُ اللّٰہِ اَنِیْسِیْ — ذکرِ الٰہی میرا انیس ہے۔
- وَالثِّقَۃُ کَنْزِیْ — اعتماد میرا خزانہ ہے۔
- وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ — حُزن میرا رفیق ہے۔

marfat.com

○ وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ	علم میرا ہتھیار ہے۔
○ وَالصَّبْرُ رِدَآئِیْ	صبر میرا لباس ہے۔
○ وَالرِّضَا غَنِیْمَتِیْ	رضا میری غنیمت ہے۔
○ وَالْعِجْزُ فَخْرِیْ	عجز میرا فخر ہے۔
○ وَالزُّهْدُ حِرْفَتِیْ	زُہد میرا حرفہ ہے۔
○ وَالْیَقِیْنُ قُوْتِیْ	یقین میری خوراک ہے۔
○ وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ	صِدق میرا ساتھی ہے۔
○ وَالطَّاعَةُ حَسْبِیْ	طاعت میرا بچاؤ ہے۔
○ وَالْجِهَادُ خُلُقِیْ	جہاد میرا خلق ہے۔
○ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ	اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

marfat.com

لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے پھیکی گردنیں جُھک گئیں
اس خُداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوّت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دُولھا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نُما،
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سَمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُنْ کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درُود
ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام
اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق،
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

○ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

نظم - تلاشِ منزل

کبھی۔ کبھی میرے دِل میں خیال آتا ہے
جیسے تجھے بنایا گیا ہے میرے لیئے

کہ زندگی تیری نرم زلفوں کے سائے میں گزرے گی
تو شاد اب یونہی رہ سکتی تھی
یہ رنج و غم کی سیاہی جو دِل پہ میرے چھائی ہے
تیری نظرتے نور میں رہتی تو شفاف ہو بھی سکتی تھی
مگر یہ ہونہ سکا

مگر یہ ہو نہ سکا اب تو یہ عالم ہے
تو نہیں تیرا غم نہیں تیری جستجو بھی نہیں

گزر رہی ہے زندگی کچھ اِس طرح سے جیسے
اِسے کسی سہارے کی آرزو بھی نہیں

نہ روشنی نہ سکوں نہ منزل کا سراغ
بھٹک رہی ہے اندھیروں میں زندگی اپنی
نہیں! اندھیروں میں کھو کے رہ جاؤں گا اِک دن
میں جانتا ہوں میرے ہم نفس۔ مگر یہ گمراہی بھی
کبھی۔ کبھی میرے دِل میں یہ خیال آتا ہے

M. Aslam-ke
marfat.com

120 اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مُحَمَّدٌ	تعریف والا	نَاهِهٖ	منع کرنے والا	بِسْمِ	اللّٰهِ
اَحْمَدُ	سب سے زیادہ حمد کرنیوالا	رَسُوْلٌ	رسول	مُرْتَضٰی	بَرگزیدہ
حَامِدٌ	سراہنے والا	نَبِیٌّ	نبی	حٰمٓ	حٰمٓ
مَحْمُوْدٌ	سراہا گیا	اُمِّیٌّ	اَن پڑھ	مُصْطَفٰی	چُنا ہوا
قَاسِمٌ	بانٹنے والا	هَاشِمِیٌّ	ہاشمی	یٰسٓ	یٰسٓ
عَاقِبٌ	پیچھے آنے والا	هَاشِمِیٌّ	ہاشمی	اَوْلٰی	بہتر
فَاتِحٌ	کھولنے والا	اَبْطَحِیٌّ	ابطح والا	مُزَّمِّلٌ	کملی والا
شَاهِدٌ	گواہی دینے والا	اُمِّیٌّ	اَن پڑھ	وَلِیٌّ	دوست
حَاشِرٌ	اُٹھنے والا	تِهَامِیٌّ	تہامی	مُدَّثِّرٌ	چادر اوڑھنے والا
رَشِیْدٌ	نیک	هَاشِمِیٌّ	ہاشمی	مَتِیْنٌ	مضبوط
مَشْهُوْدٌ	گواہی دیا گیا	اَبْطَحِیٌّ	ابطح والا	مُصَدِّقٌ	سچ بولنے والا
بَشِیْرٌ	خوشخبری دینے والا	عَزِیْزٌ	غالب	طَیِّبٌ	پاک
نَذِیْرٌ	ڈرانے والا	حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ	حرص کرنیوالا (لوگوں کے ایمان کیلئے)	نَاصِرٌ	مدد دینے والا
دَاعٍ	بلانے والا	رَءُوْفٌ	نرم دل	مَنْصُوْرٌ	مدد دیا گیا
شَافٍ	شفا دینے والا	رَحِیْمٌ	رحم والا	مِصْبَاحٌ	چراغ
هَادٍ	ہادی	طٰهٰ	طٰهٰ	اَمِیْرٌ	حکم دینے والا
مَهْدِیٌّ	ہدایت والا	مُجْتَبٰی	چُنا ہوا	حِجَازِیٌّ	حجاز والا
مَاحٍ	محو کرنے والا	طٰسٓ	طٰسٓ	نَزَّارِیٌّ	مضر بن نزار کی اولاد سے
مُنْجٍ	نجات والا	طٰسٓ	طٰسٓ	قُرَشِیٌّ	قریشی

marfat.com

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	حَفِيٌّ	خبر رکھنے والا	حَكِيْمٌ	حکمت والا
مُضَرِيٌّ	مضر والا	مَامُوْنٌ	امن والا	خَاتَمُ الرُّسُلِ	رسولوں کو ختم کرنیوالا
نَبِيُّ التَّوْبَةِ	متوجہ ہونے والا نبی	مَعْلُوْمٌ	علم والا	سَيِّدٌ	سردار
حَافِظٌ	یاد رکھنے والا	حَقٌّ	سچا	سِرَاجٌ	چمکتا ہوا
كَامِلٌ	کامل (پورا)	مُبِيْنٌ	ظاہر	مُنِيْرٌ	چراغ
صَادِقٌ	سچا	مُطِيْعٌ	تابعدار	مُحَرَّمٌ	قابلِ عزت
اَمِيْنٌ	امانتدار	رَسُوْلُ الرَّاحَةِ	راحت والا رسول	مُكَرَّمٌ	عزت والا
عَبْدُ اللّٰهِ	اللہ کا بندہ			مُبَشِّرٌ	خوشخبری سنانے والا
كَلِيْمُ اللّٰهِ	اللہ سے کلام کرنیوالا	مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ		مُذَكِّرٌ	نصیحت کرنیوالا
حَبِيْبُ اللّٰهِ	اللہ کا دوست			مُطَهَّرٌ	پاکیزہ
نَجِيُّ اللّٰهِ	اللہ کا رازدار			قَرِيْبٌ	قریب
صَفِيُّ اللّٰهِ	اللہ کا مخلص دوست			خَلِيْلٌ	دوست جانی
خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ	انبیاء کو ختم کرنیوالا	اَوَّلٌ	اوّل	مَدْعُوٌّ	دعوت دیا ہوا
حَسِيْبٌ	کافی	اٰخِرٌ	پیچھے	جَوَّادٌ	سخی
مُجِيْبٌ	قبول کرنیوالا	ظَاهِرٌ	ظاہر	خَاتِمٌ	ختم کرنے والا
شَكُوْرٌ	شکر گذار	بَاطِنٌ	پوشیدہ	عَادِلٌ	عدل کرنے والا
مُقْتَصِدٌ	میانہ روی سے چلنے والا	نَبِيُّ الرَّحْمَةِ	مہربانی والا نبی	شَهِيْرٌ	شہرت والا
رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ	مہربانی والا رسول	يَتِيْمٌ	یتیم	شَهِيْدٌ	گواہ
قَوِيٌّ	طاقت والا	كَرِيْمٌ	سخی	رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ	

marfat.com